UnEven Page Numbers Within The Book Only

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224742
UNIVERSAL
LIBRARY

نسخۂ صرف
اردو

حق تعالی کی حمد مین ۱

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین ۲

وصف مین صاحبان انگریز کے ۴

سبب نظم اس رسالے کے ۵

تعریف اور تقسیم اسم کی ۶

تعریف مصدر کی ۶

تقسیم مطلق مصدر کی ۷

مصدر کی علامت مین ۷

تقسیم متعدی کی ۷

حاصل مصدر کے بیان مین ۸

اسم مشتق کے بیان مین ۱۰

اسم مفعول کی بنا مین ۱۱

اسم حالیہ اور اسم تفضیل ۱۲

اسم جامد کی تقسیم ۱۳

ضمیر کے بیان مین ۱۵

ضمیر کی تبدیل ۱۷

اسم اشارہ اور اسکی تبدیل مین ۱۹

اسم موصول کے بیان مین ۲۶

قاعدہ اسم موصول کی تبدیل ۲۶

حروف استفہام کا بیان ۲۸

اسماء صفات ۳۰

صفت مرکب کے بیان مین ۳۱

اسم مذکر کا بیان ۳۵

تانیث کا بیان ۳۵

تانیث کی علامت مین ۳۶

فعل کی تذکیر و تانیث ۴۱

کیفیت مصدر اور فاعل کی ۴۱

لفظ نے کے بیان مین جو فاعل کے ساتھ بعد آتا

اسم کی حالتون مین ۴۲

حالت اضافت مین ۴۵

حالت ظرفیہ اور ندائی ۴۷

اسم متبدل کا بیان ۵۰

اسم تصغیر کا بیان	۵۳	فصل جملی مرکب کے بیان میں	۷۲
فعل کی بحث میں	۵۴	فاعل کی علامت کا بیان	۷۳
فعل ماضی کا بیان	۵۵	بحث حرف کی	۷۶
فعل حال کا بیان	۵۹	حروف ابتدا کے بیان میں	۷۶
فعل مستقبل کا بیان	۶۰	حروف غایت کے بیان میں	
امر حاضر و غائب	۶۱	بیان میں حرف ظرفیہ کے	
نہی اور مضارع کا بیان	۶۲	بیان حرف استعلا کا	
نفی کے بیان میں	۶۳	ذکر میں حرف بیان کے	
فعل ماضی کی تقسیم	۶۴	بیان میں حروف نفی کے	
تقسیم فعل کی باعتبار عدد حروف کے	۶۶	بیان میں حرف دعا کے	
حرف علت کا بیان	۶۶	بیان میں حرف تشبیہ کے	
تقسیم فعل کی باعتبار مفعول کے	۶۷	بیان حرف معیت کا	
تعداد حروف تعدیہ کا	۶۸	بیان میں حروف تخصیص کے	
تقسیم فعل کی باعتبار وضع کے	۷۱	حروف استثنا کے بیان میں	
جملی بسیط کے ذکر میں	۷۱	حروف شرط کے بیان میں	

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

حمد میں اسکی کھولتا ہوں زبان
جسم بیجان کو جس نے بخشی جان

پر زبان ہووے گر سراپا صرف
نہ ادا اسکا ہو سکے یک حرف

گرچہ ہے اپنی ذات میں واحد
جمع و کثرت کا وہی ہے موجد

صیغہ و لفظ معنی و مضمون
طبع روشن میں اسکے کیا موزون

اسم اسکا ہے مظہر توحید
صفت اسکی ہے مرجع تمجید

مشتق اسکے ہے ظل سے عالم
ملک و جن اور بنی آدم

فعل اسکا ہے مصدر ایجاد
جسمے شہر وجود ہے آباد

متعدی ہیں نعمتیں اسکی
لازمی ہم پہ منتیں اسکی

ہیں فواعل اسی کے سب مجعول
خواہ معروف ہووین یا مجہول

گر تو اثبات اپنا چاہے تو
تو کرے نفی اپنی ہستی کو نہ

نہ مکان اسکے تئیں احاطہ کرے
نہ زمانے کا دور اسپہ پھرے

مستمر جو سو ذات ہے اسکی
ماورا اسکے جو ہے سو ماضی

تھا وہی اور وہی رہے گا ہی
ہم نہیں کچھ جو ہے ذات اسکی

ہے بعید اسکے درک کرنی سے
عقل کو اپنے تئیں قریب کرے

فہم انسان ہے مطلقاً بیکار
اسکے ادراک میں کرے جو گذار

ذات پاک اسکی سب سے ہے برتر
لا یحد و لیس یتصور

ہی اسی کا ظہور جلوہ نما
جس طرف دیکھیے نظر کو اٹھا

چمن دہر مین کھلے ہین جو گل
یاد مین ہین اسی کے جون بلبل

حسن کی اپنے شمع روشن کر
ہمکو پروانہ کر دیا اسپر

کی عطا ہم کو اسنے روح روان
پھر سکھایا ہمین ہی علم و بیان

ہر زبان دان کو ہی زبان بخشی
رسم قانون کو ہمین جان بخشی

پر دہن مین ہو جو ہزار زبان
ہم سے شکر اسکا ہو سکے ہے کہان

بی نہایت ہی حمد کا صحرا
حد نکو رکہہ ادب کی ای شیدا

بعد اسکے جو پاوے حسن قبول
کہولتا ہون زبان بنعت رسول

نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

گوہر نعت کو کرون مین نثار
اسپہ جو ہے محمد مختار

خاتم انبیا رسول مبین
ہادم کفر اور متمم دین

ذات اسکی نہوتی گر مقصود
کبھی ہوتی نہ کوئی شی موجود

ہے وجود اسکا باعث تکوین
کہ ہوا خلق آسمان و زمین

آیۂ قدرت خدائی ہے
سایۂ رحمت الہی ہے

سرور کائنات فخر بشر
ہادی خلق شافع محشر

گو بظاہر کیا بجسم ظہور
پر حقیقت مین تہا خدا ہی کا نور

جسم بی سایہ کسنی دیکہا ہے
معجزہ یہہ اسی سے آیا ہے

چشم دل کا ہے کحل بینائی
خاک پائے محمد عربی

اسکی امت مین جو کہاتا ہے
شکر کس منہہ سے اسکا ہووے ادا
ضابطہ ابتدا کا دکہلایا
ذات اسکی اصول کا مصدر
ماضی و حال اور مستقبل
اسم اسکا زبان کی لذت
تا رہے صرف و ہر آن فآن
ہم سے شیدا پہر اسکے بعد مدام
یاالہی بحق آل رسول
مجہہ سی نسبت سخن کی کب ہووے
بیشۂ جہل مین ہون سرگردان
گرچہ ہے پایۂ سخن بس دور
پر ہے امید تیری درگہ سے
تو سخن کو مزا نہ بخشے جو
گر نہ الہام تیرا ہو رہبر
تو نی گویا جو کی ہے میری زبان
تا کہ دانا کے پاس ہو مرغوب
طبع شایق کو اسپہ شیدا کر

نہین محشر سی اسکو پروا ہے
کہ ہو لے اسکے دین مین ہم پیدا
قاعدہ رہبری کا سکہلایا
صفت اسکی فروع کا مظہر
اسکے ہے امر و نہی پر شامل
حرف حرف اسکا جانکی لذت
منصرف ہے ثنا مین اسکی زبان
آل و اصحاب پر ہے اسکے سلام
دے سخن کو مرے تو حسن قبول
ہان مگر فضل تیرا جب ہووے
منزل علم کا بتا دے نشان
دست فکرت کرے لئے قصور
مجہکو رتبے پر اسکے پہنچاوے
پہر مذاقون مین تلخکامی ہو
تو کسی کو سخن کی ہو نہ خبر
گر سخن کو مرے بہی لذت جان
چشم نادان سے دور محجوب ہے
نکتہ چین اس سے ہووین کور و کر
اندہے

وصف مین صاحبان انگریز کے

ہووے جس ملک مین خدا کا فضل — بھیجے سلطان وہان وہ صاحب عدل
ابر انصاف و عدل سے اُسکے — گرد ظلم و ستم کی دہلوا وے
رشتۂ انتظام اُسی کے ہاتہ — رکھے ہے تا کوئی کسیکے ساتہا
راہ بد مین کسی طرح نہ چلے — ورنہ اعمال کی سزا پاوے
اس لئے مقتضاے حکمت سے — ہند کی سرزمین پر اُس نے
بھیجے ہین صاحبان باتدبیر — ہر ایک اُنہین سے ہے امیر کبیر
سیما لارڈ صاحب والا — مظہر انصاف عدل و سخا
خصوصاً ۱۲
یعنی ہے لارڈ مینٹو والا جاہ — فیض مین جسکے ہین یہہ مہر و ماہ
عہد مین اُسکے سب کو ہے آرام — کیا صغیر و کبیر خاص و عام
مفسدین جو تہے سو گئے برباد — ڈالی ہر جا پہ خیر کی بنیاد
امن اور چین اور ملکون سے — ہند مین اُسکے وقت آکے رہے
اُٹھ گئی اس دیار سے نکبت — دیکھو جس جا پہ خیر اور برکت
بخت نے آکے یہان سکونت کی — مفلسی اسکو دیکھ اُٹھ بھاگی
غرض اوصاف اُسکے ہین بیحد — کر سکے ہے بیان زبان کسکی
اب خصوصاً اس دیار مین ہر جا — اُسنے پہیلا ہے علم کا چرچا
در دولت ہی اسکا باب علوم — اہل دانش نے وہان کیا ہے ہجوم
ہوا محروم کوئی نہ اُنہین سے — کف دریا نوال سے اُسکے
اس لئے مین بھی اس رسالے کو — پیش لایا ہون قبول جو ہو

وصف مین خداوند نعمت ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے

قدردانِ گروہ اہلِ ہنر — صاحبِ خلق ڈاکٹر ہنٹر

استان جسکا ہے مدارِ علوم — اہل دانش کا کیون نہو معلوم

ہے مروت کا نخل سر تا پا — پھل ہر یک کو ہے فیض کا بخشا

خوان احسان سے اسکے ایک عالم — بہرہ لیجاوے ہے خوش و خرم

ذات اسکی ہے خیر کا دریا — تشنہ لب اس سے کوئی اب نرہا

گلشن خلق کا ہے تازہ نہال — چھاؤن مین جسکے خوش ہین اہل کمال

ذہبِ علم کے لئے بے شک — عقل کامل ہے اسکی جای محک

گروہ ناظم نہ ہوتا کالج کا — نہ کبھی ہوتا بند و بست ایسا

بوی اخلاق سی ہے اسکی نسیم — صبح گلشن مین لے کرے تقسیم

تب شگفتن کی ہووے رسم عیان — ورنہ گلشن کو لوٹ لیوی خزان

اس لئے خانقاہ گلشن مین — شکر احسان کو ادا جو کرین

صوفیان چمن صحیفۂ گل — ہاتھ مین اپنے لے لے وہ بالکل

ورد پڑھتے ہین ہووے افزون تر — جاہ و اقبال ڈاکٹر ہنٹر

تجھکو بھی چاہئے اب اے شیدا — کہ اٹھاوے دعا مین دست اپنا

فضل حق سے بر آوی اسکی امید — گلشن عمر مین رہے جاوید

اختر بخت اسکا ہر ایک آن — اوج اقبال پر رہے تابان

گوہر عیش سے رہے ہمہ حال — دامن خواہش اسکا مالا مال

تا رہے خیمہ فلک برپا — مسند آرا ہو بزم عشرت کا

پیالہ مین

بیان مین سبب نظم اس رسالے کے

گرنہ انسان کی زبان گویا / ہوتی حیوان مین فرق کب ہوتا

پر نہو قاعدے پہ گر جاری / ہو مشابہ بصوت حیوانی نہ

اس لئے ہر زبان کے دانشور / رکھتے اسکی بنا ہین قانون پر

قاعدے ہر زبان کے ہین دو دو / صرف اور نحو کہتے ہین جن کو

ہین یہ دونون اصول قانون کے / اور فروع انکے ماورا جتنے

صرف ان دونو مین سے اقدم ہی / لفظ کا مبنی جس سے محکم ہی

گرنہ اس قاعدے کا تو احوط / ہووے بس گفتگو تری ہی غلط

اپنے رتبے مین گو ہر ایک زبان / حسن ترتیب سے رکھے ہی نشان

انمین سے پر زبان اردو کی / ہی لطافت مین معدن خوبی

کی نظر مین نے جو تامل سے / مشتمل قاعدے پہ پایا اسے

تب سے خاطر مین میرے تھا خلجان / طالبون کو بتاؤن اسکا نشان

جب تھی صرف اس مین اکثر ثابت / نحو سے اسکے مین ہوا ساکت

دوستون نے مجھے یہہ دی تکلیف / صرف کو نظم مین کرون تصنیف

گرچہ لائق نہین مین اسکے ہون / گوہر نظم کو کرون موزون

نظم قانون کی علی التخصیص / امر دشوار ہی ز بالتنصیص

پر مجھے التماس یارون کا / آستین کھینچ اس طرف لایا

الغرض اب خدا کے فضل اوپر
گر توکل ہین اسپہ باندھی کمر

کہ وہی فاتح ہدایت ہی
اور وہی خاتم نہایت ہی

یہہ رسالہ ہو فضل حق سے تمام
صرف اردو رکہا ہین اس کا نام

١٣٢١
سن تھے بارہ سی بیس و ایک
کہ یہہ کان گہر ہوئی تیار

منتفع اس سے ہون صغیر و کبیر
اسم کی بحث مین ہی اب تقریر

تعریف اسم کی

اسم کہتے ہین اسکو اہل کمال
جسکے معنے مین ہووے استقلال

یعنے جب اسپہ دال ہووے وہ
اسمین محتاج دوسرے کا نہو

اور زمانے سے بھی معرا ہی
یہی مدلول جانو اسکا ہی

تقسیم اسم کی

تین ہین نوع اسم کی مطلق
جامد اور مصدر اور ہی مشتق

جامد وہ اسم ہی کہ جس سے کبھی
نکلا ہرگز نہو وے صیغہ کوئی

اور وہ بھی کسی سے نکلا نہو
کہدیا مین نے یاد رکھو اسکو

جیسے پتھر ہی سنگ اور روڑا
ہاتھی اور مرد اور رنڈی اور گھوڑا

تعریف مصدر کی

پھر جو مصدر سے تو سوال کرے
کسکو کہتے ہین تم بتاو مجھے

سن لے ہم سے جواب اس کا حق
جس سے افعال نکلین اور مشتق

اسم مصدر ہوا ہی اسکا نام || بھول مت ای عزیز میرا کلام

تقسیم مطلق مصدر کی

مطلقا دو ہین قسم مصدر کی || جن کو کہتے ہین اصلی و جعلی

وہ ہی اصلی کہ جسکو واضع نے || ہی کیا وضع اصل حرفون سے

وضع ثانی ہین جو مرکب ہو || مصدر جعلی ہی کہاتا وو

یہہ سبب ہی کہ بعضے دانا نے || نام اسکا رکھا مرکب سے

مصدر کی علامت ہین

گر تو مصدر کی پوچھے ہی پہچان || حرف نا جان لے بنایا نشان

یعنے ہی نون اور الف ساکن || اس علامت کے واسطے ضامن

جسکے آخر ہو حرف نا زائد || اسکو مصدر تو جان ای جاہد

اس علامت مین اصلی و جعلی || رکھتے ہین دونو اشتراک جلی

دو دو نوع ہین ہر ایک واحد کی || لازمی ایک اور متعدی

لازمی وہ ہی جو کہ فاعل سے || نہ تجاوز کسیطرح سے کرے

متعدی ہی برخلاف اسکے || چاہ مفعول کی ہمیشہ کرے

مثال مصدر جعلی لازمی کی ۱۲

جیسے گرنا ہی اور خوش ہونا || آہ بھرنا ہی اور ہی رونا

مثال مصدر اصلی لازمی کی ۱۲ — مثال مصدر جعلی متعدی کی — مثال مصدر اصلی متعدی کی ۱۲

تقسیم متعدی کی

متعدی ہوا بحسب اصول || ایک سے لے کے تا بہ ۳ مفعول

مارنا دینا اور دلوانا ۔ تینون قسمون کی تو مثال بنا
اسکے مطلق کی پہر ہوئی دو قسم ۔ جن مین ایک ایک کا جدا ہی اسم
ایک معروف دوسری مجہول ۔ سچ یہی قول کچہہ نہین ہی فضول
ایک معلوم جسکا ہو فاعل ۔ ہی وہ معروف پیش ہر عاقل
برخلاف اسکے جوکہ مصدر ہو ۔ کہیو مجہول بے گمان اسکو
مارنا مارا جانا اسکی مثال ۔ یاد رکہہ چاہے گر تو اسمین کمال

حاصل مصدر کے بیان مین

یاد رکہہ تجہکو مین بتاتا ہون ۔ حال مصدر کا کچہہ سناتا ہون
جب کہ فاعل سے ہووے اسکا ظہور ۔ رکھے ہی نسبت قیام و صدور
یعنی بعضا ہو ذات مین قائم ۔ بعضا صادر ہو ذات مین دائم
اسطرح سے ظہور کے پیچھے ۔ اس قیام و صدور کے پیچھے
کیفیت جو کہ ہوتی ہی حاصل ۔ اسپہ جو ہووے دال ہی سائل
حاصل مصدر اسکا نام ہوا ۔ اصل اسکی یہہ ہی جو مین نے کہا

حاصل مصدر کے اقسام مین

اسکی تخریج کے ہوئے دو طور ۔ تجہکو لازم ہی اسپہ کرنا غور
ایک تو اصل اکثریہ ہمسا ۔ دوسرا قاعدہ جزئیہ ہی
اکثریہ سے دل مین تجہکو خبر ۔ حذف کر تو علامت مصدر

جس قدر

جس قدر بعد اُس کے باقی رہے　　حاصل مصدر اس کو تین تو کہے
جس طرح مار پیٹ اور ہی لوٹ　　کاٹ کوٹ اور ہی پکڑ دھر چھوٹ

جزئیہ

جس کی تفریع ہی جزئیہ پر　　پانچ قسم اُس کی مجھکو آئی نظر
ایک ہوتا ہی حاصل مصدر　　صورت جمع امر حاضر پر نہ
ہی دباو بچاو اُس کی نظیر　　ایسے وزنون پہ اُسکی کر تقریر
دوسری وہ جو حرف نون لاوین　　ماضی واحد کے جب کہ آخر مین
حاصل مصدر اُسکو بھی پہچان　　یاد رکھہ تو مثال اُس کی لگان
تیسری باے فارسی جس دم　　اُس کے آخر مین تو ملا وے بہم
کہین اُسکو بھی حاصل مصدر　　رکھے ہی قاعدے سے جو کہ خبیر
اُسکی تنظیر مین ہین لانے ملاپ　　کہدیا مین نے تو سمجھہ لے آپ
پر ہی یہہ قسم شاذ و نادر سے　　پوچھہ لینا تو جا کے ماہر سے
چوتھی جب لاوین حرف ئی ظاہر　　آخر امر واحد حاضر
یعنے یا تفعیلہ و معروف　　اُس کے آخر مین جب کرین معطوف
حاصل مصدر ایک ہو پیدا　　بوجھتے ہین اُسے جو ہین دانا
ہی کھلائی دلائی اُس کی مثال　　اس طرح پر ہی تجھکو کرنا خیال
متعدی سے پر یہہ قسم اکثر　　آتی ہی ہمکو یون ہی آئی نظر

پانچوین جب کہ اُسکے آخر ہین
حرف و ش کے تئین ملا دیوین

پیدا ہوتا ہی حاصل مصدر
کہتے ہین اس طرح سے اہل ہنر

ہی سجاوٹ لگاوٹ اُسکی مثال
کہہ سنایا ہین شرح وا احوال

فارسی کے بھی حاصل مصدر
بولتے ریختے مین ہین اکثر

بینش و آفرینش اُس کی نظیر
اس طرح امثلے ہین اس کے کثیر

شین لاتے ہین امر کے آخر
پر ہی وہ امر واحد حاضر

اِسم مشتق کے بیان مین

رکھتے ہین اسم مشتق اُسکا نام
جو کہ مصدر سے نکلے اہل کلام

گر کرے اس کی نوع کا تو شمار
چار سے بیشتر نہین ای یار

اسم فاعل ہی اُنمین سے پہلا
تجھ سے کرتا ہون مین بیان اُسکا

ایسی ایک ذات پر وہ ہیگا دال
جسے صادر ہون تو بنو افعال

یا کہ قائم ہو ذات مین اُس کی
بعضے افعال ہینگے ایسے بھی

گر علامت کو اُسکی تو پوچھے
والا یا ہار اُس کے تو ہم سے

مارنے والا مرنے والے کو
دونون قسمون کی تم مثال کہو

اُسکی گردان مین

مارنیوالا مارنے والے
صرف تذکیر مین تو گردانے

مارنے والی مارنے والین
صرف تانیث کی روش تو نہین

اور کبھی والیاں بھی ہیں بولیں — جمع تانیث کی علامت ہیں

اسم مفعول کے بیان میں

اسم مفعول دوسرا اُسکا — فعل فاعل ہو جسپہ واقع ہوا
وزن اُسکا وہ وزن ماضی کا — ہے برابر ہمیشہ میں نے کہا
جیسے کہئے وہ میرا مارا ہے — بارہا کا میرے پچھاڑا ہے

اسکی گردان ہیں

مارا مارے اگر مذکر ہو — ماری ماریں جو ہوں نسا تو کہو
اور کبھی ماریاں بھی ہیں بولیں — جمع تانیث کی علامت ہیں
کبھی لاتے ہیں اُسکے صیغوں پر — اہل اُردو ہوا کئیں اکثر
امثلے اس کے ہیں جو پُر ظاہر — صرف میں جن کے تو نہیں قاصر
الغرض فرق ایک بتاتا ہوں — یاد رکھیو جو کچھ جتاتا ہوں
یاے مجہول اُسمیں جب آوے — اُس کو تو لفظ جمع ہی سمجھے
یاے معروف سے مونث جان — اس طرح سے ہمیشہ تو گردان
اور معروف نُغنّے سے لادیں — جمع تانیث کی علامت ہیں

اسم حالیہ

اسم حالیہ تیسرا اُن کا — جس کی تعریف اب ہوں میں کرتا
ہے وہ ترکیب میں بیان کرتا — حال مفعول و حال فاعل کا

جب سے تھا زید مارتا جاتا ۔۔۔ اور خالد پکارتا جاتا
یعنی جاتے تھے دو تو جب ای (مار) ۔۔۔ ہوتی تھی صادر اُن سے مار دیکار
تا وتے نی وتین ہی اور تیان ۔۔۔ تم علامت کا اُسکے جانو نشان
مارتا مارتے جو ہو تذکیر ۔۔۔ مارتی مارتین نسا کی نظیر
اور کبھی بولتے ہین مارتیان (علیہ) ۔۔۔ یا درکھہ صرف اس کی ای جانان
کبھی زائد بھی کرتے ہین اُسپر ۔۔۔ اُرد و والے ہوا کو بھی آخر

[illegible]

اسم تفضیل کے بیان مین

اسم تفضیل اُنکا چوتھا ہی ۔۔۔ جو زیادت پہ دال ہوتا ہی
یعنی مدلول اُسکا غیرون پر ۔۔۔ ہی فضیلت مین اپنے فاضل تر
برہنین کوئی لفظ ہندی سے ۔۔۔ جو کہ موضوع ہووے اُسکے لئے
بلکہ جب اس کے معنے کو چاہے ۔۔۔ کہ مخاطب سے تو بیان کرے
سے و مین کا کین وسیلہ بنا ۔۔۔ اس وسیلے سے اسکو کر تو ادا
جیسے کہتا ہی تو کہ زید بھلا ۔۔۔ عمر سے علم مین بہت دانا
یا کہ کہتا ہی تو کہ یہہ اُمنین ۔۔۔ ہی نپٹ ہوشیار سب گُن مین
یا کہے تو یہہ ہی بڑا سب کا ۔۔۔ ہو چکا شرح سب کے مطلب کا

نکتہ

کو کہ ہندیمین صیغۂ مخصوص ۔۔۔ اسم تفضیل کا نہین منصوص

لیکن

لیکن اہل لسان بعینہٖ اُسے
لاتے ہین فارسی و عربی سے

جیسے کہتے ہین یہی افضل ہی
سب سے بہتر ہی اور اول ہی

اِس طرح جس قدر ہی تو چاہے
احسن و نیک و خوب تر بولے

اسم ظرف اور اسم آلہ کا بھی
نہ بنانا قاعدہ ہی خاص کوئی

پر کبھی بولتے ہین مصدر کو نہ
معنے ظرفیت ہین یاد رکھو

جیسے کہتے ہرن کا رمنا ہی
یعنے رمنے کی اُس کے یہہ جا ہی

اور کبھی مصدر اِس طرح ای حمید
اسم آلہ کے معنے کو ہی مفید

یعنے کہتے ہین بیلنا لانا
بیلنے کا تو واسطہ لانا

اور کبھی نی و نون ساکن کو
لاتے ہین تا کہ اسم آلہ ہو

امر حاضر ہین جب کہ ہو واحد
امثلے اُسکے اُسپہ ہین شاہد

جیسے کہتے ہین بیلنی بیلن
اور کترنی کریدنی بیلن

اِس طرح اُس کی ہی مثال کثیر
ڈھونڈھنے سے ملیگی تجھکو نظیر

اسم جامد کی تقسیم

اسم جامد کی ای نکو اختر
دو ہی قسمون کی مجھکو پہنچی خبر

ایک تنکیر اُنہین سے جانو
دوسری معرفہ ہی پہچانو

پر ہی تنکیر اُس کتین بولین
نہ تعین ہو جسکے معنے ہین

ہی مثال اُس کی ہاتھی اور گھوڑا
ہو بہت خواہ یا کہ ہو تھوڑا

معرفہ جان ہر خلاف اُسکے — شی معین ہی اسکے ہین معنے
پر ہی ہندی ہین چار قسم اُسکی — کہہ سناتا ہون تیسرے ہین ہین ابھی
اِک علم دوسری ہی اسم ضمیر — دل سے سنیو اے صاحب تدبیر
تیسرے اسم ہی اِشارے کا — اِسم موصول چوتھے کو کہنا

علم کے بیان مین

کہتے ہین اُس کو ہین علم دانا — جو کہ ہو نام شی مُعیّن کا
ہند مین جیسے رام اور سیتا — مثلاً اور ہی کشن رادھا
پر ہو مطلوب وصف سے دائم — تب روا ہووے اسکو کہنا علم
ورنہ پھر کہیو تو خطاب و لقب — نہ علم کہنے کا یہی ہی سبب
روشن الدولہ اور من موہن — کرین اُس کی مثال کو روشن

لقب ۱۲ ظاہر ۱۲

نکتہ متفرقہ

راجپوتون کے نام ہین دلبر — لاتے ہین لفظ راے سنگھہ اکثر
جیسے بلونت سنگھہ جدم آئے — بھاگ جاوے وہان سے دلپت راے
اور مہاجن کے نام ہین اے ماہ — تابع ہوتے ہین لفظ سیٹھہ اور ساہ
اِک جگت سیٹھہ بسکہ عالی جاہ — ایک ادنی ہی بندہ گوکل ساہ
اور فقیرون مین جو مسلمان ہو — نام ہین اُنکے شاہ و صوفی کہو
جوگساین ہو کوئی ہندو سے — ہو بھگت ساتھہ نام کے اُسکے

یاکہ جب

یا کہ جب اُسکا نام تو لیوے — گر دیا ہین تو اُسکے ساتھ کہے
نام ہین ہوتے ہین برہمن کے — پانڈے دوبے تیواری اور چوبے
رکھتے ہین نام چھوٹے لوگون کے — ہند مین بیشتر حقارت سے

ضمیر کے بیانمین

اسم ظاہر کی جا جو آتا ہی — رکھتے ہین اختصار کے خاطر
نام اُسکا ہوا ہی اسم ضمیر — صفحۂ دل مین اپنے کر تحریر
تین ہین اُس کی قسم گنتی کی — گر تو ڈھونڈھے ضمیر ہندی کی
اول انکی ضمیر فاعل ہی — شرح کرتا ہون گر تو سائل ہی
یعنی ہوتی ہی فعل کی بنا — طرف اُسکے سمجھ لے ای آزاد
اُسکی پھر تین قسم کرتے ہین — اور جدا اگانہ نام رکھتے ہین
غائب اور حاضر اور متکلم — دائرا مین ضمیر ہی دائم
وہ ہی غائب جو ہو نظر سے دور — وہ ہی حاضر جو ہووے تیرے حضور
متکلم وہی وہ کرے جو بات — کہدیا مین نے یاد کر دن رات
پھر ہر اک مین سے بھی ہر یک دو دو — واحد و جمع کہتے ہین جن کو
دو کو گر تین مین ضرب تو کرے — پھر عدد مین ضمیر چھ نکلے
مین ہون اور ہم ہین تو ہی اور تم ہو — وہ ہی اور وے ہین میری جا سنو

ضمیر مفعول کے

دوسری قسم سے جو ڈھونڈے کلام ۔ ہو ہی مفعول کی ضمیر تمام

جو تو مفعول کی ضمیر بنائے ۔ ان ضمیرون مین تو علامت لائے

یائے مجہول اور کو و کنین ۔ جان مفعول علامت ہین

گر تو اسکی مثال ہی ڈھونڈھے ۔ اس طرح ہم سے یار تو سن لے

مجھکو اور ہمکو چیز کچھ بخشی ۔ تجھکو یا تمکو اس نے گالی دی

وہ مجھے یا ہمین معاف کرے ۔ کہتا یہہ بات ہون تمہین یا تجھے

مارا ہی اسکو یا کہ اسکے تئین ۔ یا اسے سخت گالیان ہین دین

بس کہے انکو یا انھین تو کہے ۔ انکنین یا تو جا سلام کرے

ہر کنین کو ضمیر غائب ہین ۔ اور ون سے ہی فصیح کہ وصل کرین

ضمیر اضافت کے بیان مین

گر تو چاہے مضاف الیہ کی ضمیر ۔ کر دون اسکا بیان بتاؤن نظیر

جب کسی لفظ کو مضاف کرین ۔ اسکی جانب مضاف الیہ کہین

کا و کے کی کو اہی میرے بھائی ۔ تو علامت ہے جان اضافت کی

کہین مجہول اور کہین معروف ۔ اس طرح یے کو تو کرے مصروف

یعنی جس وقت جمع کی ہووے ۔ یائے مجہول اسکو تو جانے

یا کہ ہو حرف معنوی کوئی ۔ بعد اسکے تو وہی ہے جدا ہی

پھر سوال اسکے جو مونث ہو ۔ خواہ ہو جمع خواہ مفرد وہ

یاے معروف ہی وہ دونون جا — یاد رکھہ میری جان جو مین نے کہا
جیسے کہتے ہین کس کا گھوڑا ہی — زید کا ہی وہ یا عمر کا ہی
اُسکے سامان تھے سو ہین دو کہان — اُسکی تم زین کو منگا دو یہان
یہہ حویلی ہی کس کی ای بھائی — رہتی ہین اسمین عورتین کسکی
الغرض حرف معنوی سے کا — متصرف ہمیشہ ہی ہوتا
ہو مقدم و یا موخر ہو — پر فصیح وہ ہی جب ہو آخر کو

اسم ضمیر کی تبدیل کے بیان مین

جو جو معلوم تو نے کی ہی ضمیر — بیشتر اُسمین ہوتی ہی تغییر
جیسے جس وقت لفظ وہ کے بعد — آوے کوئی حرف معنوی ای سعد
واو ہا اسکا ای میرے پیارے — ہمزہ و سین سے بدل جاوے
جیسے اُسکو اُسے اور اسکے ہین — ای میری جان سن لے تو یہین
پھر کہے اسکا اسکے اور اسکی — اس طرح سے ہی اُسمین اُسے بھی
ظرف کی تو نظیر لے اُس پاس — اور اگر چاہے اُسیہ کر لے قیاس
لفظ وے کے اگر کوئی پیچھے — ظرف یا حرف معنوی آوے
ہمزہ و نون وان سے بدلا کر — اپنے تئین قاعدے سے کر نہ بدر
جیسے انھکو انھین انھونکو کہے — اور انھون کا انھون سے سن ان سے

پھر کہے تو انھون نے اورانہ پاس
اور اِسی پر ہمیشہ کرلو قیاس

نکتہ

تین کے بعد اور لفظ مین بعد
کاو کے کی ہو اور کنین ای سعد

کاف اِن لفظون کا ہی لے بدنب
حرف راسے مدام ای نیک لقب

جیسے کہنا ہی میرا اور میرے
یا کہ کہنا ہی تیرا اور تیرے

یا کہے بعضے وقت میرے تئین
جیسے کہنا کبھی ہی تیرے تئین

اور تانیث مین مری کہیو
مری یہہ پند کا نمین رکھیو

رمز اُسکی مین کہہ سناتا ہون
اصل ہر ایک کی بتاتا ہون

اصل تذکیر مین کا اور تین کا
اصل تانیث مین کی ای دانا

امین کنین نین کتین جہا ہی تین
حفظ کر ایسے جو نہ بھولے تین

واسطے ثقل گفت دگو کے یہان
کاف کو راسے ہین بدلے اہل لسان

نون کو بھی گرانا ہی لازم
پھر کہا اسی طرح وا یم نہ

اور فصاحت کے واسطے ہی ضرور
میم اور تا کو تو کرے مکسور

جب ہی مکردہ عوض معوّض کا
اجتماع تو نہ کہیو میرے کا

حرف نے سے بدیے دونو
نہین ای یار مین کہا تم کو

اور اضافت کے حرف نے کے سوا
نہین کوئی حرف معنوی ہوگا

یا دنون انکا نب بدل جاوے
سچ ہی یہہ بات جیم اور ہا سے

اور میرے کنین بس یہہ جائز نہین ۱۲

پھر کہون

پھر کہوں میں تجھے کہ معلوم
کرنا واجب ہی میم و تا مضموم

ہی مثال اسکی مجھکو اور تجھکو
یا مجھے اور تجھے یہہ ہم سے سنو

مجھہ سے تجھہ سے ہی آئی اسکی نظیر
مجھہ پہ تجھہ میں یہہ سخن سن لے تو تقریر

ہیں اسی طرح امثلے ان کے
جتنے چاہے قیاس تو کر لے

پر اضافت کے حرف اور نے ہیں
جمع انکی ہی ان سے کہتے ہیں

جیسے کہتے ہیں یہہ ہمارا ہی
ہم نے اسکو بہت ہی مارا ہی

میرے نزدیک کیا تمہارا ہی
تمنے ناحق مجھے پکارا ہی

اور سوا اسکے باقی حرفوں سے
جمع ہی برخلاف مفرد کے

جیسے کہتے ہیں ہم کو اور تم کو
ہمسے تمسے وغیرہ یاد رکھو

اسم اشارہ کے بیان میں

جس کسی لفظ کے وسیلے سے
تو اشارہ کرے ہی جب چاہے

اسکو کہتے ہیں اسم اشارہ کا
دل سے حاضر ہو سنیو میرا کہا

جسکے ہووے طرف اشارہ تمام
ہی مشار الیہ اس کا نام

یعنے اشارہ کیا گیا اسکی طرف ۱۲

دو ہیں قسم اس کی میں سناتا ہوں
نام ہر ایک کا بتاتا ہوں ؛

ایک وہ ہی جسے ہیں کہتے قریب
دوسری ہی بعید سن ای حبیب

ان میں ہر ایک کے ہوئے دو قسم
جس میں ہر ایک کا جدا ہی اسم

ایک واحد ہی دوسری ہی جمع
دل میں اپنے تو انکو کر لے جمع

دو کو پھر دو مین گر تو ضرب کرے — حاصل ضرب تجھکو چار ملے

یہہ ہی اور یے قریب کے حاطر — ہی اوہ اور وے بعید کے ناظر

اسم اشارہ کی تبدیل

اسم اشارہ کی چاہئے کر تغیر — سوچ تو جی مین اپنے بحث ضمیر

جس طرح تو نے وہان ہی کی تبدیل — یہان بھی کر اختیار وہی سبیل

لیکن اُس سے یہہ فرق ہی کہ رکھے — شرکت اپنی ضمیر غایب سے

یعنی ضمیر غایب ... ہی اور یہہ لفظ اشارہ ہی کے واسطے ہی

بیان مین اسم اشارہ مشار الیہ کے

پھر یہان اور وہان کو اے پیارے — جانیو لفظ ہین اشارے کے

پر مکان کے لئے ہوئے دو خاص — یاد رکھیو اے صاحب اخلاص

گر مکان تیرے پاس ہووے قریب — بولیو تب یہان اے مرے حبیب

اور جو ہووے بعید وہ تجھہ سے — تب وہان بولنا ہی اے پیارے

پھر جو تخصیص اُسکی ہو منظور — تو یہین اور وہین قریب و دور

ٹک یہان میری جان کر تو لحاظ — ہین یے مفرد کے واسطے الفاظ

تب یہین اس جگہہ مین تم بولو — جب مکانین سی یعنی واحد ہو

اور جو دو تین چار اکثر ہو — غیر سے انکے استعارہ کرو

جب کوے تو مکان سے استفہام — کہنا تب ہی کہان سن اے خوش نام

پھر جو مطلوب اُس سے ہو تنکیر — تو جہان اور کہین ہی اسکی نظیر

اور تہاں معنے مین وہان کے ہی — بیشتر جب سخن مین آوے ہی

پر وہ تابع ہی بول مین اکثر — جانیو تم جہان کے ای دلبر

جیسے کہتے ہین وہ مجھے نہ ملا — مین نے اُسکو جہان تہان ڈھونڈا

نکتہ

علت فعل کی طلب کے لئے — حرف ہین چار ای میر پیارے

اُنمین سے اک بسیط اور باقی — ہین مرکب ہمیشہ ای بھائی

جیسے ہی لفظ کیون و کس خاطر — کس لئے تیسرا ہی ای ماہر

چوتھا اُسکا ہی لفظ کس کے بعد — واسطے کو جو لاوے تو ای سعد

جیسے کہتے ہین تو ہی کیون آیا — کس لئے تو یہان کھڑا ہی رہا

منتظر ایسا کیون ہی کس خاطر — قسم رابع سی بحر ہی قاصر

آخری

فعل کی یا ر کیفیت کے لئے — اِس طرح چار لفظ ہم نے سنے

ایک یُون اور دوسرا ہی یون — تیسرا جون ہی چوتھا اسکا تون

طرح کے حرف انکو بعضون نے — اپنی تصنیف مین کہا پیارے

پھر ہین اُنمین جو دونون لفظ اخیر — منکر حذف اُسکے یا کثیر

جیسے جون جون مین پاس گیا — تو نے تون تون مجھے خراب کیا

حرف ہی جون کے بعد جب آوے — فور یہ نام اُسکا تب تو رکھے

ہی شریک اسمین لفظ وقت ای
جیسے کہتے ہین جون ہی یار گیا

کردیا مین نے تیرے گوش گذار
درد پہلو مین میرے دو ہین اٹھا

[illegible]

تنبیہ

پر نہ جیون بولین اور نہ کیون ای آ
بلکہ جب کیفیت کے لین معنے
جیسے کہتے ہین مین کہون جیون کر
اور کہین دونونکو ملا با ہم
تب مراد اسکی کیفیت مین عموم
جیسے بہتر ہی اب تعطل سے
اور تشبیہ کے لئے لاوین
جیسے جون لالہ داغ داغ ہوا

الفرادا کیفیت زنہار
لفظ کرکو ملا کے ہین دیتے
کام کرنا ہی تیرے تین یون کر
بولتا ہی سخن مین یک عالم
کہتے ہین اس طرح سے اہل علوم
کہین جیون تیون کی نوکری جو ملے
لفظ جون کو فقط ہی ہین بولین
دل مرا طرفہ ایک باغ ہوا

نکتہ

ہو طرف کی طرف اشارہ اگر
پر ہی ایدھر ہمیشہ طرف قریب
ہو طرف سے کرے جو استفہام
حرف علت کے حذف سے اکثر
اور تنکیر مین جدھر بولو نہ

بولتے ہین تب ایدھر اور ادھر
اور اودھر بعید مین ای لبیب
لفظ کیدھر سے تجھکو کرنا کلام
بولتے ہین ادھر ادھر و کدھر
بہ نہان پر ندھر قیاس کرو

جیسے کہئے جدھر تدھر ہیں گیا | مجھکو وہاں تیرا کچھہ پتا نہ ملا

نکتہ

گر اشارہ کبھی میرے بھائی | تو کرے جانب مشار الیہ
تب قریب و بعید کے خاطر | بولیو ایسا ویسا ای ناظر
اُس سے مطلوب ہو جو استفہام | کیا ہی اُسکے واسطے ناکام
جب ایسا تیسا سے گر کرے تو کلام | حال جون تون کا سوچ لے تو تمام

نکتہ

جو مشار الیہ ہو مقدار | اِتنا اور اُتنا سے تو کریو شمار
پھر ہو مکسور گر تو ہی وہ قریب | در جو مضموم ہو بعید ای لبیب
پھر جو مطلوب ہووے استفہام | کتنا اور کتنا کہیو ای فرجام
ہیں یہہ مکسورہ و تو لفظ مدام | ورد کرنا تجھکو صبح و شام
جِدنا تِدنا کو جیسا اتنا پر | کر قیاس اب تو ای میرے دلبر

آخری

گر مشار الیہ ہووے زمان | لفظ اشاریکا اب و تب پہچان
اب زمانے قریب کے ہی لئے | تب ہی بولیں بعید گر ہووے
ہو جو مطلوب اُس سے استفہام | لفظ کب بولیو تو ای خوش نام
جب منکر زمان ہیں تو بول | در سخن کا اسی طرح تو کھول

لفظ جب کو اگر تو پوچھے ہی | معنئ شرط ہین وہ آوے ہی
اور جب کب وتب کی بے دلبر | ہو وئے ہی دال سی بدل اکثر
جیسے کہتے ہین جد تو آوے گا | تد مجھے اس جگہہ مین پاوے گا
کد میرے گھر کو یار آیا تہا | جو کرے اس طرح گلہ میرا
جد کو تد کے مقام مین گاہے | بولتے ہین سخن مین ای یار
جیسے ہر چند مین تجھے چاہے | جد بھی دل سے تیرے گمان نہ گیا
جب ملا کر بہم کہین جب تب | معنئ مین گاہ گہہ کے آوے سب
اس طرح بولتے ہین جد تد بھی | حفظ کر خوب ای مری بھائی

نکتہ

ایک ہی جملے مین جب ہون دو ضمیر | خواہ اشارے سے ہو وین یا دو ضمیر
یعنی انمین مجانست ہووے | دوسرا ہو مضاف الیہ اوسے
لفظ اپنا سے تب بدلتے ہین | گفتگو کی جو رہ مین چلتے ہین
پر ہی وہ حسب اقتضاے مقام | متصرف کلام مین ناکام
جیسے اب تو مین اپنے گھر جاؤن | تو بھی لے اپنی راہ کہتا ہون
پر وہ اپنا بھلا جو کچھ سمجھے | دل کے بیچ اپنے ٹھان کر لیوے
کچھ نہین فرق اسمین حسب اصول | دو نو موصول آوین یا مفصول
تو نے اسکو مثال سابق مین | سمجھا پھر کیا نظیر ہم لاوین

بخلاف اُس کے گردو جملے ہین | اس طرح کی ضمیر دو آوین
تب بدلتے نہین ہین ثانی کو | لفظ اثبات اتنا یاد رکھو
جیسے کہتے ہین گو کہ ہین ہون یہان | پر جو پوچھو تو میرا گھر ہی وہان

نکتہ

لفظ آپس کتین ہی واضع نے | یا موضوع مشارکت کے لیے
پر ضمائر مین ہی میرے دلبر | بولتے اہل ہند مین اکثر
غائب اور حاضر اور متکلم | متساوی سب اُنہین مین دائم
جیسے آپس مین جھگڑتے وو | ہر دم آپس مین تم بھی لڑتے ہو
ہم سمجھتے ہین دیکھو آپس مین | پر کسی کے نہین ہین ہم بس مین

نکتہ

کبھی رکھتے ہین اسم ظاہر کو | جا ہین اسم ضمیر کے جانو
فائدہ اُس کا ہی بحسب مقام | جب کہین ایسا ہو سیاق کلام
کہین ہی عجز اور کہین تعظیم | یاد رکھیو یہ ضابطہ ہی عمیم
متکلم اگر کہے ظاہر | بیشتر جانو عجز کی خاطر
اور اُسکے ہی بیشتر تعظیم | ہوتی مطلوب ہو جو شخص کریم
جیسے کہتے ہین گھر ہی بندے کا | دوسلی ہین معنے اُسکے ہین میرا
بلکہ کہیے تو کر پیرو مرشد ان | جگہ فرماوین حق ہی اپنی زبان

اسم موصول کے بیان مین

اسم موصول جانو اُس کا نام
جو کہ محتاج ہو صلہ کا مُدام

یعنی بعد اُس کے ایک جملہ ہے
وہی اُسکو بیان کرتا ہے

ہندی مین لفظ اُس کے دو آئے
جو و جون اُس کی تو مثال کہئے

لفظ جو پر ہی لفظ جون سے کثیر
گفتگو مین ای صاحب تدبیر

ہین برابر یہ دونو لفظ مُدام
رنڈی اور مرد مین کرین جو کلام

وحدت و جمع مین بھی یکسان
جب دے آوین مُحاورہ مین جہان

جیسے کل یہان جو مرد آیا تھا
کیا ہی سو عاقل اور دانا تھا

یا مرے گھر جو رنڈی آئی تھی
کیا کرون خوبیان بیان اُسکی

یا کہ جو آئے تھے جو آئی تھین
امثلے جمع کے نہ بھول کہین

سابقا مین نے جس طرح ہے کہا (بیا مجہول ۱۲)
تیرے سے ہین اس طرح یا تحتانا

کہین مجہول اور کہین معروف
بوجھ کر یا کو تو کرے مصروف

اسم موصول کی تبدیل مین

پھر جو تبدیل مین کرے ہی سخن
اسم موصول کی تو سُن ای سجن

سوچ دل مین تو اپنے بحث ضمیر
جس طرح تو نے کی ہی وہان تغییر

حرف اور ظرف کے تو آنے سے
بعد اس کے بدل ہمیشہ کرے

اپنی تبدیل مین برابر سے
ہے موافق ضمیر غائب کے

پر ہی کچھہ فرق یہان کہ حرف اخیر / یا وے وحدت مین سین تغییر

جمع مین نون سے کرین ہین بدل / حرف آخر کو پھر تو آگے چل

کہ فصاحت کے واسطے دانا / آخر نون کا ہین دیتے ملا

مثل جنکو جنھون کو اُس کی مثال / اور اکو تو اُس پہ کرلے خیال

فائدہ ایک اور بتاتا ہون / یاد رکھیو جو مین جتاتا ہون

شرط کے معنے کو ہی متضمن / اسم موصول سُنیو میرا جن

اس لئے ہی جزا مین اُس کی ضرور / لاؤ تا لفظ سو کا خواہ مذکور

یا مقدر کلام مین ہووے / اس روش پر ہمیشہ تو بولے

آمثلے اُسکے سابقا مذکور / ہو چکے بوجھ لے جو رکھے شعور

نکتہ

اسم موصول ہو مبتدا جب / ظرف یا حرف معنوی سبب کے

اپنے ماقبل کے تب اسم کہتین / باز تبدیل سے رکھے آپ ہین

امثلے اُسکے صاف لاتا ہون / آئینہ کر تجھے دکھاتا ہون

جیسے کہتا ہی تو کہ وہ لڑکا / جس نے مارا تھا سو مجھے آیا

لفظ فے نے کہ جنے جو کہتین / متبدل کیا اہل یقین

لفظ لڑکا ہین کچھہ عمل نہ کیا / بلکہ وہ جون کا تون ہی باقی رہا

ظرف کی ہی مثال وہ لڑکا / جسکے تو پاس یار بیٹھا تھا

اُسمیں بھی دیکھ لفظ جو کو بدل | نے نے لڑکا میں کچھ کیا نہ عمل
جو تو پوچھے ہی جو کی تبدیل | لفظ جو پر خیال کر ای خلیل

حرف استفہام کے بیان میں

گر تو پوچھے کہ حرف استفہام | ہندی میں کی ہیں تم بتاؤ تمام
پس کہوں میں کہ کل ہیں وے دو ہیں | کون اور کیا بتایا تجھکو میں
جیسے کہتے ہیں کون آیا ہی | کیا خبر تیرے گھر سے لایا ہی
پر مجازاً اگر کرے تو شمار | ہوتے ہیں لفظ کیا کے معنے چار
ایک ہی منع جو جھڑک سے کہے | فعل سے تا کسی کو باز رکھے
دوسرے معنے اسکے استغنا | کہیں مطلوب ہوتے ہیں بینا
جیسے کہتے ہیں تجھ بن ای پیارے | کیا کروں میں بہشت کو لیکے
اور تعجب کبھی ارادہ کریں | لفظ کیا سے سخن میں گر لاویں
جیسے کہتے ہیں کیا ہی بھولا پیا سا | دل مرا ان دنوں ہوا ہی اُداس
اور کبھی واسطے تمنا کے | بولتے لفظ کیا ہیں ای پیارے
جیسے کہتے ہیں دلربا میرا | آنا ٹک میرے یہاں تو کیا ہونا
گر تو تبدیل اُس کی ہی پوچھے | اسم موصول کو تو دھیان کرے
جس طرح تو نے کی ہی وہ تبدیل | کر یہاں اختیار وہی سبیل
جیسے کہتے ہیں ای مرے دلبر | کس کا یہہ آدمی ہی کس کی خبر

نکتہ

نکتہ

لفظ کچھ اور لفظ کوئی کو
خاص تنکیر کے لئے جانو

پر ہی ذی روح کے لئے کوئی
بیشتر رکھتے ہیں ای بھائی

غیر ذی روح کے لئے اکثر
لاتے ہیں لفظ کچھ کو ای دلبر

جیسے اس دم اگر کوئی ہوتا
ڈینا پکوا کے کچھ مجھے کھانا

لیکن اہل لسان گہہ بیگہہ
بولے ہی ہر کو دوسرے کی جگہہ

یہہ بھی کچھ آدمی میں ہے جیسے
جو کوئی چیز مجھکو لا دیوے

حال تبدیل ہیں کسی یا کسو
بولتے ہیں سخن ہیں ای خوشخو

لیکن اک رمز ہی یہاں پنہاں
اسکو کرتا ہوں تیرے پاس بیاں

یعنے جب انکے اور عامل کے
بیچ فاصل ہوا ای میرے پیارے

انکی تبدیل تب نہیں ہے ضرور
کان سے سنیو گر تجھے ہی شعور

اسمیں پر لفظ کون بھی ہے دخیل
یاد رکھنے ہیں کچھیوٹ ڈھیل

جیسے ہوں میں مسافر اب جانا
کوئی دن کو چلا میں جاونگا

یا کہ کہتا ہی تو بلا تبدیل
میری کچھ چیز میں نہیں یہہ دخیل

یا کہے تو کہ کون صاحب کا
آدمی ہے جو گھر میرے آیا

نکتہ

ہم تم اور اُن واں وجن تن کن
گرچہ خود جمع ہیں یہ سب لیکن

ایک پر ہی تو ہان میرا سجن — بول سکتے ہین بھائی تعظیما
پر انھون اور اُنھون جنھون تنھون — پانچوان اُنکا ہی جو لفظ کنھون
خاص ہی اُنکا جمع پر اطلاق — غور کر اُسمین گر تو ہی مشتاق

تنبیہ

ہوتی تبدیل ہی جب اسمون مین — دھیان کر اِن تمام قسمون مین
کہ اُنھین حرف معنوی ہی ضرور — تا کہ تبدیل مین ہووے فتور
خواہ ملفوظ یا مقدر ہو — لیکن آخر سے حرف اکثر ہو
جیسے کہتے ہین اِس قدر لاؤ — یا کہ اِس وقت اپنے گھر جاؤ
معنے اُسکے ہین اِس قدر سی لاہ — یا کہ اِس وقت مین تو گھر کو جا

اسماء صفات کے بیان مین

اسم سے جب مراد ذات بحت — ہووے تب تو اُسے نہ کہیو صفت
بلکہ کہتے ہین صرف اسم اُسکو — ضابطہ اِس طرح سے یاد رکھو
ور ہو ساتھ اُس کے معنے زاید — جیسے ہو وصف کی طرف عاید
تب تو کہیو اُسے صفت بھائی — پر ہی تقسیم اُسکی دو آئی
ایک مفرد ہی دوسرے کا نام — ہی مرکب تو ہان میرا کلام
ہی وہ مفرد کہ جزو لفظ اگر — دال ہووے نہ معنے کے جزو پر
جیسا سادہ و لال اور پیلا — کالا اور دودہ اور ہی نیلا

فارسی

فارسی کے صفات مفرد بھی — ہندی مین بولتے ہین ای بھائی
ہی مثال انکی جیسے سرخ و سفید — فضل حق سی بر آوی تیری امید
امثلے انکے جس قدر چاہے — اُنکے اوپر قیاس تو کر لے

صفت مرکب کے بیان مین

پھر مرکب سے گر سوال کرے — جان برعکس ہی وہ مفرد کے
یعنے ہی جزو لفظ اُسکا مدام — دال معنے کے جز پہ ای خوش نام
پر ہین ملحوظ یار دونون جا — و صفت کے معنے سچ ہی میر کہا
جیسے کہتے ہین پالکی ہی سو ڈول — پر کہار اُسکے جتنے ہین سو کو ڈول
اور مرکب بھی فارسی کی صفت — ہند مین بولتے ہین با کثرت
جیسے احباب تیرے ہون دلشاد — زرد رو ہو کے ہون عدو برباد
کیون نہ دل لوٹے تجھ پہ ای دلبر — ہو جو سج دھج مین سب سے تو بہتر
خوب رو نیکخو پہ ہو شیدا — جان و دل اُسپہ اپنا کر تو فدا
گر وفادار ہو نہ تیرا یار — گلشن عیش کی نہ پھولے بہار
ہو وفا سی نہ دل کو اپنے لگا — حاصل اُس سے نہین بغیر دغا
گرچہ دو چار شعر کو اس جا — تیرے نزدیک عاشقانہ پڑھا
پر مرکب کی تو کرے جو خیال — پاوے ہر ایک بیت مین تو مثال
آگے اب سنیو مین جتاتا ہون — فائدہ کچھ نیا بتاتا ہون

ہندی اور فارسی سے بھی ملکہ | پیدا ہوتی صفت ہی ای دلبرا
بلکہ عربی و فارسی سے بھی | ملکے دو لفظ ہی صفت ہوتی
جیسے خوشنود دل یا کہ ہی بد دل | یا ہی خوش خلق یا کہ ہی بد قول
خواہ مرکب صفت ہو یا مفرد | نیک یا بد ہی ہووے ہر واحد
گر صفت کا مبالغہ منظور | ہووے نبالانا یار تجکو ضرور
لفظ آ کا واک اور یا کو | امر حاضر مین جب واحد ہو
جیسے یہہ شخص کہا لڑاکا ہی | سخت دوڑاک اور گویا ہی

اسماء متصرفہ کے بیان مین

اسم جسکے آخر ای دانا | حرف ہا یا الف ہو مقصورا
پھر جو بعد اسکے آوے کوئی حرف | معنوی مین سبب یا کہ ہووے ظرف
اسکے آخر کو تب بس ای بینا | یاے مجہول سے بدل کرنا
متساوی ہین اسمین سب مطلق | جامد و مصدر و صفت مشتق
جیسے کہتے ہین بندے کے ہی گہر | شہر و جنگل مین پہلے سے کوتوال
پانچ اشرفی تھی میرے دیے مین | ہو چکی صرف کھانے پینے مین
اب تو محتاج ہون مین پیسے سے | باز آیا ہون اپنے جینے سے
لیکن امید حق تعالی سے | ہی سبھی کو فلاح وہ بخشے
بھوکھے پیاسے سے اکے آوے دانے | ہر طرح سے خبر وہی لیوے

جینے والے

جینے والے کو اُسنے بخشی حیات
کہا نیوالیکو دی خورش کی برات

مثال تمثیل کی ۱۲

اس طرح سے مثال تو سب کی
جتنی چاہیے نکال لا ای بہائی

نکتہ

پر ہین الفاظ چند مستثنیٰ
جنکے آخر الف ہو مقصورا

یعنی وے ہین دعا ثنا او وبا
اور وفا و بلا قضا و غذا

اور جزا اور رضا تمنا ہے
پہر وبا و جفا و دُنیا ہے

انکا تانیث پڑہے استعمال
یاد رکہیو جو چاہے تو اکمال

چند الفاظ اور بہی ایسے
خارج اس قاعدے سے ہین سن لے

جنکا تذکیر پر ہے استعمال
دیتا ہون تجہکو مین ہر ایک کی مثال

اُنہین سے پہلا ایک لفظ خدا
پہر سے آمرا و کتا ہے لالا

بابا اور میرزا پتا سودا
اور صفا و مصفا و دانا

ابعد از ان اُنسے لفظ پیدا ہے
بہول مت اسکو گر تو دانا ہے

نکتہ

ایک مرکب اگر کرے تحصیل
دونون اسمون سے جن مین ہو تبدیل

پہر جو بعد اُسکے سے حرف و ظرف او
دونون جز کے تئین بدل ڈالے

ہیگی اسکی گلے کٹے سی مثال
اور بہی کتنے ہین کرے جو خیال

کہ اصل میں گلا کٹا تہا

العرض حرف و ظرف سی دلبر
اسم متصریف سی نو بدلا کر

خواه وے تقدیر مین ہون یا مذکور
جیسے کہتے ہین اپنے گہر جاؤ
حرف عربی و فارسی کے بہی
جیسے دلّی سے لیکے تا ڈھاکے
یا کہے تو بغیر از کہانے
اور اضافت کے حرف ہین سے کا
جیسے کہتا ہے کر نہ پاون وہان مان
حرف تشبیہ جتنے ہین بہائی
لامثل اُنکے ہین جو ہے ظاہر
اور عدد مین سے جو صفت ہوے
اسکی تبدیل وین سے ہو حاصل
جیسے دسوان کو تو کہے دسوین
جو کہ ہین اور اُنکے اسم سوا نو
یعنی آخر مین جسکے آئی دانا
انہین تبدیل کچہہ نہین ہوتی
جیسے مطرب اور چنگ و رباب
گر صفت مین کرے تو جد و کد

اُسنے تبدیل اسم کی ہے ضرور
ہے سنے آگے تم اور یہان نہ رہو
ہوتے اسباب صرف کے ہین کبہی
ہین سنے کی سیر اے میری پیارے
جان نکلتی ہے اب بدن مین سے
صرف مین اسم سالے اے دانا
ہین مسافر ہون کسکے گہر کو جاؤن
ہوے منصرف اُنہین بہی جارے
جنکے لانے مین تو نہین قاصر
اُسکے آخر مین جب کہ وان آوے
یای مجہول سی نہو غافل
وقت تبدیل غور کر اُس مین
خواه مذکر ہو یا کہ ہو انثی
ہو نہ ہ و الف یہی مقصود را
سن لے ہم سی مثال کچہہ اُنکی
ساقی و ساغر و شراب و کباب
دیکہہ لے سرخ و زرد نیک و بد

بیان مین اسم مذکر کے

اسم سے جسکے آخر لے پیارے | ہاے موقوف اور الف ہووے
جانیو تو مذکر اُسکے تئین | یہہ سخن ہووے تیرے ذہن نشین
کلیہ پر نہین ہے یہہ قانون | پہری اِس بات کو بجا زبون
کیون کہ الفاظ چند مستثنی | ایسی ہین مین ابہی ہون کہہ دیتا
جیسے وے ہین دعا سزا و قبا | ہین فضا و قضا بلا و غذا
پہر جزا ور ضا و با و جفا | اور تمنا ہے مین نے تجہکو کہا
ذکر اُسکا ہے ہو چکا مذکور | سا بقا جس مین حرف کا قصور
لیکن اِس حکم مین مغائر ہین | اِس لئے یہان کہا وے کچہہ ہین
تو سنجالے کہ ہو چکے محصور | پر لے الفاظ چند ہین مشہور
ڈہونڈہنے مین اگر کرے تو غور | نکلے شاید کہ لفظ کوئے اور
یہی معنے ہین اکثر یہ کے | کہہ دیا مین نے یاد رکھے لِئے

تانیث کی بیان مین

جانیو تو مونث اے بہائی | جسکے آخر مین ہون یے حرف کئی
یٔ و ینَ انَ و نیٔ واَ آنی | پر تو معروف یا سے پڑھیو ئی
بعد ازان نونَ و تاَ بتا یا ہین | پر ہمیشہ یے دونو ساکن ہین
دو ہین تقسیم اسکی کہتے ہین | ضبط قانون مین جو رہتے ہین

ایک حقیقی ہے دوسرے کا نام
لاحقیقی رکہا ہے اے فن جام
ہو مقابل ہین جسکے حیوان سے
ایک مذکر حقیقی جان اُنسے
اور جو ایسا نہو وے اے بہائی
وہ ہے تنظیر لاحقیقی کی

تقسیم لاحقیقی کی

لاحقیقی کی پہر ہووے دو قسم
ہے قیاسی سماعی جسکا اسم
قاعدے پر جو مبنی ہووے
اے برادر قیاسی کہیو اسے
جیسی کہتا ہے تو کہ جس مین ہو
مثلاً ئی مونث اُسکو کہو
اور فقدان قاعدہ ہو جہان
ہے سماعی کا یار وہی نشان
یعنی موقوف ہے سماعت پر
ضابطے کا نہین ہے دہان کچہہ اثر
جیسے کہئے کہ یہہ کتاب اچہی
ہے لکہی خوب ہے بحرف جلی
محنتین میری سب ہوئین برباد
قدر میری بجانی ہے فریاد
جب سے اُسکے میرے لگن ہے لگی
تب سی کچہہ میرے نین نہین بہانی
بہیڑ لگتی ہے دیکہتی ہی سنجہے
ہو گئے حال کچہہ عجایب سے
فوج غم کی ہے نے ہے سے مجہے گہیرا
اسمین کچہہ بس میرا نہین چلتا

علامت تانیث کی

قاعدہ ایک نیا بتاتا ہون
ظلمت جہل سے چہڑاتا ہون
جتنے تانیث کی علامت کو
تونے جانا ہے دہیان سب کر یو

کیونکہ اُنمین سی بعضی ای بہائی ہے — ہے علامت فقط حقیقی کی
اور بعضی اُنہون سی ایسی ہے — لاحقیقی بین خاص آتی ہے
اور بعضی ہے اُن سی ای دلبر — مشترک دونوین دی بین لیے خبر
گر تو تفصیل سب کی ہے چاہے — امثلے سے بیان سن ہم سے
لاحقیقی کے واسطی ہے تا — تی و نی مشترک ہین دونو جا
جیسی قدرت کتابت و محنت — طاقت و قوت و سکت ہمت
اور بکری وز وٹی اور ہتھنی — مشتری نی یہہ مثال شرکت کی
ان سوا اُس اے صاحب اِخلاص — ہے حقیقت کی سب علامت خاص
جیسی کھنزانی اور نابن ایسے — دھوبن و دلہن و لُہارن ہے
اور بہوانی و مہترانی پہر — نایکا سے سخن کیا آخر

تنبیہ

ٹک نظر اس مقام بین واجب — تجھہ یہہ کرنا ہے گر تو ہے طالب
یعنی یے ہین علامتین جنکی — کچھہ تفاوت ہے ذات بین انکی
جس بین تانیث جنس کی ہووے — یای معروف و حرف تا آوے
ما و رانکے اے میرے دلبر — ہین علم جنسکے لئی یکسر
امثلے سب کے ہو چکے مذکور — ڈھونڈہ لی فرق جو تو رکھی شعور

نکتہ

لاحقیقی ہین جو سماعی ہے ‌ ‌ دور وشش پر سخن ہین آتی ہے

ایک وہ ہے کہ جو علامت سے ‌ ‌ گفتگو بیچ بے نیاز آوی

جیسی یہہ شال بیچ کہوسکی ‌ ‌ غیر کی یا کہ نیرے ہی بچ کی

اور اسی طرح ہین مثال کثیر ‌ ‌ نہین مخفی اپنے ہی جو ہین خبیر

دوسری وہ کہ جز علامت کے ‌ ‌ گفتگو بین کبھی نہین آوی

یعنی وہ ہے کہ جسکے آخر ہین ‌ ‌ بولنی والے حرف تا لاوین

سا نیقا ہین نی دی مثال اسکی ‌ ‌ دھیان کر اپنی دل ہین ای بہائی

نکتہ

وزن تفعیل پر جو لفظ آوی ‌ ‌ ریختی ہین کہین مونثا سی

جیسی ہین نی بہت ہی کی تدبیر ‌ ‌ جو وہی جو خدا کی ہے تقدیر

اس طرح پر قیاس تو کرلے ‌ ‌ جتنے چاہے تو امثلے اسکے

پر ہے تعویذ اس سی مستثنی ‌ ‌ اردو والون سے ہین نے بو نہین سنا

نہ کہین قافیئے کی ہو منظور ‌ ‌ گر رعایت ذکور لانا ضرور

سالہا جیسی ہین نی کی شبگیر ‌ ‌ اسکے دلمین کیا نہ کچھہ تاثیر

آخری

جسکے آخر ہین حرف شین آوے ‌ ‌ یا کہ معروف یا سی اسکو کہی

دونو صورت ہین اسکا استعمال ‌ ‌ کرتے تانیث پر ہین اہل کمال

جیسے اُسکی بہت سفارش کی	ہین تی پر کچھ وہان نہ بن آئی
خرچ کم کر جو کم ہوا آمدنی	تو کہا مان سیم اور زر کی
گفتگو مین ہے پر یہہ قسم اخیر	نوع اوّل سی کمتر لفظیہ

آخری

جو کہ مبہم ہے اسم جنسون سی	نر و مادہ کے حق مین ای پیارے
واسطی فرق کے لاتے ہین	نر کے آخر الف بنایا ہین
آخیر مادہ حرف ی لاوین	گفتگو مین جہان کہین بولین
جیسے ہرنا کی مادہ ہے ہرنی	اور مرغا کی مادہ ہے مرغی

آخری

ہین صفت جتنی کلیتاً وہ سب	تابع موصوف کے وہ ہووین تب
یعنی موصوف جب مذکر ہو	تو مذکر صفت کو ہی کہیو
جیسی یہہ مرد ہے بھلا سب سے	ڈیل اور ڈول اور ڈھب سی
اور جو تانیث ہووے ای بھائی	کہیو تانیث تو صفت کو ہی
جیسے کہئے جو ہووے خوش خصلت	ہے بھلی رنڈیون سی یہہ عورت

متفرقات

چاکرا ور نوکرا ور خدمتگار	دوسرا لفظ کا فرای دلدار

مانس و آدمی اسامی بہی
مشترک دونون ہین تم جانو
تفرقہ اسمین ہے جا گر فی الحال
یا کہ افعال اور صفت سے بہی
جیسی کہ سکا یہہ مرد ہے نوکر
ہے بہلا آدمی اگر یہہ مرد
اور بہلی آدمی جو رنڈی ہے
اس طرح فعل کو مذکر لا
اور مونث جو ہووی ای بہائی
باقیون کا اسی طرح سی قیاس
فارسی کا جو حاصل مصدر
ستره حرف ہینگے ہنجی ہین ۱۷
ب و پ ت ث اور خ اور ج
ط و ظ ی اور واو ھا اور یے
بعضی لفظون ہین جیسی فکر اور جان
کوئی مذکر کوئی مونث نہین
اس طرح اور کتنی ہین الفاظ

گن دے تیری نہین ہین لفظ کئی
خواہ مذکر ہو یا مونث ہو
تو اضافت کی حرف سی تو نکال
بواو مجہول ۱۲
تفرقہ تو نکال لے بہائی
کسی نوکر یہہ رنڈی یا چاکر
تو کسیکو نہ دیوی دکہہ اور درد
ہر کسی کے وہ دل ہین بہائی
گر مذکر ہو ماصدق انکا
فعل کو لاوی تو مونث بہی
اپنے دل ہین تو کر لے بی وسواس
ہے مونث تو بول ای دلبر
کہنکو ہین کہین مونث نہین
دال اور ذال رو ز اور ع
بول ہین تو مونث اسکو کہیے
کرتے ہین اختلاف اہل لسان
بولتا یو نہین ہیگا با نون ہین
مختلف فیہ گر کرے تو نظر

بہاریمن

بیان مین فعل کی تذکیر و تانیث کے

فعل ماضی سے جو کرے تعدید — خواہ مطلق ہو یا قریب و بعید
گفتگو مین جو بولین اہل عقول — کرتے ہین وے رعایت مفعول
یعنے مفعول گر مذکر ہو — فعل تذکیر لاتے ہین تب وو
جیسے کھانا یا ہی مین نے کھایا ابھی — پھر نہین احتیاج کھانے کی
اور جو مفعول انکا ہوا انثی — فعل تب ہی مونث ای دانا
جیسے مین نے جو بات تجھکو کہی — بر خلاف اس کے تو نہ کر بھائی
فرق اسمین نہین ہی ای بینا — ہووے فاعل مذکور یا انثی
پر جو مفعول کی علامت کو — کرے مذکور تو سخن مین تو
فعل تذکیر تب ہی لانا ضرور — ہووے فاعل اناث یا ہو ذکور
جیسے کھایا ہی مین نے روٹی کو — در سخن کا اسی طرح کھولو
پر ہین وہ فعل اس سے مستثنی — ہی مثال انکی بولنا لانا
پھر جو تفصیل سب کی چاہیے — فعل کے بحث بیچ پاوے تو

کیفیت استعمال مصدر

کبھی مصدر کو بولنا ہی روا — لفظ تانیث پر سن ای دانا
پر ہو تانیث اسکا جب مفعول — ہی زبان دان سے اس طرح منقول
جیسے تو بات کہنی تجھکو تھی — تیرے تئین اس گھڑی سو مین نے کہی

بیان قلب فاعل کا

قلب فاعل جہاں کہیں ہووے / فعل بن اختلاف بن کرنے

اکثر اسپر ہیں قلب ہووے جب / کرتے ہیں تب رعایت اقرب (نزدیکتر)

جیسے رنڈی بھی مرد ہو وہ گیا / کیا عجوبہ پھر اسے ہووے گا

نکتہ

اور عدد میں سے جو صفت ہووے / حال تانیث میں جو لیں آئے

اسکے آخر کے حرف واں تیں کے / یائے معروف سے کہیں ہیں وے

اسم کی حالات کے بیان میں

حالتیں اسم کی جو تو پوچھے / پانچ سے بیشتر نہیں پیارے

حالت فاعلی ہی ان میں سے / اول ای یار کہدیا ہیں تجھے

اسم سے ہووے یار جسکے سبب / فعل صادر تو فاعلی کہہ تب

یا کہ جسکے سبب سے ہو قائم / ذات میں فعل اسکی ای ناظم

کہیو تب ہی تو فاعلی اسکو / صفحۂ دل میں اسکو نقش کرو

جیسے خالد کو زید نے مارا / حسن یا خالد اٹھ مری گیا

بیان میں اس کے کہ کس فعل کے فاعل میں نے آتا ہی

ماضی کے سوا جو ہو ماضی / ہو ولیکن ہمیشہ متعدی

اسکے فاعل کی ہی علامت نے / حفظ کر اسکو ای میرے پیارے

پہر ہین دو فعل ایسے مستثنی / ہی مثال اُسکی بولنا لانا
اور اُنکے جو کہ ہین افعال / لازمی یا مضارع یا ہو حال
ہین علامت سے بے نیاز اُنکے / فاعل یہہ جانو دلربا میرے

حالت مفعولی کے بیان مین

دوسری اُن مین سے ہی مفعولی / بحث مین اُسکے رکھیو مشغولی
اسم مفعول ہووے جسکے سبب / اُسکا مفعولی رکھا نام ولقب
اُسکی پہچان کی علامت کو / پوچھے گر تو نہی کتین اور کو
یاے مجہول میری اُستے / پر ہی کچھہ فرق مین بتاؤن تجھے
حسب الحاق پہلے دونون عام / ہین بہر اسم ای مبارک نام
اسم ظاہر ہو یا کہ ہووے ضمیر / خواہ موصول صاحب تدبیر
اسم اشارہ ہو یا کہ استفہام / آتے ہین پہلے دو تو سب مین تمام
جیسے مارا ہی مین نے زید کتین / عمر کو اتہام دیوے تئین
اسکو یا اس کتین تو گہر سے نکال / کرتے ہین دو تو روز جنگ و جدال
جسکو یا جسکتین بلایا تہا / آپ نے سو حضور ہی آیا
غیر ظاہر کے باقیون مین اخیر / آتی ہی یاد رکھیو یا نظیر
جیسے کہتا ہی تو اسے یا اُسے / اسم موصول مین کہے تو جسے
پہر جو مفعول سے ہو استفہام / تو کسے کہیو ای مبارک نام

اسکی جمعون مین ای مرے پیارے — یا ے مجہول اس طرح لاوے
ہی رد الگفتگو مین ای دانا — حذف مفعول کی علامت کا
جیسے کہئے کہ کوئی ہی اس جا — کہو سائیس کو کہ گھوڑا لا
یعنے گھوڑے کو جلد لاوے ضرور — ہمکو ہونا سوار ہی منظور
پر جو ہون جمع یا ردو مفعول — خواہ موصول آوین یا مفصول
حذف تب ہی ضرور ثانی سے — جیسے تو زید کو دے کچہہ پیسے
ہو جو مفعول فعل جعلی کا — اسے کولا نے کہین ہین کوئی جا
کی ملاقات مین نے ہی اتے — لے نظیر اسکی یہہ اگر چاہے
اور کہین کو دیتے مین تو مختار — ہی جب چاہے لاوے ای دلدار
پر ہی کچہہ فرق یعنے اسکے سبب — اسکے مفعول ہی مین آوے جب
متعدی ہو بسبب دو مفعول — بوجھتے ہین یہہ فرق اہل عقول
جیسے مین نے بیان اسے کیا — اس طرح سے کہ کچہہ نہین چھوڑا

حالت اضافی کے بیان مین

تیسری حالت اضافی ہی — بتصور دو شی سے آتی ہی
یعنے نسبت دو ہی دو لفظون مین — اس لئے ہین اضافت اسکو کہین
جس سے نسبت کرے مضاف ہی وہ — سوچ اور چھوڑ اسے کذا فہ ہی جو
اور نسبت کرین طرف جسکی — نام اسکا مضاف الیہ بھائی

نسخہ اصل

نکتہ

اصل اضافت کی ہی وہ ہندی مین | کہ مقدم مضاف الیہ کو کرین
اور موخر کرین مضاف کئین | وقت ترکیب مین سنایا مین
جیسے خالد کا گھر مجھے تو بتا | میرے تین ہی ضرور وہان جانا
عکس بھی جائز اسکا ای دلدار | ہی فراموش تو نہ کر زنہار
سن علامت ہین تین اضافت کی | بحث مین انکے ہی لگانا جی
کا ہی مفرد کی گر مذکر ہو | جمع کی اسکی جان تو کے کو
کی ہی تانیث کی عموما یار | مفرد و جمع مین کرے ہی گذار
تفرقہ ایک تا دون مین منقول | جمع تذکیر مین ہو یا مجہول
اور معروف ہی مونث مین | اس طرح گفتگو مین ہین بولین
پر ہی انمین سے حرف کا دلبر | منصرف بحرف و ظرف اکثر
اکہ ہون اسکے بعد یہہ چار الفاظ | تجھہ پہ واجب ہی انپہ کرنا لحاظ
ایک لفظ انمین سے مطابق ہی | دوسرا انمین سے موافق ہی
تیسرا لفظ ساتھہ اور چوتھا | ہی برابر نہ مین نے اور سنا

گھر خالد کا ۱۲

اضافت کے فایدے مین

جب اضافت کی ہووے ہی تخصیص | آتی ہی تب مضاف مین تخصیص
کیون کہ مطلق کو جب کہ قید لگے | اسکی تعمیم مین خصوص آوے

جیسے موصوف مین صفت سے کبھی ‏ ‏ ہوتی تخصیص حاصل ای بھائی

کلیہ پر یہہ قاعدہ ہی بندھا ‏ ‏ فائدہ قید کا خصوص ہوا

ورنہ پھر مطلق و مقید یار ‏ ‏ متفارق کبھی نہو زنہار

جب اضافت کا رتبہ تقیید ‏ ‏ ہی وہ تخصیص کا بھی ہووے مفید

یعنی کردیوے کم شراکت سے ‏ ‏ دائما وہ مضاف کو پیارے

جیسے یہہ گھر ہی مرد کا یعنی ‏ ‏ کچھ تعلق نہ اسکا عورت سے

یا کہ ابہام کو کرے ہی دور ‏ ‏ حفظ مین اسکے تو نہ کر یو قصور

جیسے سونے کی یہہ صراحی ہی ‏ ‏ یعنی ہرگز نہین یہہ مس کی ہی

اس طرح اسکے امثلے و نظیر ‏ ‏ آتے ہین گفتگو مین یار کثیر (تا بنیا ۱۲)

لفظ آپ کی اضافت کے بیان مین

آپ کے لفظ مین سن ای خوش خو ‏ ‏ گفتگو مین مضاف الیہ جو ہو

جاری ہوتے دو قاعدے ہین مدام ‏ ‏ ورد کرتا ہی جسکو صبح و شام

ایک وہ ہی اسکے آخر مین ‏ ‏ کاف کے اور کی کو ہین لاوین

جیسے ہی آپ کا الی آخر ‏ ‏ دوسرے لفظ آپکو ای ناظر

اسکے آخر مین ہر محاورہ دان ‏ ‏ وصل کرتا ہی ای مرے مہربان

پر یہہ کچھ فرق ہی نہین یاد رکھو ‏ ‏ کشف کرتا ہون تجھہ پہ مین جسکو

کہ خطاب اور اشارہ مین ہی کا ‏ ‏ تا ضمیر ان مین عام ہو جا

جیسے آپکا آپکے آپکی ۱۲

یعنی اسمی اور حرفی دونون واقع ہین کاف و حرف کی جگہ مین ۱۲

امثلے

امثلے ہین نے جو کئے مذکور　　فرق لے ڈھونڈ کے جو رکھے شعور

حالت ظرفیت کے بیان مین

حالت ظرفیہ ہی چوتھی کا　　نام تعریف اُسکی سن لینا تو

اسم مصداق ہووے جسکے لئے　　ظرف کا ظرفیہ تو کہیو اُسے

اُسکی دو قسم اولی جانان　　ہی مکان و زمان دیا ہین نشان

پھر ہر ایک کی دو قسم ہی ہمدم　　ایک محدود دوسری مبہم

ہی وہ محدود جو معین ہو　　مسجد و گھر مثال اسکی لو

برخلاف اُس کے جان مبہم کو　　یعنے تحدید اُسمین جاری نہو

اُسکی تمثیل مین جگہہ اور ٹھاؤن　　کہدیا یاد کر جو نکلے ناؤن

اس طرح سے زبان مبہم کی　　وقت و ساعت مثال لے ہان

اور محدود کی مہینا دن　　کہدیا حفظ کر تورات اور دن

ظرف کی ہی علامت ای دلبر　　لفظ مین اور بیچ یاد کر

اور کو بھی مجازا ای پیارے　　واسطے ظرفیہ کے ہی آوے

کہین مذکور انکو کرتے ہین　　کہین تقدیر مین نہ بھولے تین

جیسے تم گھر کو یا کہ گھر جاؤ　　باقیون کو اسی طرح جانو

حالت ندائی کے بیان مین

ہی ندائی کی حالت انمین سے　　پانچوین یاد رکھیو ای پیارے

اسم جسکے سبب منادی ہو ۔ تم ندائی کی حالت اسکو کہو

آٹھ ہندی ہین ہین ندا کے حروف ۔ تم یہ کرتا ہون ایک ایک مکشوف

او اجی ہوت اور ارے اور رے ۔ بعد ازان ہی ابے وبے اور ابے

بواو مجہول ۱۲

تنبیہ

اور ارے اور ابے اجی وابے ۔ سب منادی کے آتے ہین پہلے

رے وبے ہوت خاص آخر کو ۔ ہین مری جان جی لگا کے سنو

پر ارے وابے وبے اور رے ۔ آتے ہین واسطے حقارت کے

عربی سے بھی جانو حرف ندا ۔ بولے ہین اہل ہند ای اور یا

خواہ اول ہین آوسے یا آخر ۔ حذف انکا بھی ہی روا دلبر

بیان ہین جمع کے

اسم سے جو ہو یا صفت ہین سے ۔ گر نہ تبدیل اسمین کچھ ہووے

جمع مذکر کے لئے اسکی ۔ حالت فاعلی ہین ای بھائی

کچھ علامت نہین مقرر ہی ۔ یاد رکھ تیرے تین یہہ بہتر ہی

جیسے لڑنے ہزار مرد گئے ۔ دیکھئے اب خدا ہی کیا چاہے

ساقی مجلس ہین آن کر بیٹھے ۔ آوین گردش ہین کوئی دم پیالے

پر نکالین ہین جمعیت اسکی ۔ فعل کی جمع سے سن ای بھائی

مگر آوے ہی جسکے پیچھے نے ۔ واو نون ہی علامت اسکے لئے

جیسے مردون نے یہہ لڑائی کی
یہہ چلی کھیت مین ندی خون کی

ساقیون نے پلائی ایسی مے
غیر مستی نہ سوجھی ہی کچھ شے

اور مونث جو ہووے اُمین سے
جسکے آخر نہ حرف ئی آوے

جمع کی اُسکی تب علامت یار
یا و نون ہی مین کر دیا اظہار

حالت فاعلی مین یاد رکھو
میری یہہ بات پھر تم آگے چلو

ایسی جمعون کا نام ای بھائی
فاعلی ہی برای مفعولی

جیسے تو نے پڑھین کتابین کی
کسکا کسکا بیان اُمین ہی

عورتین گو کہ خوب صورت ہین
پر وفا گر نہین تو مورت ہین

تری باتین ہین مصریون کی ڈلی
دل مرا کیون لبھے نہ ای جانی

اس طرح اُنکے امثلے و نظیر
ڈھونڈھنے سے ملینگی تجھکو کثیر

لیکن آخر مین جسکے ہووے ئی
فاعلی ہیچ جمع کی اُسکی

ہی علامت یقین الف اور نون
دل سے سنیو جو کچھ مین کہتا ہون

جیسے روٹی کی جمع مین جانان
روٹیان بولتے ہین اہل زبان

برہنائی مین مطلقا جو ہو
واو مجہول جمع مین لاؤ

جیسے کہتا ہی نہ تو کہ ای لوگو
داد دین میری تم ذرا پہنچو

لڑکو چپ رہو نہ اتنا رو
یہہ مٹھائی دھری ہی آکر لو

گر شرارت کرو تم ای لڑکو
پیٹ ڈالون گا آگے یاد رکھو

خواه اضافی ہون یا که ہون ظرفی — حالتین یا که ہوین مفعولی
اُنہین اسماء غیر متبدل — کی ہو گر جمع تو سن ای عاقل
یا دلون اُنکے لا تو آخر کو — خواه مذکر ہون یا مونث ودا
یا که ہو حرف معنوی کا گذار — اُنکی جمعون کے بعد ای دلدار
حکم مذکور ہین ہین سب یکسان — کہتے ہین اس طرح سے اہل لسان
جیسے مردون کا یا کتابون کا — ساقیون کا ہی یا که زردون کا
یا کتابون ہین یا که مردون ہین — ساقیون ہین ہی یا که زردون ہین
یا که مردون کو یا کتابون کو — ساقیون کو ہی یا که زردون کو
یا کتابون سے یا که مردون سے — ساقیون سے ہی یا که زردون سے

تنبیہ

دوسرا یا که تیسرا بے شک — جس کسی اسم کا ہی متحرک
جمع کے وقت اُس کی وه حرکت — حذف ہوتی ہی یار با کثرت
جیسے برسون گذر گئے دلبر — روتے ہم کو یہ تو نے لی نہ خبر
جا کرون نوکرون سے ہی کا ہے — حال میرا نہین ہی تو پوچھے

(بسکون را) (بسکون کاف)

اسم متبدل کے بیان مین

اسم سے جسمین ہووے ہی تبدیل — اُسکی اب جمع کی بتاؤن دلیل
فاعلی ہین بغیر تے کے جو ہو — یای مجہول جمع مین لاؤ

حرف آخر سے پہ بدل ہیہ یا ۔ ہے اسی طرح بعضون نے ہی کہا

جیسے کہئے کہ بندے اور گھوڑے ۔ تھے کسی وقت پاس ھی میرے

گر ہو مفعول ایسی جمع کبھی ۔ گو کتین سے بھی ہو وہ خالی

حکم مذکور مین تب یکسان ہی ۔ نے سمجھے ہی اسکو جو کہ انسان ہی

جیسے کھانے مزے کے پکوائے ۔ آپنے کھا یا جی نہ کیون چاہے

کیسے درزی نے ہین سئے کپڑے ۔ دل مین ہرگز نہین مرے بہاتے

پھر جو کو اور کتین ہو اسکے بعد ۔ یا کوئی حرف معنوی ای سعد

ایسی جمعون کی تب علامت جان ۔ واو نون کو یہ غنسے ہی نمان

جیسے لڑکون نے ہی غلامون کو ۔ مار الیکن پر انکو کچھہ نکہو

متفرقات

جب کوئی اسم پر ہوا اسم عدد ۔ جمع کی احتیاج ہووے نہ تد

خواہ فاعل ہو یا کہ ہو مفعول ۔ رکھے اس حکم مین ہین دونو شمول

جیسے آئے تھے چار مرد یہان ۔ کرنے کچھہ تھے مجھو بہ نقل بیان

یا کہ مارا ہی چار مرد کتین ۔ کھیو مفعول مین ہمیشہ تین

اس طرح امثلے بنا لینا ۔ دل مین اپنے قیاس ہو جتنا

آخری

اسم ظرف اور یا اسم عدد ۔ جمع ہون واو نون سے جا نونہ

یعنی ہووے عدد سے حصر مفاد / حفظ سے جب کے ہووے تو رشاد
لیکن اسمین احاد اور عشرات / ہین فقط خاص پر الوف ثبات
اور لاکھہ اور کروڑ جو ہووے / تب وہ کثرت پہ دال ہین ہو نے
جیسے تینون ہین چارون تا آخر / یا دسون بیسون تیسون تا آخر
سیکڑون اور ہزارون لاکھون ہین / امثلے یاد رکھہ کروڑون ہین
اور ہوتا ہی اسم ظرف مدام / دال کثرت پہ صرف ای خوش نام
جیسے مین نے تجھے مہینون سے / بلکہ برسون سے دھونڈھا ہی پیارے

تثنیہ

جمع ہندی کبھی ہی ای دلبر / فارسی کے طریق کے اوپر
ہی مثال اُس کی باتان اور اُنان / یاد کر لے بتایا مین نے نشان
اور کبھی فارسی و عربی کی / جمع کی ریختے مین ای بھائی
بولتے ہین ہمیشہ اہل زبان / واقف اس سے ہی ہر محاورہ دان
جیسے کہتے ہین سالہا ہم نے / رو گنوائے ہین عشق مین تیرے
گر مغان بادہ ہم کو ایسا پلائین / کبھی ہم پل مین کیون نہ پھر ہو جائین
چال اشراف کی جو سیکھو گے / عزت اپنی ہمیشہ پاؤ گے
اصل مین اپنے جو کہ ہین سچا / اُن سے ہرگز کبھی نہ ہووے خطا
کرو فضلا کی بھائی تم تعظیم / بات کرنا ہی اُن سے با تکریم

فضلا: فاضل کی جمع ۱۲

کیونکہ علما

کیون کہ علما ہین دین کے ارکان	انکی تعظیم مین سعادت جان
اس طرح جتنے امثلے چاہے	اپنے جی مین خیال تو کرلے

آخری

جمع عربی و فارسی مین کبھی	لاتے ہین گے علامت ہندی
ہے مثال اُس کی یارا حکامون	اس طرح سے کہے تو علماؤن
پر فصاحت کی حد مین ہے داخل	ہین کہتے ہین جو کہ ہین کامل

بیان مین اسم تصغیر کے

گر تو تصغیر اسم کی چاہے	اُسکے آخر مین الف لاوے
ہے مثال اسکی گٹھیا و ہنڈیا	اس طرح سے ہے ڈبیا و گھنڈیا
اور کبھی حرف ڑے کو لاتے ہین	اسم تصغیر جب بناتے ہین
جیسے انکھڑی پلنگڑی ای بھائی	ہے اسیطرح سے مثال اُسکی
پر یہہ قسم شاذ اول سے	اُس کی افراد کر تتبع کرے
اور کبھی حرف واسے ہے دلبر	اسم تصغیر تو بنایا کر
جیسے بٹوا جھگڑوا اُسکی مثال	چاہے کر تو بنایا اسکی مثال
ہے اشذ الشذوذ یہہ سب سے	گر تفحص کرے تو ای پیارے

فصل جمع مین

متعدی ہو جو قریب و بعید	جمع کرتے ہین اُس کی سُن ای سعید

کرنے ہینگے رعایت مفعول	یاد کرلے ہی قاعدہ معقول
یعنے مفعول جمع گر ہووے	فعل کرتے تو جمع سے بولے
کچھ نہین فرق اس مین ای جاہد	خواہ فاعل ہو جمع یا مفرد
جیسے پیالے شراب کے پیارے	ساقی یا ساقیون نے لاکے دہرے
اور جو مفعول ہووے مفرد پر	فعل مفرد تو بولیو دلبر
جیسے گھوڑا ہی زید نے بیچا	چار شخصون نے اُسکا مول کیا
پر جو مفعول مین علامت ہو نہ	فعل واحد ہی تب یہہ یاد رکھو
خواہ وہ مفعول جمع پر ہووے	یا کہ مفرد ہووای میرے پیارے
جیسے پیالے کو یا پیالون کو	ساقیون نے رکھا ہی اگر لو
اور جو تحقیق چاہیے تو اُسکی	فعل کے بحث مین لگا اب جی

فعل کی بحث مین

فعل اُسکو کہین کہ جو ہو دال	ایک معنے پہ حسب استقلال
اپنے معنی دلالت مین یعنے ای بھائی	نہو محتاج دوسرے کا کبھی
تین مین سے کسی زمانے پر	مشتمل ہی وہ ہووے ای دلبر
ایک ماضی ہی دوسرا ہی حال	تیسرا اُنکا ہیگا استقبال
اس لئے یہہ کرتے ہین بھائی	حال تقسیم تین قسم اُسکی
ماضی وہ ہی کہ جو گذشتے پر	ہی دلالت کرے تو یاد رکر

جیسے

جیسے مارا ہی ہن نے یا ہم نے	ماضی کی ہی مثال یاد رکھے
جو کہ موجود پر زمانے سے	دال ہوتا ہی حال کہیو اُسے
جیسے تو مارتا ہی اب فی الحال	یا کہ تم مارتے ہو اُسکی مثال
اور زمانوں سے جو کہ آوے گا	اُسکے اوپر جو دال ہووے گا
اُسکو کہتے ہیں یار مستقبل	بوجھ لینا اگر تو ہی عاقل
جیسے مارے گا یا کہ مارینگے	وُہ یا وے ہیں یہہ امثلے اُسکے
پھر اسی قسم کو دو قسم کیا	نام ہر کا جدا جدا ہی رکھا
قسم ثالث سے یعنی ای دلبر	دال ہووے طلب کے معنے پر
امر اِس فعل کا ہی رکھا نام	یا وکرے بر آوے تیرا کام
جیسے تو مار یا کہ مارو تم	ہی مثال امر کی یہہ سن لو تم
اور جو ہو دال منع کے اوپر	نہی ہی نام اُسکا ای دلبر
جیسے مت مار یا نہ مارو تم	ہی نظیر اُسکی تو نکریو گم

فعل ماضی کے بیان ہیں

فعل ماضی کی گر بنا پوچھے	قاعدہ اُس کا اس طرح سن لے
پہلے مصدر کی تو علامت کو	حذف کر بعد اُسکے ای خوشخو
اُٹھا بقا ہیں کر تو نظر	ہی صحیح یا علیل ای دلبر
گر صحیح ہووے تو الف کو لا	بعد آخر ہمیشہ مان کہا

لفظ مفرد ہین ای میرے پیارے ‫ ‫ یای مجہول جمع ہین لاوے
جیسے بولا وہ یا کہ وے بولے ‫ ‫ مفرد و جمع ہین ہمیشہ کہے
اور بولی وہ یا کہ بولین وے ‫ ‫ صرف تانیث مین تو گردانے
اور کبھی تو آیان بھی ہین بولین ‫ ‫ جمع تانیث کی علامت ہین
لیکن اس حکم سے ای نکتہ شناس ‫ ‫ ہینگے مصدر دو بر خلاف قیاس
ایک کرنا ہی دوسرا مرنا ‫ ‫ منحرف اس نہج سے ہی چلنا
اسکی تبنی کا ہین سبب پیارے ‫ ‫ دونگا تبلا اگر خدا چاہے
گر ہو آخر علیل ای بھائی ‫ ‫ یا الف ہی علامت ماضی
لفظ وحدان مین پھر آگے سنو ‫ ‫ یای مجہول جمع ہین لاؤ
جیسے آیا وہ یا کہ وے آئے ‫ ‫ مفرد و جمع مین ہمیشہ کہے
پر ہی اس قاعدے سے یک مصدر ‫ ‫ برخلاف قیاس ای دلبر
جیسے ہونا سے گر کرے مشتق ‫ ‫ صیغۂ ماضی ہی ہوا برحق
لیکن اسکا قیاس ہویا ہی ‫ ‫ جس طرح رو یا کہ بویا ہی

رمز

جان ایک رمز ہی یہان پنہان ‫ ‫ جسکا کردون مین تیرے پاس بیان
یعنی مصدر جو ہووے متعدی ‫ ‫ اوس سے مشتق جو ہووے سو ماضی
مطلق و یا قریب ہو یا بعید ‫ ‫ جب کہ مفعول اوسکا ہووے مزید

ہی ہر جا علامت مفرد | خواہ ہو جمع خواہ ہو واحد
جیسے مارا ہی زید کو اُسنے | یا کہ مارا اُنھون نے ای پیارے
اُس نے بیچا ہی ثاقب کو یک گھوڑا | تیز رو یا اُنھون نے ہی بیچا
پر ہین دو فعل اُس سے مستثنی | اسم کی بحث ہین جنھین ہی کہا
اور جو مفعول جمع پر ہووے | پر علامت خالی گر ہووے
جمع ہی بر خلاف مفرد کے | اُنھین مجہول یا تو لا یعنے
کاٹا ہی یہہ قاعدہ جاری | غور کر دل مین ای میرے بھائی
جیسے دیکھے ہین ہم نے وے گھوڑے | جنکی تعریف کر نہین سکتے
پھر جو مفعول کی علامت کو | کرے مذکور تو سخن مین تو
جمع کو رد کرین تب ای بھائی | سوے مفرد اگر مثال اُسکی
چاہے تو یار مجھسے سن لینا | جیسے گھوڑون کو ہم نے مول لیا

تنبیہ

ہی خبر تجھکو ہین دو مصدر مین | جب کہ ماضی کو مشتق اُن سے کرین
قاعدے پر بنا کے وے جاری | نہین ہوتے ہین ای میرے بھائی
جیسے کرنا سے یا کہ مرنا سے | لفظ ماضی کی گر بنا تو کرے
اصل قانون پہ اُسکے ای دانا | چاہئے کرکرا ہوا اور مرا نہ
پر ہین اول مین یار کہتے کیا | اور ثانی مین بولتے ہین موا

سبب اسکا اگرچہ میرے تئین — تہ تیقن سمجھ مین آیا نہین

کیون کہ یہان جب قیاس کرتا ہون — ہو ہی منتج نتیجۂ مظنون

ہین مردّد مقدّمات قیاس — فکر کر انمین گر ہی نکتہ شناس

یعنی دو حال سے نہین خالی — اصل انکی ہی جا بنو بھائی

یا صحیح الآخر ہی یا علیل — اسمین کچھ اور نہین ہی قال و قیل

گر ہو ثانی سے مشتق ای دلبر — اصل ہی کینا و ہونا باور کر

تب موافق قیاس کے ہی کیا — اور ہوا بر خلاف اسکے ہوا

کیونکہ چاہے کہ باالف ہووے — اسکی آخر مین گر لحاظ کرے

یا کہ مشتق ہی یار اول سے — اصل ہی کرنا مرنا تو جانے

ہی کیا اسکو بر خلاف قیاس — اصل اول مین سن ای نکتہ شناس

حرف یا سے بدل و ثانی مین — واو سے پھر کیا ہوا بولین

بعد ازان واسطے مناسب کے — فتح ما قبل کو سن ای پیارے

کسرہ و ضمّ سے کیا ہی بدل (زبر ۱۲ پیش ۱۲) — حفظ کی چشم سے نکر او جھل

فعل حال کے بیان مین

گر تو چاہے کہ فعل حال بنائے — پہلے مصدر سے تو علم کو گرائے

بعد ازان حال کی علامت کو — آخر ماضی مین ضم کر لو

یعنی تا ہی و تے ہین اور تی ہو — نی ہی تین ہین و تین ہوا نیکو (یعنی علامت حال)

بعدازاں تا ہوں تی ہوں یا لکھو ‌ غافل اس بات سے کبھی تو نہ ہو
ہووے فاعل جو مفرد ای طالب ‌ خواہ حاضر ہو یا کہ ہو غائب
لفظ نا ہی علم ہی دونوں جا ‌ بشرا کت ولے مذکر کا
جمع غائب و جمع متکلم ‌ کے لئے لفظ نے ہیں ہی دائم
پر ہو تذکیر یار گر فاعل ‌ قاعدہ وو نہیں ہی تو سن بدل
جمع غائب اگر مونث ہو ‌ لفظ ئین ہیں علامت ای جو
ہووے فاعل جو واحد انثی ‌ خواہ غائب یا حاضر ای دانا
لفظ تی ہی علم ہی دونو جا ‌ بشرا کت تو مان میرا کہا
جمع تانیث ہو مخاطب گر ‌ لفظ تین ہو علامت اس کی کر
متکلم فقط مذکر ہو ‌ کر علامت تو جان تا ہوں کو
اور مونث میں اس کے ای دلبر ‌ لفظ تی ہوں علم ہی یاد کر

بیان مثلے کا

جیسے تو یا کہ وہ یہہ کرتا ہی ‌ پر کسی سے نہیں وہ ڈرتا ہی
ہم یا وے اب یہاں جاتے ہیں ‌ بعبث دکھہ یہاں اٹھاتے ہیں
تم کہا میرے گھر کو آتے ہو ‌ پر ادھر سے ہمیشہ جاتے ہو
تو یاد کرتی ہی یہاں کیا کام ‌ رکھہ اسی طرز پر بنا کلام
جیسے کرتی ہیں کام بیٹھی یہاں ‌ رو کو مت انکو جائیں جاہیں وہاں

مثال جمع مونث غائب اور متکلم کی ہی

تم میرے یہان کہان سے آتی ہو
سچ بتاؤ نہ جھوٹ ہم سے کہو

مین ہمیشہ یہہ کام کرتا ہون
یا کہ کرتی ہون دلمین جو سمجھو

جمع تانیث مطلقا مین روا
ہی علامت سے ڈالنا نون کا

تو مثال اسکی لے بنا پیارے
ماسبق سے اگر وقوف رکھے

فعل مستقبل کی بنا مین

گر بناوے تو فعل مستقبل
لفظ مصدر کو اٹھے کر حاصل

بعد حذف علامت مصدر
آخر مابقی مین ای دلبر

ضم کرے تو علامت استقبال
کہ تجھے مین نے کہہ دیا احوال

یعنے یگا و یگے اور وگے
بعدازان یگی یئنگی ہی پیارے

پھر ہی وگی و ونگا اور ونگی
آٹھ علامت یہ ہین سن ای بھائی

پر ہی مفرد مین گر مذکر ہو
مشترک لفظ یگا یاد رکھو

خواہ وہ غائب ہو یا کہ ہو حاضر
دونون صیغون مین وہی ہی دلبر

جمع غائب و جمع متکلم
کے لئے لفظ ینگے ہی دائم

پر بشرطیکہ وہ مذکر ہو
قاعدہ اسکا یہہ ہی یاد رکھو

جو مخاطب کی جمع ہو تذکیر
ہی علم اُس کا وگے مین ای جبیر

گر مونث ہو واحدی یا ناظر
خواہ غائب ہو یا کہ ہو حاضر

لفظ یگی علامت اسکی ہی
اشترا کا سمجھ مین کریو پی

جمع انتہی

جمع انثی مین ہی بشرط حضور — لفظ وگی علم ای اہل شعور

جو مونث کی جمع غایب ہو — گر علامت تو لفظ ئینگی کو

ہو جو واحد مذکر ای دانا — متکلم تو ہے قلم اُسکا

لفظ وُنگا بتایا بی کم و کاست — مری اِس بات کو تو سمجہے راست

اور مونث مین اُسکے ای بہائی — گر ہی منفرد تو ہی علم وُنگی

بیان امثلے کا

جیسے تو یا کہ وہ کریگا کیا — کچہہ نہین کام ہے نظر آتا

ہم یا وے اب کرینگے یہہ ہی کام — ہو وین خوشنام اسہین یا بدنام

تم کہان میرے گہر کو آؤگے — پر ادہر سے ہمیشہ جاؤگے

تو یا وہ کیا کریگی بیٹھی یہان — چل تو یا وہ چلے بتاؤن جہان

کیا کرینگی وے رنڈیان میرا — ہین نی کچہہ تو نہین کیا اُنکا

تم میرے گہر مین سچ کب آؤگی — بن تمہارے نہین ہے کچہہ بہائی

ہین کرونگا و یا کرونگی مین — امثلے سب کے سب یہی رہے ہین

بنا مین امر حاضر کے

امر حاضر بنا مرے دلبر — بعد حذف علامت مصدر

جس قدر بعد حذف باقی رہے — واحد امر حاضر اسکو کہے

جمع مین اسکے دلربا میرے — واو مجہول بی گمان لاوے

کچھ نہین فرق اسمین یاد رکہو | خواہ مذکر ہو یا مونث ہو
جیسے تو مار یا کہ تم مارو | رنڈیو مرد ہین ہمیشہ کہو

امر غائب کے بیان مین

امر غائب اگر بناوے تو | قاعدہ اُسکا ہم سے سن لے تو
یای مجہول لاوے ای ناظر | آخر امر واحد حاضر
اُس سے پیدا ہوا امر واحد غیب | جمع ہو وے بحرف نین بی ریب
جیسے مارے وہ یا کہ وے مارین | واحد و جمع ہین ہمیشہ کہین

نہی کے بیان مین

گر تو چاہے کہ فعل نہی بنائے | اوّل امر لفظ مت کو لائے
یا کہ لاوے تو لفظ نہ کو کبھی | نہی ہوتی ہے حاصل اُسّے ہی
جیسے مت مار یا کہ مت مارے | حاضر و غیب کی مثال ہین یے
اس طرح سے تو لفظ نہ کو ملا | اوّل امر یار نہی بنا
کہین لاتے ہین لفظ مت جانان | طرف آخر کو جان اہل لسان
جیسے کہتے ہین مار مت اسکو | کہہ دیا ہین نے آگے تم جانو
اسمین بہی مثل امر ہی جانان | رنڈیو مرد دونو ہین یکسان

بیان مضارع کا

گر مضارع کا تو سوال کرے | غائب امر پر خیال کرے

امر غائب کے یعنی صیغون پر | ہیں مضارع کی صیغے ای دلبر

ہی مضارع ہین یار بعضی جا | حذف و تزیید گفتگو مین روا

یعنے زیادہ کرنا ۱۲

یعنی اسہین سے جسکا حرف اخیر | ہو علیل ای نکو خصال و خبیر

ہے علامت کے آگے اوسکے روا | واو کا از دیاد گو کیا

جیسے ہووے وردوے دہووے ہی | یا کہے تو کہ سووے کہووے ہے

آوے جاوے ہے لاوے اور کہاوے | یا کہے تو کہ دہاوے اور پاوے

پیوے جیوے وسیوے دیوے ہے | یا کہے تو کہ جیوے لیوے ہے

کیونکہ ہے اصل ہوئے روئے و دہوئے | سوئے کہوئے ہے اصل سوئے و کہوئے

آوے جاوے کی جا آئن و جائن | اسپہ باقی سمجھ ای صاحب رائے

لیکن اسہین سے خاص ہوئے سے | حذف یاے ہے روا ہمیشہ پیارے

جیسے ہو اور ہوئن ہے تا آخر | یاد رکہیو تو اے میر دلبر

ماورا ہین یہہ قاعدہ جاری | نہین کرتے ہین یار جانو کبہی

امر غائب ہے جب مضارع کا | ماخذ اوسہین یہہ قاعدہ روا

نفی کے بیان مین

ہین دو جو کچھہ کہ تجھسے کین بخشش | فعل مثبت کی تہین وہ تصریفین

کر تو چاہے کہ فعل نفی بنائے | نفی کی تو علامت اونپر لائے

دو علامت ہین نفی کی بہائی | فعل مثبت ہو جیسے ہی منفی

ایک نہین اُن سے دوسرے آنہ ‏ ماورا اُسنے اور نہین اِی مہ

پر نہین یار اوّل و آخر ‏ فعل کے آوے تو باور کر

اور اول ہین حرف نہ مخصوص ‏ گفتگو ہین وہ ہووے جب منصوص

مشترک ایسین ہین ای نیکخصال ‏ ماضی و حال اور استقبال

پر فصاحت کی حد سے ہی باہر ‏ حال ہین حرف نہ جو ہو صادر

جیسے ہین نی اُسنے نہین مارا ‏ یاکہ مارا نہین اُسے آیندا

اور نہین مارتا ہے اسکو یقین ‏ یاکہ بولے تو مارتا ہی نہین

ہین نہین یار اُسکو مارونگا ‏ یاکہ مارونگا ہین نہین اصلا

اور صیغون ہین بہی تو اسکے سوا ‏ اس طرح سے کہا کرے جانان

گر ہین لاون مثال یہان سبکی ‏ طول ہووے یہہ مختصر میری

تقسیم ہین فعل ماضی کے

فعل ماضی پہ گر نظر تو کرے ‏ منقسم آٹھ قسم پر ہووے

پہلا ایک مطلق و دوسرے دوسری قریب ‏ تیسرے تیسری ہے بعید اے مہ عجیب

چوتہے چوتہی اُنہین سے مستمر ماضی ‏ پانچوین ماضی جان تشکّی

متمنی ہے اُنہین سے چھٹے چھٹی ‏ ساتوین ساتوین قسم ماضی شرطی

آٹھوین ماضی معطوفہ آٹھوین اُن سے ‏ یاد رکھیو یہہ کہدیا ہین نے

مطلقا ماضی کہتے ہین اسکو ‏ جو کہ تقیید سے مُعرّا ہو

خالی

جیسے مین آیا اور ہم آئے ‌‌ ‌‌ تا باآخر اسی روش بولے

اور مقید جو لفظ ہے سے ہو ‌‌ ‌‌ ہے قریب اسکا نام اے خوشخو

جیسے کہتا ہے تو کہ آیا ہے ‌‌ ‌‌ یا گیا ہے و یا کہ بیٹھا ہے

اور جس مین کہ لفظ تہا آوے ‌‌ ‌‌ اسکو تو ماضی بعید کہے

جیسے آیا تہا یا کہ کہا یا تہا ‌‌ ‌‌ لے اسی طرح سے مثال بنا

لفظ تا تہا سے ہووے جو ماضی ‌‌ ‌‌ مستمر نام اسکا رکہہ بہائی

جیسے آتا تہا یا کہ جاتا تہا ‌‌ ‌‌ ہین مثال اسکی یاد رکہہ جانا

تمنّی کی گر بنا پوچہے ‌‌ ‌‌ ضابطہ اسکا مین بتا دون تجہے

لفظ ہوتا سے سنیو اے سائل ‌‌ ‌‌ کرے مشتق تو پہلے مستقبل

بعد ازان یار اسکے صیغون کو ‌‌ ‌‌ حسب تصریف لاوے اے خوشخو

آخر ماضی جب کہ ہو مطلق ‌‌ ‌‌ یاد رکہیو یہہ ضابطہ بر حق

یعنے مفرد مین لاوے و مفرد کو ‌‌ ‌‌ جمع مین جمع تم پہر آگے سنو

بمذکر مذکر اے دانا ‌‌ ‌‌ بمونث اناث یعنے لا

غیب غایب مین اور خطاب خطاب ‌‌ ‌‌ کہہ دیا مین نے یاد کر لے شتاب

آیا ہوگا وہ جیسا تا آخر ‌‌ ‌‌ اسکی تصریف ہے مرے دلبر

متمنّی کی گر بنا تو کرے ‌‌ ‌‌ امر حاضر مین حرف تا لاوے

جیسے مجہہ پاس کاش یار آتا ‌‌ ‌‌ زندگانی کا مین مزا پاتا

یاد رکھیو تو اے میرے بھائی | لفظ شرطی ہے مثل متّمنّی
شرط کے حرف سی ہے وہ مخلوط | گفتگو میں وہ جب کہ ہو مربوط
ہو مقدّم وہ حرف شرط و یا | ہو مؤخّر تو مان میرا کہا
جیسے گر آتا یا کہ آتا گر | تو نظیر اِس طرح بنایا کر
گر تو معطوف کی بنا پوچھے | قاعدہ اُسکا ہمسے یوں سن لے
حرف گر اور کے ذکر کے کو | امر حاضر میں لا و ای خوشخو
جیسے اگر وا کے آکر کے[علہ] | ماضی معطوف کو تو یوں لو لے

تقسیم فعل کی باعتبار عدد حروف کے

عدد حرف میں نظر جو کرے | فعل کی چار قسم تب نکلے
ہے ثنائی ثلاثی اُنکا نام | اور رباعی خماسی ای فہم تام
سو دو حرفوں سی گر مرکب ہو | نام اُس کا ثنائی تم رکھیو
تین حرفوں سی جسکی ہو ترکیب | کہیو اُسکو ثلاثی میرے حبیب
اور رباعی چہار حرفی جان | پانچ حرفی خماسی تو پہچان

بیان حرف علت کا

حرف علت سی گر کرے تو شمار | ریختے میں بھی تین ہیں ای یار
الف و واو یاے اُنکا نام | ماورا اُنکے ہیں صحیح مدام

نکتہ

[علہ] موافق اصطلاح [illegible]

پر انہین مستعار لاتے ہین ‎ ‎ اہل قانون کلام تازی سی

جس کسی لفظ مین ہو یک اُنسے ‎ ‎ کہیو معتل تو اسکو اے پیارے

پر ثنائی مین گر کرے تو نظر ‎ ‎ ہے صحیح اور معتل اے دلبر

جون گرا اور پڑا دیا و لیا ‎ ‎ لے مثال اسکی اس طرح مثلا

مارا ہے اور پکارا ہے بھائی ‎ ‎ ہے ثلاثی کی اور رباعی کی

اور خماسی کی جیسے للکارا ‎ ‎ اس طرح پر ہے یاد ہڑکارا

پر ہے یہہ قسم شاذ و نادر سی ‎ ‎ کہہ دیا مین نے یاد رکہہ پیارے

تقسیم فعل کی باعتبار مفعول کے

مطلق فعل کو کرین جو قیاس ‎ ‎ سوی مفعول تب اے نکتہ شناس

یاد رکہہ ہوتی ہے دو قسم اسکی ‎ ‎ لازمی ایک اور متعدی

لازمی اسکو جانیو بھائی ‎ ‎ جو کہ مفعول سے ہو مستغنی

جیسے آیا و سویا بیٹھا ہے ‎ ‎ اِس روش پر جب اُسکے دسے ہے

متعدی رکھا ہے اسکا نام ‎ ‎ جس مین مفعول کی ہو چاہ مدام

پہلے دو نوع اسکی نزد طبع ‎ ‎ ایک بالذات دوسری بالتبع

جو کسی حرف کے وسیلے سی ‎ ‎ متعدی کبہو نہو پیارے

اُسکو بالذات کہتی ہین دانا ‎ ‎ اور بالتبع ہے خلاف اُسکا

یعنی ہے تعدیہ مین وہ محتاج ‎ ‎ حرف کی طرف تیرا نکلے کاج

متعدی ہو سکتے ہین

گر تو چاہے مثال اول کی — جیسے کہو چا و پا یا ہے بہائی
اس طرح سے ہین امثلے اسکے — جتنے چاہے قیاس تو کر لے

تعداد حروف تعدیہ کا

پانچ آئے ہین تعدیہ کے حروف — ہین مخفی ہے نزد اہل وقوف
تین ہینگے بسیطا نہین سے — باقی دو ہین مرکب ای پیارے
گر تو ڈھونڈے بسیط کی تمثیل — الف و واو یا کو کر تخییل
اور مرکب سے وا و لا دلبر — کہہ دیا ہین نے تجھکو باور کر

بیان ہین حروف تعدیہ کے کہ انہین سے کون کس مقام ہین فعل کے آتا ہے

بعد فا اور لام کے مابعد — واسطے تعدیہ کے سن ای سعد
ہو تا زائد الف ہے پیوستہ — لاؤن جسکی مثال برجستہ
جیسے پہنسنا و پہانسنا ای یار — اور بجہا بجانا ای دلدار
پر پہنسا پہانسا برخلاف اسکے — یاد رکہیو ہے شاذ و نادر سے
دونو حالت ہین یعنی ہے لازم — اس طرح گفتگو مین آیا کم
واو یا خاص بعد فا دائم — واسطے تعدیہ کے ہی قائم
ہے کہلا کہو لا یار اسکی مثال — اور پیا پیاہی پر کرلو خیال
حرف وا اور حرف لا کو مدام — تعدیہ کے لئے سن ای خوشنام

کرتے ہین

کرتی ہین بعد لام کے زائد | یا دکر لے اگر تو ہے جاہد
جیسے ڈرنا ہے اور ڈروانا | اور دیہنا دلانا ہے مثلا
اس طرح پر قیاس اپنے سے | تو مثال اور بہی بنا کر لے

نکتہ

معتل لام گر ثنائی ہو | واو سے جب تعدیہ کرین اسکو
پر ہو وہ فعل اسے مرہہائی | شبہۂ التباس سے خالے
یا کہ دفع ملابستہ کے لئے | گفتگو ہین شباہت ای پیارے
کرتے زائد ہین خوب تم سمجھو | پیشتر واو کے لام ساکن کو
جیسے اسکی دیا و دلوایا | ہے مثال اور پیا و پلوایا
کیونکہ کہایا کو گر بدون لام | گفتگو بیچ بولین اے فرجام
ملتبس ہووے تب کہوایا سی | غور کیجے تو دل کے بیچ اپنے
اور بویا ہین گر کرین زائد | لام ساکن تو سنیو ای جاہد
ہووے بلوایا سے شبہہ مدام | یاد رکہیو تو دل سے میرا کلام

نکتہ

واو لا حرف تعدیہ ہین سے | معتل لام ہین جو سے او
حکم اسکا ہے تب سقوط اخیر | اسکے مدخول سے لیے نیک ضمیر
جیسے اوپر ہوا ابہی مذکور | لے سمجھ اگر رکھے ہے شعور

نکتہ

مقتضا ہیکا حرف تعدیہ کا　　ایک مفعول پیدا کر دینا

یعنی جو فعل لازمی ہووے　　متعدی بیک کرے ہے اُسے

اور بیک کو کرے ہے دو کیطرف　　متعدی ہمیشہ جان اے شگرف

اس طرح سی بدو کو لے فرجام　　متعدی بسہ کرے ہے مدام

تجھکو سابق مثال ہر ایک کی　　پیشتر پوچھنے کے ہین نے دی

لازمی کے سوا ہین دو افعال　　انکی دو نوع ہین اے نیکخصال

ایک معروف دوسرے مجہول　　بحث مصدر مین ہو چکین مفصول

گر تو تمثیل اُنکی پہر چاہے　　مبحث عنہ مین جا رجوع کرے

پہر جو معروف کو کرے مجہول　　قاعدہ یون ہے تو بجانے فضول

لفظ جاتا کے مشتقون سے جو ہو　　لاوے معروف کے تو آخر کو

جیسے مارا گیا ہے تا آخر　　اُسکی تصریف مین بنایا کر

نکتہ

تعدیہ اور لزوم مین ہے مدام　　مشترک بعض فعل اے فرجام

ہے مثال اُسکی یار کنز انا　　یاد رکھہ دل مین گر تو ہے دانا

صیغۂ لازمی و متعدی　　وزن مین منعکس ہے ہوتا کبھی

یعنی معنی ہے لازمی بہائی　　صورتا ہے بوزن متعدے

جیسے گملانا اور نہانا ہے
یاد رکھیو اگر تو دانا ہے

یا کہ معنا ہے یا متعدی
پر بصورت ہے شکل لازم کی

ہے رگڑنا بدلنا اُسکی مثال
فکر کر اُنپہ چاہیے گر تو کمال

تقسیم فعل کی باعتبار وضع کے

وضع کی رو سے ای میرے بھائی
پہلے تقسیم فعل دو آئی

ایک اصلی ہے دوسری جعلی
شرح کرتا ہون تجھسے ہر ایک کی

وضع اول مین جو کہ مشتق ہو
ہیئتہ فعل پر سن ای خوشخو

فعل اصلی رکھا ہے اُسکا نام
ما ورا اُسکے جعلی ہے فرجام

یعنے اُسکا علاقہ ہے دلدار
وضع ثانی سے بھول مت زنہار

مورد جعل خواہ ہندی سے
یا کہ ہو اُسکے غیر سے پیارے

ہین ہر ایک کی نظیر کر موزون
گر خدا چاہے تو بتاتا ہون

بعد ازان یاد رکھیو بات میری
دو ہے تقسیم آئی جعلی کی

ایک مرکب ہے دوسری ہے بسیط
ذہن کو اپنے اُنپہ کریو محیط

جعلی بسیط کے ذکر مین

پر ہین جعلی بسیط کے دو طور
ریختے بیچ اُنپہ کریو غور

ایک وہ ہے کہ جعل کا مورد
لفظ ہندی سے ہووے یے اسعد

لیکن ای بھائی عام ہے اسسے
خواہ جامد ہو یا صفت ہووے

جیسا پنیا پایا کہ تپلا پاپ — ہے اسی طرح یار پنھرایا

دوسرا ہے وہی کہ موز و جعل — غیر ہندی سے ہوے شیرین لعل

ہے خریدا و بدلا اُسکی مثال — مثلا اس روش پہ کرو خیال

فعل جعلی مرکب کے بیان مین

جسکی ترکیب ہو دو لفظون سے — تو مرکب اسی کو کہہ پیارے

ہے چھہ طورون پہ آئی اُسکی بنا — اہل اُردو سے ہی ہین یون نے سنا

ایک وہ جسکا لفظ اول ہو — اسم جامد ہمیشہ یاد رکھو

دوسرا لفظ فعل ماضی ہے — غوطہ مارا مثال اُسکی ہے

یا کہے تو کہ تیر مارا ہے — اس طرح پیر بنا جو ڈالا ہے

یا صفت اُسکا لفظ اول ہو — دوسرا جزو ماضی ای خوشخو

جیسے موٹا و یا کہ چھوٹا کیا — اس روش سے نظیر لے تو بنا

یا کہ ہون لفظ دونو فعل اُسکے — امر حاضر ہو یار پر پہلے

اور آخر ہو صیغۂ ماضے — مثلا مار ڈالا اے بھائی

یا کہ ہون دونو لفظ اُسکے یار — فعل ماضی نہ بھولیو زنہار

ہے مثال اُسکی یار آیا گیا — مثلا یا کہے تو جایا کیا

یا کہ ہو اول اسم حالیہ — جزو ثانی ہو فعل ماضیہ

گر نظیر اسکی چاہے اے دانا — یاد کر لے تو مثل جاتا رہا

یا کہ ہو جزو اولی مصدر — ثانوی جزو ماضی ای دلبر

جیسے کہتی ہین یار جانے لگا — درد و غم میرے دل ہین آنے لگا

یاد رکہیو بقسم اخیر لے ندیم — جزو ثانی کی ہے روا تقدیم

بولتے جیسے ہین لگا جانے — یا لگا آنے اور لگا گانے

فعل ترکیب کے دو جزؤون سے — بیچ فاعل بہی لاتے ہین پیارے

جیسے دلبر ہے چہوڑ مجہکو گیا — سنگ ہجران سی توڑ مجہکو گیا

بیان اسکا کہ حرف نے علامت فاعل کی کس فعل ہین لاتا ہے

فعل ماضی سی جو ہو متعدی — پر نہووے وہ مستمر ماضی

بہی مرکب نہووے اسے پیارے — جان چکنا و سکنا لگنا سے

حرف نے ہے علامت فاعل — ایسے فعلونکی یاد رکہہ سائل

جیسے کہتے ہین ہین نی کہایا ہے — تو نے کہایا تہا ہین نی پایا ہے

پر ہین دو فعل اسے مستثنی (یعنے اس حکم سے نکلے ہو) — ہے نظیر انکی بولنا لانا

اور فعلون ہین ماورا انکے — حکم فاعلی نہین آوے نے

پر جو ہووے ضرورت شعر — حذف اظہار دونو ہین بہائی

گر تو اسکی مثال ہے چاہے — ڈہونڈہ لینا کلام شعرا سے

نکتہ

جتنے مصدون ہین حرف نے آوے — تابع مفعول کے وے ہین اپنے

وحدت و جمع اور ذکورت ہین — اصل ہے یون ہین اور انوثت ہین
پر جو مفعول کی علامت کو — لاوے ظاہر سخن ہین ای خوشخو
تابعیت سی منحرف ہے چلے — فعل مذکور اے میرے پیارے
جمع فعلی تمک کے بحث ہین سابق — ہین نی دیا ہے مثال ای فائق
گر توضیح اسکی پھر چاہے — مبحث عنہ ہین جا رجوع کرے
اور جو فعل ہین ماورا اُنکے — تابع ہوتے ہین اپنے فاعل کے
جیسے کہانا یہہ بندہ ہین لائے — اور سیتا ہی یہہ سخن بولے
یا کہ کہاتی ہے اور کہاوےگی — یا گئی آئی بیٹھی وہ رنڈی
اس طرح فعل کو مذکر لانہ — جب کہ فاعل مذکور ہوا سکا

متفرقہ

بعضے فعلون ہین ریختی ہین سے — حذف و تغییر جاری پیارے
جیسے کرنا و مرنا جانا ہے — ہین نی اُنکے سوا نہ پایا ہے
پر بیان یار پہلے دونون کا — فعل کی ابنیہ ہین ہم نی کہا
اب ہے باقی کلام جانا ہین — کان دھر سنیو تم اسی ہی کہین
یعنی مشتق کرین جو جانا سے — فعل ماضی کو اے میرے پیارے
کہتے ہین تب گیا مَثَلْتُ مَثَلْ — جیم کو کاف فارسی سے بدل
اور کرتی ہین حذف الف کو بھی — ملتبس تا نہو وے ای بہائی

فعل ماضی سی لفظ گا ٹک کے / یاد رکھہ ہین ئی جو بتایا تجکے

لیکن ایک اصل ہے یہان پہان / جسکی کردون ہین تجھکو شرح و بیان

یعنے جسوقت وہ مرکب ہو / توکسی فعل سی تب ای خوشنحو

اصل پر اپنی ٹھیک آتا ہے / حذف تبدیل کچھہ نپاتا ہے

جیسے کہتے ہین جا یا چہنا ہون / ہین نہ کہنے پہ تیرے رہتا ہون

بحث حرف کی

حرف کہتی ہین اسکو اہل کمال / نہو معنے ہین جسکے استقلال

یعنے مدلول اسکا اے خوشنحو / بے ضمیمے کے مستفاد نہو

فعل کو ربط دیوین اُسکے سبب / اسم کے ساتہہ جان ای نیک لقب

اس لئے اسکو کہتی ہین رابطہ / فن قانون کے جو ہین ضابطہ

کئی قسمون پہ منقسم ہووے / جنکا کرتا ہون مین بیان تجسے

حروف ابتدا کے بیان مین

ابتدا کے حروف گر پوچھے / ہندی ہین کل مین تین ہین پیارے

سے وسون اور ستی پہ انہین / سے ہے افصح تو یاد رکھیو

خواہ مکانی و یا زمانی ہو / ابتدا کے لئے ہین موضوع وہ

جیسے دہلی سے مین یہان آیا / صبح سے آج کچھہ نہین کھایا

کبھی کرتے ہین اسکو استعمال / بہر تبیین کے ای مبارک فال

جیسے کہتے ہین کچھ کمی ہے اُسے
مال و دولت جاہ و حشمت سے

اور کبھی بعضیت کی معنے بھی
اُس سے مطلوب ہوتے ہین بھائی

جیسے ہے زید اہل ایمان سے
بعض فرد اُنہین سے ہے وہ یعنے

اور کبھی معنی ہین سبب کے وہ
آوے ہے یاد رکھیو اے خوشخو

جیسے دولت سی تو نہو مغرور
عاقبت تجھکو خاک ہونا ضرور

اور کبھی معنی استعانت کے
اُس سے لیوین ہین یاد رکھ پیارے

جیسے لاٹھی سے سانپ کو مارا
اور پتھر سے اسکا سر کچلا

بیان مین حروف غایت کے

اگر تو پوچھے ہے حرف غایت کیا
کُل ہین ہین چار اس زبان مین سنو

تک تلک لگ و تا ہو توڑی
کن دیا ہین نے پر نہ بھول کبھی

ہین وہ موضوع انتہا کے لیے
خواہ مکان یا زمان کا ہووے

جیسے کی سیر مین نے دہلی تک
یا کہ روزہ رکھا مین شام تک

اس طرح یہان لگ وہان توڑی
پڑھتے پڑھتے کتاب رکھہ چھوڑی

بیان حرف ظرفیہ کا

حرف مین ظرفیہ کے آوے ہے
جیسے وہ اپنے گھر مین جاوے ہے

حذف اسکو کبھی عبارت سی
کرتے ہین جیسے اپنے گھر جاوے

اور کبھی حرف پر کے معنی مین
اسکو اہل لسان ہین بولتے

جیسے اسمین قرابے رکھی ہین
یعنے چہت پر یہہ اسکے معنے ہین

بیان مین حروف استعلا کے

گر تو پوچھے ہے حرف استعلا
ہندی مین ہے پہ اور پرے دانا
ہے کہڑا زید جیسے کوٹھے پر
پہ کو بہی اس طرح تو بولا کر
اور کبہی انکو بہر استثنا
لاتے ہین گفتگو مین اسے بینا
جیسے لوگ آئے پر نہ آیا زید
شاید اسکو کیا کسی نے قید

ذکر مین حرف بیان کے

کاف تازی و حرف جو جانان
ریختے مین ہین دونون حرف بیان
یعنی مضمون ماسبق کے تئین
وو عبارت مین ہین کرین تبیین
جیسے خالد نی زید کو ہے کہا
کہ عمرو پاس تو یہہ خط لیجا
اس طرح سے تو حرف جو کو بہی
بولا کر گفتگو مین لے بہائی
اور عبارت سے حذف انکا روا
شایع ہے بول چال مین ہر جا
بعد کہنے و بولنے کے وے
اکثر آتے ہین اے میرے پیارے
کبہی تعلیل کے لئے انکو
بولتے ہین سخن مین ای خوشخو
جیسے آیا ہون پاس تیرے مین
جو مجہے کچہہ اُدھار دیوے تین
اور کبہی جو کو ہین عبارت مین
شرط و موصول کے لئے لاوین
لیکن ایک فرق ہے جو موصولی
ہووے تب اسم سی گن اے بہائی

بیان مین حروف نفی کے

پہلے کرتے ہین نفی کی دو قسم — نفی فعل ہیگی اور نفی اسم
نفی فعلی کے واسطے دلبر — حرف ہین تین جنکو مین یکسر
فعل کی بحث مین کیا مذکور — ڈھونڈھ لینا اگر رکھے جو شعور
نفی اسمی کے واسطے ہین چار — حرف مین دون بناکے کرلے شمار
نون مکسور وان دا اور — نفی اسمی کے حرف ہین ناظر
جیسے ہین آن پڑھا نراس واثل — قسم رابع ہے انمین سے نزبل

بیان مین حرف دعا کے

گر دعا کے تو حرف کو پوچھے — حرف یہ اس زبان مین پیارے
آخر امر اسکو لادین جد — نیک ہو وہ دعا و یا ہو بد
جیسے خوش رہیو یا کہ مر جائیو — اس طرح سی دعا مین تو لایو
(یعنے مین دعا کرتا ہون خدا سے)
پرہے ما قبل امر لانا ضرور — یا در کھیو اگر رکھے ہے شعور
لفظ یو دال ہو جواے دلبر — معنے نیک اور یا بد پر
ورنہ تاکید امر کے ہے لئی — تونے دیکھا مثال ہین جیسے

تنبیہ

اگر ندا کے حروف تو چاہے — تو ندائی کی بحث مین پاوے
کہو نکو انمین سے ذکر ہر ایک کا — امثلے کے سمیت ہین نے کہا

حذف و تقدیر وغیرہ جو احکام
اُنپہ جاری ہین اے نکو انجام

ہین نے تفصیل مین گئے مذکور
ڈھونڈھ لے وہان اگر ہے تجہکو شعور

اِس طرح پر علامت مفعول
کے ہین جو حرف ہو چکے مفصول

اسم کی بحث مین ای نیک خصال
پاوے ہر یک کو جو کرے تو خیال

پر ہے کو آوے چند معنی پر
تجہسے کرتا ہون مین بیان یکسر

ظرف کی واسطے کبہی آوے
جیسے جاتا ہون گہر کو مین پیارے

یعنے گہر مین پہر آگئے تم جانو
کبہی تعویض کے لئے اُسکو (عوض کے واسطے ۱۲)

جیسے کتنے کو تونے یہہ گہوڑا
مجھے بتلا کہہ ہے خرید کیا

کتنے دینار کے عوض تونے
ہے لیا مول اِسکتین یعنے

اور کبہی علیت کے معنی پر (سبب ۱۲)
دال ہوتا ہے حرف کو دلبر

جیسے ملنی کو آیا ہون تیرے
یعنی ملنے کے واسطے پیارے

اور کبہی معنی اضافت مین
لاتے ہین حرف کو عبارت مین

جیسے مجہکو غرض ہے کیا تجہسے
مری تجہسے غرض نہین یعنے

اس طرح کو کتین بحسب مقام
بولا کرتے ہین انکو اے فرجام

اور اضافت کی ہینگے جتنے حروف
ہوئے مشروح وہان بوجہ شگرف

پہر یہان دردسر نہین تو نہ دے
مبحث عنہ مین جا رجوع کرے

کیونکہ انکو کسی علاقے سے
بحث اسمی مین ہے کہا پیارے

بحث فعلی ہین یا کہ بعضے کو — کہہ دیا ہین نی تجھکو ای خوشخو
الغرض جسکو تو نہ پاوے یہان — دھونڈھنے سی ملیگا تجھکو وہان

بیان ہین حرف تشبیہ کے

حرف تشبیہ کو اگر پوچھے — سا و سی و سین تو یاد رکہے
سا مذکر کی واسطی اور سے — جمع تذکیر کے لئے پیارے
سی مونث کی واسطی لاوین — جمع تانیث مین ہین سین بولین
جیسے اس مرد سا نہین کوئی — حسن مین یا کہے اس عورت سی
تم اسی طرح جمع کو بولو نہ — خواہ مذکر ہو یا مونث ہو
بہی اضافت کی حرف کو لانا — حرف تشبیہ کے ہے بعد روا
چاند کا سا ہے اسکا منہہ جیسے — اس طرح باقیونکو بہی تو کہے
یعنی تانیث مین جو مفرد ہو — بولنا کی سی ہے روا تجھکو
جمع تذکیر مین کہے کے سے — جمع انثی مین یار کی سین کہے
گر تو چاہے مثال ہر ایک کی — قاعدہ یہہ ہے لے بنا بھائی

بیان حرف معیت کا

گر معیت کا حرف تو دھونڈھے — ہندی مین ساتھ حرف ہے پیارے
جیسے کہتے ہین ساتھ اسکے جا — راہ کا کچھہ نہ پاوے تو خطرا
اپنے مدخول کے یہہ حرف اے سعد — ہووے ہے ما قبل یا کہ ہو مابعد

جیسے ساتھہ

جیسے ساتھ اسکے یا کہ اسکے ساتھ — بات کرتا تہا دہر کے ہاتھ پہ ہاتھ

بیان مین حرف تخصیص کے

حرف تخصیص کے جو پوچھی تو — پانچ ہین کل مین مجھسے سن لی تو

خود و نِج آپ ہی تو کر یو شمار — آپ ہی آپ بعد ہ ای یار

نون مکسور ۱۲

پر جو ہے کو کلام مین لاوے — یای معروف سے ہمیشہ کہے

بیای معروف ۱۲

سمجھے ہین لسّے جنکو ہے فہمید — کبہی تخصیص اور کبہی تاکید

گو وے آتے ہین اسم ظاہر مین — پر ضمائر مین بیشتر بولین

جیسی کہتی ہین مین ہی جاؤنگا — گر نکہاؤ مین آپ کہاؤن گا

یہہ حویلی تو میرے نِج کی ہے — دال اِس مین کسی کی گلتی ہے

آپ ہی آپ مین یہہ کام کیا — مین خود اسکے تئین تمام کیا

اِس طرح باقی اور ضمائر مین — لا نو اور دھیان کر نظائر مین

حرف عطف کی بیان مین

واسطی عطف کی سن لے تا — ہندی مین حرف اور ہے آیا

ہے مفاد اسکا شرکت فعلی — ساتھ معطوف علیہ کی ای بہائی

خواہ صدوراً و یا وقوعاً ہو — مثلے پر تم اسکے کان رکھو

جیسی زید اور بکر ہے آیا — یا کہ زید اور بکر کو مارا تو

کبہی ہوتی ہے شرکت حکمی — گو مغائر ہون فعل اے بہائی

جیسی زید آیا اور بشیر گیا
اسکو پکڑا ہین اور اُسے چھوڑا

اور کبھی حرف عطف کو پیارے
کرتے محذوف ہین تلفظ سی

جیسی کہتی ہین زید عمرو آیا
اسی طرح پر قیاس کرجانا

اور کبھی عطف کی لئے دلبر
لاتے ہین بلکہ پن ولیکن و پر

واو کو بہی کبھی کبھی بولین
عطف کی جا زبان ہندی ہین

سہل ہین اُسکے امثلے پیارے
تو بنا لیوے کر خیال کرے

حرف تردید کے بیان ہین

حرف تردید کو اگر پوچھے
کہ دیا اور خواہ یاد رکھے

ہے مفاد اسکا فعل ہین تخییر
تجھکو دیتا ہون لے ہر یک کی نظیر

جیسی اسکو کہ اسکو تو لیوے
اسمین مختار ہے تواے پیارے

یا کہ کہتی ہین خواہ یہان رہیو
خواہ وہان چاہے تو تنہا رہیو

حرف تردید یا کی بہی تو مثال
اِ ہنہین تینون سی ڈہونڈھ لے فی الحال

حرف شرط کی بیان ہین

شرط کے واسطے تو جان اے شکر
بولتے ریختی مین ہین دو حرف

ایک گر دوسرا اسکا جو
شرط کے واسطے ہین موضوع دو

ہے مفاد انکا فعل کی تعلیق
سامنے کی زمانی پراے رفیق

پرہے وہ شرط ذات مین اپنی
مفتقر ایک جواب کی بہائی

مفتقر: محتاج ۱۲

ہے جزا

ہے جزا اسکا نام لے پیارے | واسطے اُسکے بہی دو حرف آئے
ایک پس اور دوسرے تو | کان سی اب مثال اُنکی سنو
جیسی کہتا ہے تو اگر یا جو | آوے گہر میرے وہ تو آنے دو
اس طرح پس کو بہی تو بولا کر | گر جزا کی ضرور ہو دلبر
اور کبہی انگشتین تلفظ سے | حذف کرتی ہین دلربا میرے
لیکن اُنہین سی جو میرے دلبر | اسم موصول ہووے ہے اکثر
سابق اُسکی طرف اشارہ ہین | کردیا بوجہہ لینا تیرے تئین
اور کبہی حرف تو اے نیک انجام | ہووے زائد برای لُطف کلام

حرف استثنا کے بیان مین

ریختی مین جو حرف استثنا | پوچہے ہے مجہہ سی کہ ہین دون بتلا
تئین ہین یا درکہہ اے سیم ذقن | عربی فارسی سی عاریتاً
ایک مگر دوسرے انکا سوا | تیسرا اُنہین سے ہے یا ورا
پر ہے دونون انہین کے آگے | حرف ما لاتے ہین کبہی پیارے
ماورا یا کہ ماسوا آ سکے | پیسے تجہکو نہ دونگا مین جیسے
اور مگر کو کبہی ہین شک کے مقام | بولتی گفتگو مین اہل کلام
مگر آیا وہ ہو کا یہان جیسے | اس طرح پر خیال کر پیارے

حرف ایجاب کے بیان مین

حرف ایجاب تو اگر پوچھے
لفظ ہان سی جواب تو دیوے

جیسی پوچھے کہ یہہ کیا تین نے
گر کیا ہے تو بول ہان ہین نے

کبھی کرتے ہین حذف بھی اُسکو
گفتگو سے تم اِسکو یاد رکھو

اور کبھی اُسکی جا ہین اے جانان
لاتے ہین لفظ حضرت اہل لسان

یا کوئی لفظ اُسکے معنے ہین
ہو مرادف اُسے بھی ہین بولین

پیر مرشد و قبلہ گہ جیسا
گر ہے تو کرکہے خداوندا

حرف تاکید کی بیان مین

حرف تاکید پوچھو گر ہے کی
ریختے مین کبھی و ہرگز ہی

گر مفاد اُسکا سمجھے تو بر حق
ہے زمانی کی نفی مستغرق

جیسی دلبر کبھی نہ آوے گا
ہرگز اِس دل سی غم نہ جاویگا

اور جو مصدر مین تو کرے تزئید
حرف کا بھی ہو معنے تاکید

جیسے دلبر نہین یہہ رہنے کا
حُسن پر اپنے بھول مت اِتنا

پر کبھی سی کبھی کرین تجرید
گفتگو بیچ معنے تاکید

تب مفاد اسکا ہے ثبوت قلیل
یعنی جز و زمان مین ای خلیل

جیسی سنکر مُنہہ اپنا وہ پھیرے
گر کبھی ذکر میرا آجاوے

متفرقات

عربی فارسی کے حرف اکثر
بولتے ریختی ہین ہین دلبر

گر تو تعیین انکی ہے پوچھے | آز و نا ہیکا اور آے جیسے
غیر و جز نے و ہن کو بھی فرجام | لاتے ہین گفتگو مین حسب مقام

متفرقات

کبھی کرتے ہین حرف کی تکرار | یا درکھیو اسے بھی تو دلدار
ایک ہی جنس یا کہ دو مین سے | حرف لا و ین مکرر اے پیارے
شام سے لیکے تا سحر جیسے | محفل رقص مین تھے ہم پیارے
یا کہ گھر مین سے جب کہ مین نکلا | دو قدم جاتے گھوڑے پر سے گرا

یا کہے اسکتین تو مارا کیون نہ
لا مکرر اگر تو چاہے یون نہ

تمام ہوا رسالہ صرف اردو
اٹھارہوین تاریخ کو ذی قعدہ کی ۱۲۶۲ سنہ بارہ سو باسٹھ
ہجریہ مقدسہ مین کمترین بیدستگاہ
عبداللہ مجید پوری کے اہتمام سے
والحمد للہ علی ذلک

۱۲۶۲

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

ضمیمہ مرکبات کے بیان مین

مرکب وہ ہے کہ دو لفظ یا زیادہ سی حاصل ہووے کہ جز و لفظ جز و معنی پر دلالت کرے
مثلاً زید کا گہوڑا پس زید دلالت کرتا ہی اپنے معنی پر اور گہوڑا اپنے معنے پر

فصل مرکب غیر کلامی وہ ہے کہ سننیوالا اُسی پر اکتفا نکرے بلکہ منتظر رہے
دوسری بات کا پس مرکب غیر کلامی کی چار نوع ہین **نوع اول** توصیفی وہ کہ صفت و
موصوف سے مرکب ہووے ہندی ترکیب توصیفی مین اصل یہہ ہی کہ صفت مقدم ہووے
موصوف پر مثلا اچھا شہر بھلا مانس اور فارسی ترکیب توصیفی مین اصل
یہہ ہے کہ موصوف مقدم ہو صفت پر اور اِس صورت مین موصوف مکسور ہوگا
جیسا کہ عاشقِ پاک مردِ نیک اور عکس اُس کا بھی صحیح ہے لیکن اِس صورت مین
موصوف مکسور نہوگا جیسا پاک عاشق نیکمرد اور ہندی صفت و موصوف کی درمیان
موافقت شرط ہی تذکیر و تانیث مین مثلا اچھی لڑکی بیاے معروف اور وحدت
وجمع مین جیسا اچھا لڑکا اچھے لڑکے بیاے مجہول اور حالات مین جیسا بہلا بندہ
حالت فاعلی مین اچھے لڑکے کو حالت مفعولیت مین اور اچھے لڑکے کا وغیرہ حالت
اضافت مین **فائدہ** جب دو لفظ ملکر ایک اسم کی صفت واقع ہو تب اس
مرکب کے جزو آخر کی تذکیر و تانیث مین موصوف کی رعایت کرتے ہین مثلا لنگڑی تو نام

پس لفظ ٹنگری مونث ہی چاہیے کہ ٹنگری کو تی بیای معروف کہتے لیکن برعایت مرد کے ٹنگری کو تا کہتے ہین اور ایسی ہی جھولی بھر لڑکا اور باپ موئی لڑکی ؛

نوع دوم ترکیب اضافی وہ ہی کہ مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہوا ور ہندی ترکیب اضافی ہین اصل یہہ ہی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا مرد کا گھر اور اُسکا غلام اور عکس بھی درست ہی مثلاً گھر مرد کا اور غلام اُسکا اور جمیع اضافت فائدہ تخصیص کا دیتی ہی چنانچہ مرد کا گھر یعنی عورت کا نہین

نوع سیوم ترکیب تعدادی کہ دو عدد سے مرکب ہووے جیسا گیارہ بارہ

نوع چہارم ترکیب امتزاجی وہ ہی کہ دو لفظ مل جاوین اس طرح کہ گویا ایک لفظ ہی اور وہ مرکب کسی چیز کا نام ہووے جیسا کلکتہ پس یہہ لفظ مرکب ہی دو لفظ سے کالی نام ایک دیبی کا ہی اور کتہ بمعنی مالک کے اور کثرت استعمال کے سبب الف کو حذف کرکے کلکتہ کہتے ہین اور اسی طرح اکبر آباد شاہ جہان آباد وغیرہ اور سوای ان چارون کے اور بہت سی ترکیبین غیر کلامی واقع ہین کہ وے مسمی کسی نام کر نہین چنانچہ اکثر مرکبات کہ وے صفات ہین بحث صفات مین مذکور ہوئے اور بعضی صفات کے آخر مین حرف یاے معروف کی لاحق ہونے سے معنی مصدری حاصل ہوتے ہین مثلاً دوست دوستی دشمن دشمنی ترش ترشی مرد مردی بڑا بڑائی میٹھا میٹھائی اور کبھی یاے معروف واسطے نسبت کے آتی ہی چنانچہ عربی ہندی فارسی عیسوی موسوی وغیرہ حرف آئی و گی و پن

دپنا د پاپ وا پن و ہٹ وا ہٹ و دت دیش وول وش یعنے شین ساکن آخر مین
اسکے لانے سی معنے مصادر کے ہوتے ہین جیسا سیوک سیو کائی نرش ترشائی زندہ
زندگی موٹاپن زنان پن بیوا پنا موٹاپا بڑھاپا اجمغاپن بلاہٹ سنسناہٹ
کڑوادت ازمایش لکھول گھڑول سوزش گردش **فائدہ** اکثر لفظ مین
انا کے لاحق ہونے سے معنی مکان کے حاصل ہوتے ہین جیسے سرہانا یعنے سرکی
جگہہ پانو پینتانا لفظ آس آخر مین آنے سی معنی شوق کا فائدہ دیتا ہے چنانچہ
پیاس ہوٹاس کبھی حرف نون ساکن وحرف الف اور حرف واوا ورحرف ویعنے
داو معروف کو ترکیب دینے سے معنی تصغیر یا تحقیر یا صفت کی حاصل ہوتے ہین
جیسا پیرن میرن بخشا نبکنا بخشوا پیرو دینو لادو ڈھالو اور ایسے ہی حرف
را وڑی یای معروف وحرف کاف ساکن دیکے لانے سے تصغیر یا تحقیر ہوتی ہی
جیسا انکھہ انکھڑی پاگ پگڑی دام دمڑی گانٹھہ گٹھڑی پھوڑا پھوڑیا مرد مردک
کبھی لفظ خانہ و دان وستان وستہان وزار و واری و باری وسال و سالہ کو
آخر مین لانے سے معنے ظرفیت کے حاصل ہوتے ہین جیسا کتب خانہ نوبتخانہ نمکدان
قلمدان خوابگاہ ہندوستان دیوستہان لالہ زار گلزار پھلواری خانہ باری
ٹکسال گاؤ و سالہ لفظ فی اور در اور ال ہین واسطے ظرفیت کے جیسا فی الفور الحال
در ماہ در کار درمیان لفظ سا اول مین جب واقع ہو تب دال ہوتا ہے معنی دوام
جیسا سدا بہار **فصل** کلام اور جملہ وہ مرکب ہی کہ سامع اسکے سننے کی بعد محتاج

تر ہے دوسری بات کلپہلے جانا چاہئے کہ جملہ بنانے کے واسطے ایک مسند اور مسندالیہ
چاہئے اور دونون مین ربط کی واسطے ایک رابطہ ضرور پس ہندی مین لفظ ہون ہی
ہین ہو رابطہ غیر زمانی ہین اور لفظ ہوناکے جمیع صیغے اور لفظ تھا و تھے بیای مجہول
و تھی بیای معروف و تھین یا تھیان بیای معروف کی دو حالتین ہین ایک یہہ کہ افعال ناقصہ
ہون اُس صورت مین وے بھی رابطہ زمانی ہین دوسری یہہ کہ بمعنی وجود کے ہون اس
صورت مین وے فعل لازمی ہین جیسا لڑکا ہوا یعنے جنا زمان حال مین یا عمر تھا زمان سابق مین
قسم اول اسمیہ وہ کہ مرکب ہووے مبتدا و خبر سے اور تمام کلام اسمیہ مین روابط مذکور ہوتے ہین جیسا
مین عالم ہون تو دانا ہی وہ فاضل ہی ہم غریب ہین تم طالع ور ہو وے جانے والے ہین زید
فاضل ہوا زید و عمر فاضل ہوئے مین کامل ہونگا وغیرہ رام ٹھاکر تہا سیتا ستی تھی قسم
دوم جملہ فعلیہ وہ کہ ترکیب پاوے فعل و فاعل سے آور ہندی مین سزاوار ہی یہہ کہ فاعل
و مفعول مقدم ہون فعل پر اور عکس اُسکا بھی درست ہی اور جملہ فعلیہ مین اکثر روابط مذکور
رہتے ہین جب اس جملے مین فعل ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی استمراری یا حال ہو جیسا
زید آیا ہی لڑکا ہوا ہے مین نے مارا ہی زید کو وغیرہ زید آیا تہا لڑکا ہوا تھا مین نے
مارا تھا زید کو وغیرہ زید آتا تہا لڑکا ہوتا تھا مین مارتا تھا زید کو وغیرہ زید آتا ہی لڑکا
ہوتا ہی مین مارتا ہون زید کو وغیرہ اور سوا اُسکے باقی جملہ فعلیہ مین مقدر رہتا ہے
جیسا مین مارونگا وغیرہ تو مار وغیرہ مین مارون وغیرہ مین مارتا وغیرہ **فائدہ** وقت
پائے جانے قرینے کے فعل کو جملہ سے حذف کرنا درست ہے خواہ قرینہ مقالیہ ہو جیسا لفظ نہین

جواب مین اُس شخص کے کہ کہے کہ کھانا لایا نہین یعنے نہین لایا یا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ مین وہان
جاؤن جواب دیا کہ مت یعنے مت جاؤ یا کہ جواب مین کہے لفظ اُدہون لواو اول معروف
وہے مضموم و واو ساکن و نون غنہ یا کہ لفظ ہان جواب مین اُس شخص کے کہ کھانا کھاؤگے
ہان یعنے کھاؤنگا اور خواہ قرینہ حالیہ ہو جیسا ایک شخص نی پوچھا کہ تم باغ کو جاوگے
اور دوسرے نے انکار کیا اشارے سے سر کے یا ہاتھ کے یا قبول کیا اشارے سے

۲۰ خاتمہ مشتمل ہی چار فصل پر فصل اول حال وہ کہ بیان کرے ہیئت فاعل کی

جیسا زید سوار چلا جاتا ہے یعنی جاتا ہے جس حالت مین کہ وہ سوار ہے اور اسی طرح عمرو سوتا پڑا ہے
یا کہ بیان کرے ہیئت و شکل مفعول کی مثلاً زید کو مارتے دیکھا یعنی زید کو دیکھا جس
حالت مین کہ وہ مارتا تھا کسی کو یا اُسکو مارتا تھا کوئی بعضے کلام مین حال واقع ہوتا ہے
اِس طرح کہ احتمال دونون سے حال ہونے کا رکھے یعنے فاعل سے اور مفعول سے جیسا
مین نے گھوڑیکو روتے دیکھا پس اُسکے دو معنی ہین ایک یہہ کہ مین نے اپنے رونے کی حالت مین
گھوڑیکو دیکھا اِس صورت مین لفظ روتے حال فاعل کا ہی اور دوسرا یہہ کہ مین نے
گھوڑے کو دیکھا جس حال مین وہ گھوڑا روتا ہی اور اِس صورت مین حال ہے مفعول سے
اور ہندی مین تذکیر و تانیث حال کی برعایت ذی الحال کے ہوتی ہے چنانچہ زید سوتا
پڑا تہا ہندہ سوتی پڑی تھی **فصل دوم** تمیز وہ کہ دفع کرے ابہام وشک کو اور اُسکی
علامت اکثر حرف سے یا بلسے موجود ہی چنانچہ زید زبردستی سے یا بجبر چھین لیا یعنے جبراً
اور حرف کر بکاف عربی جیسا مین نے عبارت بھول کر لکھی یعنے سہواً اور کبھی وسے

علامتین مقدر رہتی ہین اور تذکیر تانیث تمیز کی موافق ممیز عنہ کے ہو گی جیسا وہ عورت بھلی ناچتی ہے جب ممیز عنہ عورت ہو اور بھلا ناچتا ہے جب ممیز عنہ مرد ہو

فصل سیوم دو نوع ہین نوع اول یہہ کہ موضوع بامعنی ہو اور اِس نوع کی چار قسمین ہین اول صفت کہ تابع ہے موصوف کا جیسے اچھا شہر بھلا مانس اور اُسکا بیان مرکب غیر کلامی مین کماحقہ ہوا ہے دوسرا عطف حروف عطف ہندی مین ہین لفظ اَور و پن و بای فارسی مضموم و حرف واو وغیرہ کہ بحث حروف مین مذکور ہوئے پس حرف عطف کے قبل جو لفظ ہو اُسکا نام معطوف علیہ اور بعد حرف عطف کے جو ہو اسکا نام معطوف ہے اور معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان موافقت شرط ہے حالات مین یعنے اگر معطوف علیہ فاعل ہو تو معطوف بھی فاعل جیسا وہ آیا اور یہہ لڑکا پہنچا اور بندہ گیا اور لڑکا بھی اور اگر معطوف علیہ مفعول ہو تو معطوف بھی مفعول جیسا اس گہر اور اُس گھر کو توڑو لڑکی اور گھوڑی کو یہان لاؤ تیسرا تاکید وہ کہ مقرر کردے اپنے ماقبل کو جیسے آئے مرد سب اُن سبھون نے کہا پس لفظ سب اور سبھون واسطے تاکید جمعیت کے ہے چوتھا بدل جیسا آئے زید تیرا دنیا بھیا پہنچا پس لفظ بھیا بدل ہے زید سے

نوع دوم یہہ کہ تابع مہمل و بے معنے ہووے اگرچہ کبھی ترکیب اسکی ساتھ متبوع کے مفید ایک معنی کو ہووے جیسا چھوری اوری پس لفظ اوری بے معنے ہے اگرچہ اُسکی ترکیب سے معنے حاصل ہوتے ہین مثلاً شکاری شکار کے مرنے کے خوف سے کہے کہ چھوری اوری لاؤ یعنے اگر چھوری موجود ہے تو چھوری لاؤ نہین تو لاؤ کوئی ایسی چیز کہ اس سے ذبح ہو سکے

٭ اور اِسی طرح روٹی اوتّی لَرکی بَرکی چوکی وو کی **فصل چہارم** بعضی فوائد

ہین لفظ مِلنا و پُہنچنا و بھانا و پھبنا و سوجھنا و لگنا کے صیغے اگرچہ افعال لازمی

ہین لیکن اُنکے ساتھہ اکثر متعلقات بصورت مفعول کے آتے ہین اگرچہ وے فی الحقیقت

مفعول نہین مثلاً فلانی چیز ملی مجھے تجھے وہان پہنچنا ضرور ہے مجھے جانا بنا یہہ کام

تجھے بھاتا نہین یا لے سے پھبتا نہین تجھے یہہ چیز سوجھی نہین تمہین کیا یہہ کام خوش

نہین لگتا اور جس طرح فعل مقتضی ہے فاعل اور مفعول کا ایسے ہی مصدر

بہی ہے جیسا اسکو مارنا مناسب نہین اِس چیز کو کہانا خوب نہین **فائدہ** جب

دو شے کو جو بحسب مراتب مختلف ہون ایک جملے ہین لاوین اکثر ابتدا ادنی سے

کرتے ہین جیسا ماں باپ چھوٹا بڑا جورو خصم کم و بیش رادھا کشن سیتا رام

کلمہ سبحان اللہ واسطے تعجب کے ہے اور لفظ واہ واہ شاباش و مرحبا و ما

شاء اللہ کلمے تحسین کے ہین **فائدہ** دھسنا اور دھسکنا دونوں مترادف

ہین ایسے ہی چوسنا چُسکنا ہٹنا ہٹکنا اور بطور تکیہ کلام اکثر یے الفاظ

ذکر کرتے ہین بعضے جو ہے سو تمہاری خیر صاحب مہربان ناخدا چشم بد دور

تمام ہوا ضمیمہ

بیمن توفیق خالق انس و جان و طفیل رسول یزدان

این نسخهٔ پر فواید برای خواندن خاص و عام و اطفال اهل اسلام مسمی به

قواعد زبان اردو

۱۲۹۰

مشهور

رسالهٔ گلکرسٹ

۱۸۷۳

متضمن قوانین صرف نحو ہندی باہتمام کارپردازان کارخانهٔ محمد نظام الدین تاجر کتب

GILCHRIST'S GRAMMAR

در مطبع نظام المطابع محمد نظام الدین واقع مدراس بقالب طبع در آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد زبان اردو

یہہ رسالہ زبان ریختہ ہندی کے صرف و نحو مین مشتمل ہی دو مقالے پر

مقالہ اوّل مفردات مین

کلمہ ۔ وہ لفظ ہی کہ موضوع ہی واسطے ایک معنی مفرد کے یہہ مقالہ شامل ہی تین بحث پر

بحث اوّل

اسم ۔ وہ کلمہ ہی کہ دلالت کرے ایک معنی پر ساتھ استقلال کے یعنے دلالت کے واسطے محتاج دوسرے کے طرف نہو اور اُس کے معنے کے ساتھ زمانہ معتبر نہو اس بحث مین چار باب ہیں

باب اوّل

تقسیم میں اسم کے باعتبار اشتقاق اور عدم اشتقاق کے ۔ جاننا چاہیئے کہ اس اعتبار سے اسم کی تین نوع ہین ۔

نوع اوّل جامد وہ اسم ہی کہ نہ وہ مشتق ہی نہ مشتق منہ ہی یعنے نہ نکلا ہی وہ کسو سے نہ اس سے کوئی نکلا ہی جیسا پتھر ۔ ہاتھی ۔ مرد ۔ رنڈی ۔

نوع دوم ۔ مصدر وہ اسم ہی کہ نکلین اُس سے افعال اور اسماء مشتقہ ۔ علامت مصدر

کی ہندی میں حرف نا ہی یعنے نون و الف ساکن - اور مصدر کی چار قسم ہیں - لازم جیسا
آنا - جانا - متعدی بیک مفعول جیسا مارنا - کاٹنا - متعدی بدو مفعول جیسا کٹوانا - دبوانا
متعدی بہ سہ مفعول جیسا دلانا - پھر مصدر متعدی مطلقاً دو قسم ہی معروف مثال اسکی مذکور ہوی
اور مجہول چنانچہ مارا جانا - کٹوایا جانا - دلایا جانا - اور تفصیل اسکی کما حقہ تحت فعل میں آویگی
انشاء اللہ تعالے - یاد رکھا چاہیئے کہ مصدر دلالت کرتا ہی صادر ہونے پر فعل کے فاعل سے یا قایم
ہونے پر فعل کے فاعل میں - اور اس صدور اور قیام کے بعد ایک کیفیت حاصل ہوتی ہی اوس کیفیت پر
جو اسم دلالت کرے وہ حاصل بالمصدر ہی پس اکثر مصادر کی علامت کے حذف کرنے سے جسقدر
باقی رہے وہی حاصل بالمصدر ہی جیسا مار - پیٹ - لوٹ - کاٹ - اور کبھی صیغہ جمع امر کا بغیر
ہمزے کے آتا ہی حاصل بالمصدر ہوتا ہی جیسا لگاؤ - چڑھاؤ - دباؤ - بچاؤ - اور کبھی ماضی واحد مذکر کے
ساتھہ حرف نون لانے سے جیسا لگان - نکان - اور کبھی حرف پاء پارسی کے آنے سے جیسا ملاپ -

نوع سوم مشتق وہ اسم ہی کہ نکلے مصدر سے - پس مشتق کی چار قسم ہیں -

قسم اول اسم فاعل وہ کہ دلالت کرے ایسی ذات پر کہ جس سے فعل صادر ہووے جیسا مارنے والا
یا قایم ہو جس میں جیسا مرنے والا - اسم فاعل کی علامت اکثر واقع ہوتی ہی لفظ والا - یا مارا - یا مار
اسم فاعل مذکر واحد مارنے والا - جمع مارنے والے - مونث واحد مارنے والی - جمع مارنے والین
مارنے والیان - **فائدہ** - اکثر اسم فاعل عربی اور پارسی کا ہندی میں مستعمل ہی جیسا
فاضل - عاشق - آیندہ - روندہ -

قسم دوم اسم مفعول وہ ہی کہ دلالت کرے ذات پر اس شخص کی کہ جس پر فعل واقع ہووے
اسم مفعول کا وزن موافق ہی فعل ماضی کے وزن کے ساتھہ جیسا کہتے ہیں وہ تو میرا مارا ہی
اسم مفعول مذکر واحد مارا - جمع مارے - مونث واحد ماری - جمع مارین - ماریان - اور کبھی

اسم مفعول کے صیغوں میں زائد ہوتا ہی لفظ ہو - اور ہونے بیاے مجہول - ہوئی - ہوئیں -
اور ہوئیاں بیاے معروف جیسا مارا ہوا - وعلی ہذا القیاس

قسم سوم - اسم حالیہ کہ وہ فی الواقع موافق اصطلاح عرب کے حال ہی یعنے جو بیان کرے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی چنانچہ کہتے ہیں زید مارتا چلا جاتا تھا - یعنے جاتا تھا جس حالت میں کہ اس سے مار صادر ہوتی تھی اصطلاح میں اُسکی علامت ہی حرف تا و تے بیاے مجہول - اور تی اور تیں یا تیاں بیاے معروف - اسم حالیہ مذکر مارتا - مارتے - مونث مارتی مارتیں - مارتیاں - اور کبھی اُسپر لفظ ہوا اور ہوئے - اور ہوئی اور ہوئیں اور ہویاں زاید کرتے ہیں جیسا مارتا ہوا -

قسم چہارم - اسم تفضیل وہ ہی کہ دلالت کرے اوپر اس بات کے کہ اُسکے مدلول کو فضیلت یعنے زیادتی ہی غیر پر پس اسم تفضیل کے واسطے کوئی صیغہ خاص موضوع نہیں بلکہ لفظ سے - اور میں اور حرف کا - اُسکی علامت ہی جیسا وہ تجھسے بھلا ہی ان آدمیوں میں یہہ قابل ہی یعنے قابلتر - سب کا براوہ ہی -

فائدہ اکثر اسماء تفضیل عربی و پارسی کے ہندی میں مستعمل ہوتے ہیں جیسا افضل احسن بہتر نیکتر - بدتر - اور اسم آلہ کے واسطے کوئی لفظ مقرر نہیں لیکن کبھی مصدر معنی ظرفیت کا فائدہ دیتا ہی جیسا رمنا - اور جھرنا - یعنے ہرن کے رہنے کی جگھہ اور پانی کے جھرنے کی جگہہ - اور اسیطرح مصدر کبھی اسم آلے کے معنے کو مفید ہوتا ہی جیسا بیلنا - اور کبھی علامت اسم آلے کی نون ساکن یا لفظ نی ہوتا ہی جیسا بیلن - بیلنی - کترنی - کریدنی - چھلنی - سونگھنی - لکھنی

باب دوم

اسما باعتبار تعین اور عدم تعین معنی کے دو قسم ہیں -

قسم اول نکرہ وہ اسم ہی کہ دلالت کرے ایک اسم غیر معین پر جیسا مرد - پس دنیا کے سب

مردون پر صادق آسکتا ہی اور ایسے ہی آدمی ۔ مانس ۔ گھوڑا ۔ اونٹ ۔

قسم دوم معرفہ اسم ہی کہ ایک معین چیز پر دلالت کرے اور معرفہ کے چار نوع ہین

نوع اول علم وہ ہی کہ نام ہو ایک شخص معین کا جیسا زید ۔ پس یہہ فقط اس شخص پر دلالت کرتا ہی کہ جس کا نام ہی اور ایسے ہی رام ۔ کشن ۔ سیتا ۔ رادھا ۔

فائدہ جو علم کہ دلالت کرتا ہی ایک ذات معین پر ساتھ ایک وصف کے وہ لقب اور خطاب ہی جیسا شمس الدولہ ۔ اور من موہن ۔ راجپوتون کے نام کے ساتھ اکثر لفظ سنگھ ۔ اور رائے کا واقع ہوتا ہی چنانچہ بلونت سنگھ ۔ اور دلپت رائے ۔ اور مہاجنون کے نام کے ساتھ لفظ ساہ ۔ اور سیٹھ کا جیسا گوکل ساہ ۔ اور جگت سیٹھ ۔ اور مسلمان فقیرون کے نام کے ساتھ لفظ شاہ ۔ اور صوفی اور ہندو فقیرون کے نام مین بھگت اور گرو ۔ اور منی ۔ وغیرہ ۔ اور برہمنون کے نام مین لفظ پانڈے ۔ اور تواری اور دوبے ۔ اور چوبے ۔ اور اکثر نام حقارت بھی رکھتے ہین جیسے کرکت اور چھکوریا ۔ اور کالی اور چرکت

نوع دوم ۔ ضمیر ہندی مین ضمایر کے چھہ لفظ ہین ۔ مین واحد متکلم ۔ ہم جمع متکلم ۔ تو یا تین مخاطب واحد ۔ تم جمع مخاطب ۔ واحد غائب وہ ۔ جمع غائب وے ۔

فائدہ تذکیر و تانیث ہندی ضمایر مین برابر ہی ۔ مثلاً بولا وہ مرد ۔ بولی وہ عورت ۔ اور تثنیہ کے واسطے کوئی صیغہ خاص موضوع نہین نہ اسما نہ افعال نہ حروف مین بلکہ تثنیہ اور جمع مشترک مین ۔ اور اسماء ضمایر منقسم ہین تین قسم پر ۔

قسم اول ۔ ضمیر فاعل جیسا گیا مین ۔ گئے ہم وغیرہ ۔

قسم دوم ۔ ضمیر مفعول اسکے بنانے کی طریق یہہ ہی کہ لفظ کو ۔ یعنے کاف اور واو مجہول یا کیتیں اور حرف ے ۔ انھین ضمایر کے ساتھ ملا دیوین مثلاً دیا مجھکو ۔ یا مجھے دیا ۔ ہمکو یا ہمیں

مجھکو یا تجھے مارا - تمکو - یا تمھین مارا - اسکو - یا اُسے - یا اسکتئین مارا - انکو یا انھین یا انکتئین مارا

قسم سوم ضمیر مضاف الیہ وہ ضمیر ہی کہ جسکی طرف اضافت کرین کسی لفظ کو اور اضافت کی
علامت حرف کا - یعنے کاف مع الف ساکن اور حرف کے - بیاے مجہول اور کی - بیاء معروف ہی

فائدہ ضمایر مین اکثر تبدیل و تغیر واقع ہوتی ہی جب انکے بعد حروف معنوی آوین - اور حروف
معنوی باصطلاح جدید دو قسم مقرر کئے گئے ہین مفرد اور مرکب - مفرد صرف حروف ہین جیسا
مین سے - کو - کا - والا - وغیرہ - اور مرکب جہان تک کہ اسماء ظروف ہین جیسا پاس طرف آگے
پیچھے - وغیرہ - اور شبہ ظروف جیسا موجب - برابر وغیرہ - چنانچہ جب لفظ وہ - اور یہہ - کے
بعد حروف معنوی یا اسماء ظروف واقع ہووین تب اُسکے حرف ہا - کو بدل کرینگے ساتھہ سین کے
اور حرف واو اور یا کو الف مضمومہ اور مکسورہ سے - مثلاً اُسکو - اُسے - اُسکتئین اُسکا - اِسکے
اُس سے - اِسمین اِسنے - اُس پاس وغیرہ - اور لفظ وے - اور یے کے بعد جب حروف معنوی
آتے ہین تب تبدیل ہوتی ہی ساتھہ حرف نہ یعنے نون وہا کے جیسا اُنھکو - اُنہین اُنہونکو اُنہونکا
اُنہون سے - اُنہون نے اُنہہ پاس اُنہا پاس اور لفظ مین اور تین کے بعد جب حرف کا - و کے
و کی و کتئین واقع ہو تب اُن لفظون کا حرف کاف تبدیل ہوگا ساتھہ را - کے جیسا میرا گھوڑا
تیرا گھوڑا - میرے پاس تیرے پاس میری لونڈی - تیری لونڈی - میرے تئین تیرے تئین
پس را - و رے - و ری - و تئین - واقع ہی موقع مین کا و کے و کی - و کتئین کے اسیواسطے درست
نہین میرا کا گھوڑا - میرے کے پاس میری کی لونڈی - میرے کتئین - اور نہین تو لازم آویگا اجتماع
عوض معوض عنہ کا - اور جب اُن دونون کے بعد حرف نے - آوے تب تبدیل نہین ہوتی ہی
جیسا مین نے - تین نے - اور سواے اُن پانچ حرفون کے اور حروف جب آوینگے تب تبدیل ہوگی
ساتھہ حرف جھہ کے یعنے جیم وہا کے جیسا مجھکو تجھکو - مجھے - تجھے - مجھسے - تجھسے - مجھہ مین تجھہ مین

مجھپر تجھپر وغیرہ - اوٗر لفظ ہم و تم کے بعد جب حرف کا - و کے - و کی - و کیتیں واقع ہوتے
اسی طرح کاف کو ساتھ حرف را - کے بدلتے ہیں اوٗر بعد میم ہم - اور تم - کے حرف ہے اور الف
بھی زیادہ کرتے ہیں مگر ہے لفظ ہمارے سے کثرت استعمال کے سبب حذف ہوتی ہی جیسا
ہمارا - تمہارا - ہمارے - تمہارے - ہماری - تمہاری - ہمارے تیں - تمہارے تیں اور سوائے اسکے
اوٗر کسی حرف کے سبب تبدیل نہیں ہوتی ہی جیسا ہم نے - تم نے - ہم سے - تم سے - وغیرہ -

نوع سوم - اسم اشارے کے چار لفظ ہیں - دو واسطے اشارہ طرف قریب کے یعنے یہہ واحد اور یے
جمع - اور دو واسطے اشارہ طرف بعید کے یعنے وہ واحد - اور وے جمع - اور اسماء اشارہ میں تبدیل اسیطرح ہوتی ہی جیسی ضمائر میں

فائدہ جب ایک ہی جملے میں اسماء ضمائر یا اسماء اشارے کے بعد دوسری ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ
مضاف الیہ واقع ہو تب اس ضمیر اوٗر اسم اشارہ مضاف الیہ کو تبدیل کرتے ہیں ساتھ لفظ اپنا
اور اپنے بجاے مجہول اور اپنی بجاے معروف کے جیسا میں اپنے گھر جاؤں - تو اپنا گھوڑا بیچ -
وہ اپنے گھر جاے - اور نہیں جائز ہی میں میرے گھر جاؤں - تو تیرا گھوڑا بیچ - وغیرہ - بخلاف اسکے
اگر دو جملوں میں واقع ہو جیسا میں ہوں - یہاں - اور میرا گھوڑا وہاں -

فائدہ ضمائر میں تخصیص یا تاکید کے واسطے اکثر لفظ ہی - بجاے معروف یا آپ - یا آپ ہی
آپ یا خود - یا نج - استعمال کرتے ہیں جیسا میں ہی جاؤنگا - میں آپ جاؤنگا - میں آپ ہی جاؤنگا
میں نے خود دیا ہی یہہ چیز میرے نج کی ہی

فائدہ لفظ آپس - دلالت کرتا ہی مشارکت پر خواہ متکلم کے ساتھ ہو خواہ مخاطب یا غائب کے
جیسا ہم آپس میں کشتے ہیں - تم آپس میں جھگڑتے ہو - وے آپس میں لڑتے ہیں -

فائدہ ہندی محاورے میں ضمیر متکلم کی جگہہ فروتنی کے واسطے بحسب مراتب لفظ بندہ - اور
غلام - اور نیازمند - اور خاکسار - اور احقر - اور مخلص - اور فدوی - اور عاصی - اور گنہگار - وغیرہ

اور ضمیر مخاطب و غائب کے مقام میں ادباً و تعظیماً موافق مراتب کے لفظ خود بدولت - اور خداوند
اور پیر مرشد اور صاحب قبلہ - اور ملازمان - وغیرہ استعمال کرتے ہیں -

نوع چہارم اسماء موصول کے دو لفظ ہیں جو - اور جون - اور یہ دونوں حالت فاعلی
میں مشترک ہیں درمیان تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمع کے - مثلاً جو موت آیا تھا ......
جو رنڈی آئی تھی - جو مرد آئے تھے - بیاے مجہول جو رنڈیاں آئی تھیں - لیکن انکی تبدیل حرف
معنوی یا اسماء ظروف کے سبب حالت وحدت میں ساتھ حرف سین کے ہوتی ہے جیسا جسکو - جسکا
جسنے - جس پاس - وغیرہ - اور حالت جمعیت میں سات حرف نون اور ہے کے - مثلاً جنکو جنھونکو
جنھوں نے - وغیرہ - اسماء موصول متضمن ہیں معنی شرط کو - پس اسکی جزا میں لفظ سو اور تون آتا ہے

فائدہ - اسم موصول کبھی خود بسبب حروف کے بدل ہو کر اپنے ما قبل کے اسم کو تبدیل سے باز رکھتا ہے
جیسا وہ لڑکا جسنے مجھکو مارا تھا - پس بسبب لفظ نے کے لفظ لڑکا بدل نہوا بلکہ لفظ جو
جو خود مبدل ہوا - اور لفظ تون - کی تبدیل برابر ہے لفظ جون کی تبدیل کے -

فائدہ لفظ کون - اور کیا - استفہام پر دلالت کرتے ہیں جیسے شعر سودا کا -

بیت

گر تو ہی ماہ وفا تو جفا کار کون ہے	دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہے

بیت

تو نے سودا کے تئیں قتل کیا کہتے ہیں	یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں

اور لفظ کیا زجر کے ساتھ ہو تو منع کے معنے کا فائدہ دیتا ہے جیسا اگر کوئی جھڑکی کے ساتھ
کہے کہ تو کیا کرتا ہے - یعنے مت کر - اور کبھی فائدہ استغنا کا جیسا مصرع مجھہ بن بہشت
پیارے میں لیکے کیا کروگا - اور کبھی معنی تعجب کا جیسا ——— **بیت**

کیا ہی پھولے ہین پلاس اور لگ رہی ہی بن مین آگ ؛ جل بغین بہتر نہین ہی اس سے جل مرنے کی طرح

اور کبھی واسطے تمنا اور حسرت کے جیسا۔

مصرع اگر دلبر ہمارے بر مین آج آتا تو کیا ہوتا؛ اور تبدیل لفظ کون اور کیا کی اسماء موصول کی تبدیل کے برابر ہی جیسا یہہ کسکا گھر ہی - اور یہہ کسکی کتاب ہی -

فائدہ لفظ کوئی اصل مین واسطے تنکیر ذی روح کے ہی مثلاً کوئی مرد اور تبدیل اسکی ہی کسی یائے معروف کے ساتھہ - اور لفظ کچھہ اصل مین واسطے تنکیر غیر ذی روح کے جیسا کچھہ چیز اور تبدیل اسکی کسو واو معروف کے ساتھہ ہی مثلاً کسو ملک مین - لیکن یہہ دونون لفظ اکثر ایک دوسرے کی جگھہ مستعمل ہوتے ہی مثلاً یہہ بھی کچھہ آدمی ہی - یا یہہ بھی کوئی چیز ہی -

متفرقات

لفظ کون یا کوئی یا کچھہ اور حرف معنوی کے درمیان مین اگر فصل واقع ہو تو یے الفاظ ضرورت شعری سے نہین بدلے جاتے ہین لیکن نثر مین اسطرح سے بولنا بہت ضعیف محاورہ ہی جیسا کون شخص کا آدمی ہی؟ وہ شخص میری کچھہ چیز مین دخیل نہین ہی **شعر**

مجھہ سے جی کو لگاؤ کہ نہین رہنیکا	مین مسافر ہون کوئی دنکو چلا جاؤنگا

یعنے کسی دنکو -

فائدہ لفظ ہم - تم - اُن - اِن - جن - تن - کن اگرچہ جمع ہین لیکن تعظیماً واحد پر بھی اطلاق کئے جاتے ہین بخلاف لفظ اُنہوں - جنہوں - تنہوں - کنہوں - کے یے الفاظ سوائے جمع کے واحد پر نہین بولے جاتے ہین -

فائدہ جو شخص خوب لحاظ کرے لفظ یہہ - اور وہ - اور کون - اور جون - اور تون - اور کوئی پر - پس اُسکو آسانی معلوم ہوگا کہ جب اُنکے ساتھہ ملاوین لفظ اِن - یعنے

الف و نون ساکن یا لفظ ین یعنے حرف یا و نون ساکن تب دلالت کرینگے مکان پر مثلاً
یہاں - وہاں - کہاں - جہاں - تہاں - کہیں وغیرہ - اور جب حرف ون یعنے واو
اور نون ساکن داخل کریں تب دال ہونگے معنے طرح پر یا طالب علت پر مثلاً یوں - دوں
کیوں - جیوں - تیوں - اور جب لفظ دھر - تب دلالت کرینگے طرف پر جیسا ادھر
ادھر - کدھر - جدھر - تدھر - اور جب حرف سا تب تشبیہ پر چنانچہ ایسا - ویسا - کیسا
جیسا - تیسا - اور جب لفظ تنا یعنے حرف تا اور نون اور الف ساکن یا لفظ تا تب مقدار
پر جیسا اتنا - اُتنا - اتا - اُتا - کتنا - کتا - جتنا - جتا - تتنا - تتا - اور جب حرف بائے موحدہ
یا دال تب زمانے پر چنانچہ اب - کب - کد - جب - جد - تب - تد - وغیرہ -

فائدہ اسماء ضمایر یا اسماء اشارہ یا اسماء موصول یا اسم استفہام یا اسم تنکیر کی تبدیل کے
واسطے حروف ضرور میں خواہ ملفوظ ہوں یا مقدر مثلاً اسقدر - اُسقدر - کسقدر - جسقدر
تسقدر - اسوقت - اُسوقت - پس اُنہوں کے بعد ایک حرف مقدر ہے یعنے اسقدر سے یا اسوقت میں وغیرہ

باب سوم

تقسیم میں اسم کی باعتبار دلالت کرینگے معنی اسمی اور صفتی پر - پس اگر اسم دلالت کرے
کسی ذات پر بغیر صفتی سمجھے جانے معنی و صفیہ کے تب وہ اسم ہے جیسا رام لچھمن کمان تیر زید
عمرو - کشن - رادھا وغیرہ - اور جب دلالت کرے کسی ذات پر ساتھ ایک وصف کے
تب وہ صفت ہے جیسا بھلا - برا - نیک - بد وغیرہ - پس صفت کے دو قسم ہیں ایک مفرد جیسا
اچھا - بھلا - برا - سرخ - سفید - سبز - زرد - موٹا - پتلا - باریک - گندہ - سیدھا - ٹیڑھا وغیرہ
دوسری مرکب یعنے صیغۂ اصلی پر زواید کے ملانے سے صفت حاصل ہو وے پس صفت مرکب کی دو قسم ہیں
قسم اول یہ کہ زواید اسکے آخر میں آویں جیسے کبھی تو حرف یائے معروف کو آخر اسم کے

لانے سے صفت حاصل ہوتی ہے جیسا وزنی۔ بلغمی۔ اور کبھی لفظ گی کے ملانے سے جیسا پیشگی
خانگی۔ اور کبھی لفظ ینہ کے لانے سے جیسا چوبینہ۔ پشمینہ۔ روزینہ۔ اور کبھی لفظ چی
سے چنانچہ خزانچی۔ مشعلچی۔ توشکچی۔ قابوچی۔ بندوقچی۔ اور حرف ا یعنے الف ساکن
اور لفظ الا۔ اور الو۔ اور ال۔ اور وا۔ اور وار۔ اور ویا۔ اور یلا۔ بیاے معروف اور
یلا۔ بیاے مجہول۔ اور یلا۔ بیاے ساکن ماقبل مفتوح اور یل بیاے مجہول اور یل بیاے مفتوح
کے لاحق ہونے سے صفت حاصل ہوتی ہے چنانچہ بھوکھا۔ راجا۔ دانا۔ رستا۔ گوالا۔ شوالا
دنتالو۔ جھگڑالو۔ رکھوال۔ دلیسوال۔ مجھوا۔ بسوا۔ جیوار۔ سکھوار۔ گویا۔ بچویا۔ ستھیلا
پتھریلا۔ گھریلا۔ کنویلا۔ بنیلا۔ پتریلا۔ بوجھیل۔ دودھیل۔ گھایل۔ پایل۔ اور لفظ ھا
اور لفظ ھار۔ اور آر۔ یا حرف ر۔ فقط اور یرا بیاے مجہول اور را براے ہندی اور
ڑی کے ملانے سے صفات حاصل ہوتی ہیں چنانچہ لکڑھارا۔ مارنہارا۔ چوڑیہار۔ مینہار
کمہار۔ چمار۔ سنار۔ لہار۔ مردار۔ کٹیرا۔ سنپیرا۔ بھگوڑا۔ بچوڑا۔ گھڑی۔ موڑی۔ اور
لفظ اک یعنے الف اور کاف ساکن اور اکا۔ اور کا۔ اور کر۔ براے ہندی اور بھر۔ اور سا
اور سی۔ اور کا سا کے ضم کرنے سے صفات حاصل ہوتی ہیں مثلاً دوراک۔ خوراک۔ بھراکا
کراکا۔ پچھلکا۔ لڑکا۔ گدکر۔ جھگڑ۔ سیر بھر۔ کمر بھر۔ مردسا۔ عورت سی۔ حیوان کا سا
اور لفظ یت اور یتہ۔ بیاے ساکن ماقبل مفتوح اور لفظ گر۔ اور گار۔ اور کار۔ اور دار
اور بردار۔ اور برادر۔ بان۔ اور وان۔ اور مند۔ اور دنت۔ اور مان اور باز۔ اور ور
اور آور۔ کے داخل ہونے سے صفات بنتی ہیں چنانچہ ڈکیت۔ ڈھلیت۔ چڑھیت۔ جادوگر
رفوگر۔ خدمتگار۔ یادگار۔ رحمتکار۔ آزمودہ کار۔ زمیندار۔ بوٹےدار۔ حقے بردار۔ [illegible]
پیامبر۔ دلبر۔ باغبان۔ بادبان۔ دروان۔ گاڑی وان۔ دولتمند۔ ہوشمند۔ عقلمند۔

دھنونت - بدھمان - بدیامان - انکلباز - جانباز - قدمباز - جانور - نصیبور ......

دلاور - زورآور - اور لفظ گیں - اور یں - بیائے معروف اور ناک - اور سار - اور ندہ

اور زادہ - اور زاد - اور زا - اور کش - اور سارد - اور خواہ - اور اندیش اور طلب

اور شناس اور دان - اور فہم - اور پوش اور بخش - اور بند - اور پرست - اور فروش

اور گیر - اور خوار - اور خور - کے ضم کرنے سے اکثر صفات حاصل ہوتی ہیں مثلاً غمگین شرمگیں

چوبیں - شوقیں - شرمناک - غمناک - خاکسار - شرمسار - شرمندہ - نویسندہ - شنا ... وزیرزادہ

وزیرزادہ - خانہ زاد - مادرزاد - میرزا - ولایت زا - سرکش - پیشکش - زمانہ ساز - خانہ ساز

خیرخواہ - بدخواہ - خیراندیش - بداندیش - خیرطلب - آرام طلب - سخن شناس - قدرشناس

سخندان - عروض دان - سخن فہم - تیزفہم - روپوش - پاپوش - کرم بخش - خطابخش - جھپربند

زیربند - بت پرست - آتش پرست - میفروش - خودفروش - عالمگیر - کفگیر - خونخوار - غمخوار

جعلخوار - رشوت خوار - اور لفظِ خوان - وگو - وجو - وبین - وانداز - وچلا - وسوار - ونشین

کے داخل ہونے سے صفات حاصل ہوتی ہیں چنانچہ فارسی خوان - قصہ خوان - دروغگو - کم گو

عیب جو - نام جو - باریک بیں - دوربین - گولنداز - تیرانداز - گولاچلا - دل چلا - گھوڑسوار

فیل سوار - دلنشیں - پالکی نشیں - اور ایسے ہی لفظ ربا - ومو ہن - وچیں - و ریز

وفشاں - وسوز - وکن - وزدہ - ومارا - وآلودہ - وزن - سے جیسا دلربا - کہربا -

من موہن - جگ موہن - خوشہ چیں - نکتہ چیں - خونریز - رنگریز - گلفشاں - زرفشاں

دلسوز - فتیلہ سوز - گورکن - بیخ کن - برق زدہ - آفت زدہ - گاج مارا - بت مارا -

شکرآلودہ - خواب آلودہ - رہزن - نیشزن - اور ایسے ہی لفظ آشوب - وآزار

وافروز - وافزا - ودوست - ودشمن - وآموز - وآمیز - وانگیز - سے جیسا شہرآشوب

دلآشوب - دلآزار - خلق آزار - بزم افروز - گیتی افروز - سرفراز - گردن افراز - وطن دوست
خانہ دوست - فقیر دشمن - زن دشمن - نوآموز - جنگ آموز - گلاب آمیز - مکر آمیز -
آتش انگیز - فتنہ انگیز - اور اسیطرح لفظ پرور - و پال و نواز - و پرداز - و فریب - و کشا -
و گداز - و نما - و بوس سے جیسا غریب پرور - زبان پرور - بچہ پال - گوپال - غریب نواز
بندہ نواز - کارپرداز - سخن پرداز - شکار فریب - مردم فریب - مشکل کشا - دل کشا
جانگداز - برف گداز - بدنما - رہنما - قدمبوس - پابوس اور لفظ گون یا فام - و مائل -
و بار کے ضم کرنے سے صفات حاصل ہوتے ہیں چنانچہ گلگون - گندم گون - سیاہ گون - سیاہ فام
گلفام - زردی مائل - سرخی مائل - بردبار - اشکبار - اور ایسے ہی لفظ رو - و دوز - و رس
و شو - جیسا سبکرو - گرمرو - خیمہ دوز - زمین دوز - فریادرس - دادرس - مردہ شو - دیگ شو

قسم دوم یہہ کہ زواید اوّل میں آوین پس لفظ بد - و زشت - و کو - کے لاحق کرنے سے
صفات ذم کی حاصل ہوتی ہیں جیسا بدصورت - بدشکل - زشت - و کودول اور لفظ
نیک و خوش و خوب - و سو کے اول میں آنے سے صفات مدح کی حاصل ہوتی ہیں جیسا
نیکبخت - خوشنما - خوبصورت - سودول اور لفظ تنگ و پست - و دون و کم
کے اوّل میں آنے سے معنی چھوٹائی و کمی کے حاصل ہوتے ہیں جیسا تنگدل - دون ہمت
پست ہمت - کم ہوش - اور لفظ شہ - کو اوّل میں لانے سے اکثر معنے تقویت یا کلانی کے
حاصل ہوتے ہیں جیسا شہ زور - و شہپر - و شہتیر - اور ایسے ہی لفظ قابل و صاحب و اہل
و ذی کے آنے سے صفات حاصل ہوتی ہیں جیسا قابل علاج - صاحب شعور - اہل دل
ذی ہوش اور لفظ زیادہ - و فضول و ہم - و ایک - و نیم - و ادھ - کے اوّل
میں لانے سے صفات حاصل ہوتے ہیں جیسا زیادہ گو - فضول گو - ہم جنس - ہم سر

ہم وطن - ایک طن - نیم مردہ - ادھ موا - اور ایسے ہی لفظ پیش و پس جیسا پیشرو...

فائدہ کبھی صفات سے مراد ہوتے ہیں ذاتیں بغیر لحاظ معنے وصفیت کے مثلاً اچھے آدمی ...
بھوکونکو کھلاتے ہیں اسلئے کہ وہاں بھلوں بن رہے ہیں پس بھوکھوں سے مراد یہاں انکی ذا...

فائدہ امر واحد کے ساتھہ جب لفظ و یا بیاے مشددہ و حرف اک یعنے الف و کاف
و حرف ک - یعنے کاف ساکن و حرف واو معروف اور حرف کر - یعنے کاف و راے ...
ملاویں تب معنی اسم فاعل کے حاصل ہوتے ہیں جیسا مرویا - لڑویا - لڑاک - دوڑاک - بیراک
بوجک - مارو کھاو - بھوکو - کدکر - جھکر -

باب چہارم

تبدیل و عدم تبدیل و تذکیر و تانیث اور اسما کی حالات اور وحدت و جمعیت کے بیان مین
اور یہہ باب مشتمل ہی پانچ فصل پر -

فصل اوّل

عدم تبدیل یعنے متبدل نہونے مین اسما یا صفات کے -
جتنے اسم کہ انکے آخر مین الف یا حرف ہاے ساکن نہو انکے صیغۂ واحد مین بسبب حروف
معنوی یا اسماء ظروف کے کبھی تبدیل و تغیر نہین ہوتی ہی جیسا مرد - کتاب - ساقی - لڑکی
لال - زرد - سرخ - نیک - بد -

فصل دوم

جتنے اسما خواہ اسماء جوامد ہوں یا صفات یا مصدر یا اسماء مشتق کہ انکے آخر مین حرف
یا - ہ - یعنے الف ساکن یا ہاء ساکن ہو واحد میں بواسطہ حروف یا اسماء ظروف کے تبدیل
حرف اخیر کی ہوتی ہی ساتھہ حرف ے کے یعنے یاے مجہول کے مثلاً لڑکا - لڑکے کو - لڑکیکا -

لڑکے۔ لڑکے نے۔ بندہ۔ بندیکو۔ بندیکا۔ بندیکے۔ بندے نے۔ بھلا۔ بھلیکو۔ بھلیکا۔
بھلیکے۔ بھلینے۔ کھانا۔ کھانیکو۔ کھانیکا۔ کھانیکے۔ وغیرہ مارنے والا۔ مارنے والیکو
مارنے والیکا۔ مارنے والیکے۔ مارنیوالے نے۔ لکھا۔ لکھیکو۔ لکھیکا۔ لکھیکے۔ مثلاً

مصرع تقدیر کے لکھیکو امکان نہیں دھونا۔

یعنے لکھے ہوئے کو۔

مصرع خاوند کے کاٹتے سرکو گھوڑا ملا ہی بھالا۔

یعنے کاٹے ہوئے سرکو۔ مگر چند الفاظ کہ وے ہندی میں بطور تانیث کے مستعمل ہیں جیسے
دعا۔ دوا۔ سزا۔ قبا۔ قضا۔ بلا۔ غذا۔ جزا۔ رضا۔ تمنا۔ دریا۔ وفا۔ جفا۔ پس انہوں میں حروف
کے سبب تبدیل نہیں ہوتی ہی۔ یعنے نہیں کہتے دعے۔ دوے۔ سزے سے اور انہوں کی
حالتیں موافق ہیں فصل اوّل کے اسماء مونث سے اور ایسے ہی چند الفاظ دو تین مستثنیٰ ہیں جیسا
خدا۔ بابا۔ اُمرا۔ ملّا۔ کتا۔ لالہ۔ سردا۔ میرزا۔ خفا۔ مصفا۔ پیدا۔ دانا۔
تشعر و نظم ۱۲

فائدہ جب ایک مرکب حاصل ہو ایسے دو اسم سے یا زیادہ کہ وے دونوں قابل تبدیل ہیں تب
واسطے حروف معنوی کے انہوں کی تبدیل ضرور ہی جیسا گلے کٹے لڑکے سے۔

فائدہ تبدیل اسما کے واسطے حرف معنوی ضرور ہی خواہ مذکور ہو جیسا مثال اسکی سابق
گذری یا مقدر ہو جیسا گھر کے آگے رکھو۔ یعنے آگے میں۔ اور ایسا ہی اپنے گھر جاو۔ اور
اسقدر۔ اور جیسدم۔ اور لڑکے۔ یعنے ای لڑکے۔ اور کبھی حروف معنوی پارسی و عربی بھی موجب
تبدیل کے ہوجاتے ہیں مثلاً بنارس سے تا کلکتے۔ یا بغیر از کھانے وغیرہ۔ اور اسماء متبدلہ میں لاحق
ہیں علامتیں اضافت کی جیسا مرد کا گھر۔ مرد کے گھر کو۔ اور حروف تشبیہ چنانچہ سا۔ سی کیسا
کیسے۔ جیسا۔ جیسی جیسے۔ اور جو صفات عددی کہ انکے آخر میں حرف واں ہو بواسطہ

حرف کے بندیل اُنکی ساتھ حرف ی ین ہیاے مجہول کی ہوگی مثلاً دسوین مرد کے پاس وبیاے معروف
جیسا دسوین رنڈی کے پاس ہے

فصل سوم

تذکیر و تانیث دو قسم ہی حقیقی یا غیر حقیقی مذکر حقیقی وہ ہی کہ جسکے مقابل مین ایک مادہ ہووے
حیوان کی جنس سے جیسا ہاتھی ۔ بیٹا ۔ مرد ۔ خصم ۔ اور مونث حقیقی وہ ہی کہ جسکے مقابل مین
ایک نر ہووے حیوان سے جیسا ہتھنی ۔ بیٹی ۔ رنڈی ۔ جورو ۔ اور مذکر و مونث غیر حقیقی کی دو
قسم ہین ۔ اوّل سماعی وہ کہ اہل زبان سے سُنا گیا ہی اور کوئی قاعدہ مقرر نہین جیسا کتاب ۔ قدر
لگن ۔ بمعنی محبت ۔ دھوم ۔ تمیز ۔ فوج ۔ دوسری قیاسی وہ کہ اُسکے واسطے کوئی قاعدہ ہووے
پس جاننا چاہیئے کہ ہندی مین مذکر کے واسطے سوائے اکثر شئے کے کوئی قانون کلیہ نہین ہی
اور تانیث کے واسطے تین قانون کلئے ہین باقی کثئے **قانون** جو اسم کہ اُسکے آخر مین حرف الف
یعنے الف ساکن یا حرف ہ ۔ یعنے ہاے ساکن ہووے وے اکثر مذکر ہین جیسا کپڑا ۔ مہینہ ۔ بندہ
پردہ ۔ خانہ ۔ **قانون** جو اسم کہ اُسکے آخر مین حرف ی ہے یعنے یاے معروف ساکن آوے
اکثر مونث ہی جیسا پگڑی ۔ روٹی ۔ حویلی ۔ مگر چند الفاظ یعنے پانی ۔ جی ۔ گھی ۔ موتی ۔ دہی ہے اور
اور کبھی حرف یاے معروف علامت تصغیر کی بھی ہوتی ہی جیسے رسّا ۔ رسّی ۔ گولا ۔ گولی **قانون**
جو کہ تفعیل کے وزن پر آوین وے سب مونث ہین چنانچہ تقدیر ۔ تدبیر ۔ تحصیل ۔ تکمیل ۔ تقریر
تحریر ۔ توقیر ۔ وغیرہ ۔ مگر لفظ تعویذ با رعایت شعر کے جیسا ۔ **بیت**

سالہا ہمنے صنم نالۂ شبگیر کیا | آہ ایک روز تیرے دل مین نہ تاثیر کیا

قانون ۔ جتنے حاصل بالمصدر پارسی کہ اُنکے آخر مین حرف شین ہی وے سب
مونث ہین جیسا سوزش ۔ سفارش ۔ طپش ۔ کشش ۔ **قانون** جسکے آخر مین تاے ساکن ہو

وہ اکثر مونث ہے جیسا قدرت - مروت - خلقت - نصرت - کثرت - **قانون** اکثر اسمائے
مذکر مین کہ اُنکے اسمائے مونث کے آخر مین یہ کئی حروف واقع ہوتے ہیں ی یعنے یائے
معروف و بن یعنے یائے مفتوح و نون ساکن و اَین یعنے یائے مفتوح درمیان دو ساکن الف
و نون کے و اَن یعنے نون ساکن و ما قبل مفتوح و نی یعنے نون مکسور و یائے معروف
و آنی یعنے الف ساکن و نون مکسور و یا معروف و اِن یعنے نون ساکن و ما قبل مکسور و آ
یعنے الف ساکن مثلاً بکرا - بکری - شاہزادہ - شاہزادی - بنیا - بنیاین - کبنا - کبتاین
پندت - پندتاین - پاندے - پیندا ین - دولھا - دلھن - کونجرا - کونجرن - مُلّا - مُلا
برہمن برہمنی - کھتری کھترانی - مہتر مہترانی - سنار - سنارن - گوالہ - گوالن - نایک - نایکا
پاچک - پاچکا - اور تذکیر و تانیث عربی بھی ہندی محاورے مین آتی ہے جیسا کریم - کریمہ - ملک
ملکہ - معشوق معشوقہ -

فائدہ بعضے الفاظ کے مونث متعدد ہوتے ہین جیسا لہار - لہارن - بفتح را و لہارن بکسر را
لہارنی لہاری اور ایسے ہی چمار - چمارن - وغیرہ -

قانون اکثر اسمائے جنس جو ظاہراً مبہم ہین تذکیر و تانیث کے حق مین انکی تذکیر و تانیث کے
تفرقے کے واسطے سوائے اُن مبہمون کے اور الفاظ مقرر ہین جیسا ہرن - و مرغ - مبہم ہے
اور واسطے تفرقہ تذکیر و تانیث کے کہتے ہین ہرنا - ہرنی - مرغا - مرغی **قانون** جاننا تم
کہ صفات مین انکی تذکیر و تانیث باعتبار موصوف کے ہوتی ہے مثلاً وہ مرد بھلا تھا
اور وہ عورت بھلی تھی وغیرہ - اور ایسے ہی لفظ کافر و چاکر - و خدمتگار جیسا کہ وہ کافر کیا برا تھا
مصرع - کئی کافر اور بھی ساتھ تھین
اور بعضے لفظ کی تذکیر و تانیث مین رعایت مدلول کی ضرور ہے یعنے مدلول اگر مذکر ہو تو

لفظ بھی مذکر ہوگا۔ اور مدلول اگر مونث ہو تو لفظ بھی مؤنث ہوگا مثلاً آدمی مانس جیسا
کہتے ہیں کشن کیا بھلا مانس تھا۔ اور رادھا کیا بھلی مانس تھی؟

فائدہ بعضے حرفوں میں بھی تذکیر و تانیث و وحدت و جمع جاری ہے مثلاً کا۔ ی کی بیائے
معروف و کے بیائے مجہول یا سا سو سی بیائے معروف و سے بیائے مجہول و سوں وغیرہ
لفظ بھائی و راجہ۔ و ماموں کے مؤنث خلاف قیاس آئے ہیں جیسا بہن۔ رانی۔ ممانی
اور ایسا ہی قاعدہ چاہتا تھا کہ لفظ رائے۔ و گوڑ۔ و ادخاں کے مونث ہو دیں رائینی
صفحہ ۱۲ تک
و گوری۔ و خانن۔ لیکن برخلاف قیاس رانی۔ و گوڑیا۔ و خانم کہتے ہیں۔ اور موافق اصلاح
پارسی کے تفرقہ تذکیر و تانیث کے واسطے لفظ نر۔ و مادہ لاتے ہیں جیسا گاؤ نر۔ گاؤ مادہ
شیر نر۔ شیر مادہ۔ اور سوائے قوانین مذکورہ کے باقی تذکیر و تانیث سماعی ہے جیسے اکثر اسم
ندیوں کے یا اکثر چڑیوں کے نام۔ اور جیسے حروف تہجی سے انتیس حرف مونث ہیں یعنے
ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ہ ی۔

۱۰

فائدہ بعضے الفاظ مشترک ہیں درمیان تذکیر و تانیث کے مثلاً فکر۔ جان۔

فائدہ جس لفظ کی تذکیر و تانیث میں ابہام ہو وے اسکا استعمال بطور تذکیر کے اولی ہے

فائدہ فعل متعدی ماضی قریب و بعید کی تذکیر و تانیث میں رعایت مفعول کی ضرور ہے اگر علامت
مفعول کی یعنے کو۔ و کیتئیں و حرف سے۔ یعنے یائے مجہول مذکور نہو خواہ فاعل مذکر ہو یا
مونث جیسا زید نے روٹی کھائی۔ مرد نے روٹی کھائی۔ زید نے کھانا کھایا۔ سیتا نے کھانا کھایا
اور جب علامت مفعول کی مذکور ہو تب صیغہ مذکر ہی ہوگا خواہ فاعل مذکر ہو یا مونث جیسا
کشن نے روٹی کو کھایا۔ یا سیتا نے روٹی کو کھایا۔ اور تفصیل اسکی آویگی بحث فعل میں انشاء اللہ تعالی

فائدہ مصدر کو باعتبار مفعول کے مونث بنانا درست ہے جیسا جو بات کرنی تھی کی۔
اور جہاں ایک جزو بدل ہو دوسرے کے ساتھ تب فعل کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے

لیکن اکثر پہلے کی موافقت کرتے ہیں جیسا رنڈی مرد ہوگئی - صفات عددی کہ اُنکے آخر یلہ
حرفِ واں ہی حالت تانیث میں وہیں ہوگا بیاے معروف - دسویں - لڑکی بیاے معروف

فصل چہارم حالت اسما کے بیان مین -

اسم کی حالتین پانچ ہیں اول حالت فاعلیت - فاعل وہ ہی کہ جس سے فعل صادر ہووے جیسا
مارا زید نے - یا جسمیں قایم ہو جیسا موا زید - یا آیا زید - ہندی میں لفظِ - لانا - و بولنا
کے سوا جتنے متعدی ہیں سب کے صیغہا ماضی کے فاعل کی علامت سوا ے ماضی استمراری
کے حرف نے یعنے نون و یاے مجہول ہی جیسا مارا ہی ہمنے یا ہمنے مارا تھا - اور سوا انکے
کسی صیغے کے فاعل کی علامت لفظاً کچھہ مقرر نہیں مثلاً میں مارونگا - میں گیا تھا - اور یہہ کا حق
بیان کیا جایگا بحث فعل میں انشاء اللہ تعالیٰ -

دوم حالت مفعولیت - مفعول وہ ہی کہ جس پر فعل واقع ہو جیسا ہمنے مارا زید کیتئیں مفعول کی
علامت حرف کو و کیتئیں ہی مثلاً زید کو مارا - عمرو کیتئیں کہا - اور ضمایر و اسماءِ اشارہ
و موصول و استفہام میں ایک علامت اور بھی ہی یعنے حرف یاے مجہول جیسا مجھے ہمیں
تجھے - تمھیں - اُسے - اُنھیں - اِسے اِنھیں کسے - کنھیں وغیرہ -

فائدہ علامت مفعول کی محذوف ہوتی ہی جیسا اُسکا گھوڑا لاؤ - یا میرا گھوڑا لاؤ یعنے اُسکے
گھوڑے کو یا میرے گھوڑے کو - اور یہہ حذف کرنا علامت مفعول کا اکثر واقع ہی مفعول ثانی
میں متعدی بدو مفعول کے جیسا دیا میں نے زید کو روپیہ - سکھائی میں نے عمرو کو کشتی - اور
اکثر فعل مرکب کے مفعول کے ساتھہ حرفِ کو - کی جگہہ حرفِ سے - کہتے ہیں جیسا اُس سے ملاقات کی
نہ اُسکو مگر لفظِ بیان - کرنا کہ اُسمیں دونوں صحیح ہی اُسکو بیان کرو اُسے بیان کرو -

سوم حالت اضافت - اضافت وہ کہ نسبت کیا جاوے ایک لفظ دوسرے کی طرف جسکو

نسبت کرین اُسکا نام مضاف اور جسکی طرف نسبت کرین وہ مضاف الیہ ہی اور مبتدی اضافت
مین اصل یہہ ہی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر جیسا کشن کا گھر - اور اسکا عکس بھی جایز ہے
مثلاً گھر کشن کا - اضافت کی علامتیں تین ہین حرف کا - بکاف مفتوح والف ساکن
جب مضاف واحد مذکر ہووے جیسا زید کا گھر - اور حرف کے - بیاے مجہول جب مضاف مذکر جمع
ہو مثلاً زید کے گھر - یا کہ مضاف مذکر واحد کے بعد حروف آوین چنانچہ زید کے گھر سے - زید
کے گھر کو - زید کے گھر کا - وغیرہ - یا کہ اسماء ظروف آوین مثلاً زید کے آگے - زید کے پیچھے
عمرو کے سامھنے - کشن کے پاس یا کہ لفظ مطابق - وموافق وساتھہ - وبرابر وغیرہ - اسطرح
اسما آوین جیسا اسکے مطابق - اسکے ساتھہ وغیرہ - اور حرف کی - بیاے معروف جب مضاف
مونث ہو خواہ واحد خواہ جمع اور حرف معنوی ہون یا نہوں جیسا زید کی کتاب - زید کی کتابین
اسکی کتاب کو - اسکی کتابین وغیرہ - اضافت کے سبب مضاف مین ایک تخصیص ہوتی ہے جیسی
صفت مختص ہی موصوف کی مثلاً مرد کا گھر - یعنے عورت کا نہیں سیشے کا حُقّہ
یعنے روپے سونے کا نہیں -

فائدہ لفظ آپ اکثر مجازاً مستعمل ہوتا ہی معنی میں تم کے چنانچہ آپ کہان تشریف
لیجاتے ہین ؟ اور اسکی اضافت دو طور پر ہی ایک تو آپ کا - آپکے - آپ کی دوسرا
اپنا - اپنے - اپنی - پس نا - و نی - و نے - قایم ہین کا و کے - و کی کی جگہہ مین -

چہارم حالت ظرفیت ظرف وہ وقت یا جگہہ ہی کہ جس مین فعل صادر ہووے فاعل سے
پس ظرف دو نوع ہین نوع اوّل زمان وہ دو قسم ہی مبہم یعنے غیر معین جیسا وقت برسے
محدود یعنے معین جیسا برس یعنے بارہ مہینے اور مہینا - اور دن - اور رات نوع دوم
مکان اسکی بھی دو قسم ہی مبہم جیسا جگہہ ٹھانو - یا آگے - پیچھے - دہنے - بائین اوپر نیچے

کنے - پاس - نزدیک - وغیرہ محدود جیسا گھر - مسجد - ویورا - پس ظرف کی علامت ہی
لفظ میں - کو - بیچ - خواہ مذکور ہو جیسا صندوق میں رکھو - گھر کو جاو - تالاب بیچ پانی ہی
یا محذوف جیسا میرے آگے لاو - یعنے آگے مین - اپنے گھر جاؤ یعنے گھر کو - جسوقت تم جاو یعنے
جسوقت میں پنجم حالت ندا - منادی وہ ہی کہ جو بلایا جاوے ان الفاظ کرکے یعنے ارے - رے
ای بفتح الف اسے - بکسر الف او - بواو مجہول ابے - بے - اجی - ہوت - خواہ وہ علامت
مذکور ہون جیسا ای میان زید رے - وغیرہ یا مقدر جیسا لڑکے - بیاے مجہول یعنے
ای لڑکے - لڑکو - یعنے ای لڑکے سب - اور باقی حالتون کا نام جو حصول انکا لفظ سے
یا ساتھہ - یا واسطے - پر موقوف ہی قلم انداز کیا گیا -

فصل پنجم بیان مین وحدت و جمعیت کے

اسماء غیر متبدلہ یا صفات غیر متبدلہ جو فصل اوّل مین مذکور ہیں انکے مذکر کی جمع کی علامت
حالت فاعلی میں لفظاً کچھہ مقرر نہین جیسا مرد آئے - بیاے مجہول یا ساقی بیٹھے بیاے مجہول
مرد نیک گئے - مگر جب انکے بعد حرف نے آوے تب حرف ون یعنے واو و نون غنہ علامت
جمع ہی جیسا مردون نے - اور اس فصل کے جتنے اسماء مونث کہ انکے آخر میں حرف ی
یعنے یاے معروف نہو انکی جمع کی علامت حالت فاعلی میں حرف ین - یعنے یا و نون
غنہ ہی جیسا کتابین - باتین - عورتین - بوئین اور جن اسماء مونث کے آخرین حرف
ی - یعنے یاے معروف ہو انکی جمع کی علامت حالت فاعلی مین حرف اں یعنے الف و
نون غنہ ہی مثلاً لڑکی - لڑکیاں - روٹی - روٹیاں - پگڑی - پگڑیاں - اور حالت ندا میں
حرف و - یعنے واو مجہول زاید کرینگے خواہ مذکر ہو یا مونث جیسا مردو - یعنے ای مرد سب
لڑکیو - یعنے ای لڑکیاں - ساقیو - ای ساقی سب - اور حالت مفعولیت و اضافت

وظرفیت میں یا جب اور کوئی حروف بعد اسماء غیر متبدلہ کے آویں تب انھوں کی جمع
کی علامت یہہ ہی کہ حرف ون سے یعنے واؤ و نون غنہ کو زیادہ کریں خواہ مذکر ہو یا مونث
جیسا مردون کو۔کتابون کو۔ساقیوں کو۔لڑکیوں کو۔آزادوں کو۔مردوں کا۔کتابوں کا
ساقیوں کا۔لڑکیوں کا۔آزادون کا۔مردوں میں۔کتابوں میں۔ساقیوں میں۔لڑکیوں میں
آزادوں میں۔مردوں سے۔کتابوں سے۔ساقیوں سے۔لڑکیوں سے۔آزادون سے وغیرہ

فائدہ کبھی وقت زاید کرنے علامت جمع کے ایک حرکت لفظ سے حذف ہوتی ہی جیسے
پتھر ساتھ تاے مفتوح کے۔وچاکر ساتھ کاف مفتوح کے پس ان دونوں کی جمع ہی
پتھرون۔وچاکرون ساتھ تا و کاف ساکن کے۔اور اسماء متبدلہ جو فصل دوم میں
مذکور ہیں انکی جمع کی علامت حالت فاعلی میں جو بغیر حرف نے کے ہووے یہہ ہی
کہ انکے حرف آخر کیتیئں بدل کریں ساتھ حرف یے۔یعنے یاے مجہول کے جیسا لڑکے
بیاے مجہول و بندے۔و پردے بیاے مجہول۔اور فاعل جو ساتھ حرف نے کے ہووے
حالت مفعولیت و حالت ظرفیت و اضافت میں یا جب کوئی اور حروف واقع ہوویں
ان صورتوں میں انکی جمع کی علامت یہہ ہی کہ حرف آخر کو بدل کریں ساتھ حرف ون یعنے واؤ
و نون غنہ کے جیسا لڑکوں نے۔بندوں نے۔بھلوں نے۔لڑکونکو۔بندونکو۔بھلونکو۔
کھالونکو۔اور حالت جمع ندا میں حرف آخر کو بدل کرینگے ساتھ حرف و۔یعنے واو مجہول کے
جیسا لڑکو۔بندو۔وغیرہ۔

فائدہ فصل دوم سے جو چند الفاظ مستثنی ہیں اور سابق مذکور ہوئے ہیں وے وحدت
و جمع میں موافق ہیں اسماء فصل اول کے جیسا دعا۔دعائیں۔سزا۔سزائیں۔دعاؤں۔
سزاؤں۔امراؤں۔ملاؤں۔

متفرقات

جب کسی اسم پر اسماء عدد واقع ہوں تب اُسکی جمع کی احتیاج نہیں جیسا چار مرد کو!!
اور ضرور نہیں ہی چار مردونکو۔ اور اکثر اسماء عدد و اسماء ظرف میں واسطے فائدہ دینے
کثرت یا حصر کے جمع کی علامت وں یعنے واؤ و نون غُنّہ لاتے ہیں بغیر اسکے کہ اُسکے بعد
حرف نے۔ یا اور کوئی حروف جو علامت مفعولیت یا اضافت یا ظرفیت وغیرہ کی ہیں
آوے جیسا ہزاروں مرگئے۔ برسوں گذرے۔ تینوں بھائی آئے۔ چاروں بیٹھے مہینوں ہو
فائدہ ہندی میں بطور پارسی کے بھی جمع ہوتی ہی جیسا باتاں۔ راتاں۔ اور اکثر جمع عربی
و پارسی مستعمل ہی جیسا ساقیاں جواناں۔ ہزارہا۔ سالہا۔ مفردات۔ مقدمات۔ معاملات
اشراف۔ نجبا۔ شرفا۔ طلبہ۔ فضلا۔ علما۔ غربا۔ وغیرہ۔ اور کبھی جمع عربی و پارسی پر
علامتِ جمع ہندی داخل کرتے ہیں چنانچہ احکاموں۔ امراؤں۔ علماؤں۔ مقدماتوں
اشرافوں نجبائوں۔ فضلاؤں۔

فائدہ کبھی دو لفظ کہ ایک اُسکا باب چہارم کی فصل اوّل سے ہی جیسا بند۔ اور دوسرا فصل
دوم سے ہووے مثلاً بندہ۔ اُن دونوں کی جمع بادی النظر میں ایک ہی ہی چنانچہ قبا کے
بندون کو جمع بند کی زید کے بندوں کو۔ جمع بندہ کی۔ — لیکن بعد تعمق نظر کے معلوم
ہوگا کہ اوّل میں ازدیاد ہی اور ثانی میں تبدیل

فائدہ زبان قدیم میں لفظ سکھی۔ و نین و انکھ کی جمع کئی طور پر ہی سکھیں بکسر یا۔ و سکھین
بفتح یا و نیین بفتح نون دوم و نینیں بکسر نون دوم۔ و انکھیں بفتح یا سکھیاں و انکھیاں
و نیناں — **فائدہ** لفظ انکھیا۔ و رتیا۔ و بتیا۔ تصغیر کے واسطے ہیں اور حالت فاعلی
میں جمع اُنکی انکھیاں۔ رتیاں۔ بتیاں ہی

فائدہ فعل ماضی متعدی قریب و بعید کے جمع ہونے میں رعایت مفعول کی ضرور ہے خواہ
فاعل واحد ہو یا جمع جیسا سپاہیوں کے سامھنے شراب کے پیالے ساقیوں نے رکھے بیاے مجہول
پس رکھے کو بصورت جمع کے لائے بسبب جمع ہونے مفعول کے یعنے پیالے بیاے مجہول لیکن جب
علامت مفعول مذکور ہووے تب فعل واحد ہی ہوگا خواہ مفعول واحد ہو یا جمع جیسا سپاہیوں کے
سامھنے شراب کے پیالوں کو ساقیوں نے رکھا اور بیان اسکا بحث فعل میں کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی

بحث دوم فعل کے بیان میں

فعل وہ لفظ ہی کہ دلالت کرے ایک معنے پر ساتھہ استقلال کے اور تین زمانوں سے ایک
زمانہ اسکے ساتھہ سمجھا جاوے یہہ بحث مشتمل ہی دو باب پر۔

باب اول

بیان میں بناے افعال اور اسکی تصریف یعنے گردان کے

جاننا چاہئے کہ ہندی ریختے میں مصدر کی علامت حرف نا۔ یعنے نون اور الف ساکن
ہی جیسا مارنا۔ ہونا۔ اور بعد حذف کرنے علامت مصدر کے جسقدر کہ باقی رہے وہ بعینہ
امر واحد ہی اور اسکے ساتھہ جب حرف و۔ یعنے واو موقوف یا مجہول زائد کریں صیغہ
جمع امر ہوگا۔ اور انہیں امر کے صیغے پر جب حرف مت۔ یا نہ داخل کریں نہی کے صیغے حاصل
ہونگے اور امر و نہی میں مذکر و مونث برابر ہیں۔

امر حاضر		نہی حاضر	
سمجھہ تو	سمجھو تم	مت سمجھہ تو	مت سمجھو تم

اور اسماء حالیہ جو سابق مذکور ہوئے انکے ساتھہ جب ملاویں لفظ ہوں۔ وہی۔ وہیں۔ وہو
تب فعل حال کے صیغے حاصل ہونگے اور انسے لفظ ہوں وغیرہ کو حذف بھی کرتے ہیں

حال مذکر مثبت	حال مونث مثبت
مین سمجھتا ہوں تو سمجھتا ہی وہ سمجھتا ہی	مین سمجھتی ہوں تو سمجھتی ہی وہ سمجھتی ہی
ہم سمجھتے ہیں تم سمجھتے ہو وے سمجھتے ہین	ہم سمجھتی ہین + تم سمجھتی ہو + وے سمجھتی ہین + وے سمجھتیان ہین

اور امر واحد کے آخر مین جب حرف ا یعنے الف ساکن اور ے یعنے یاے مجہول اور ی یعنے یاے معروف او رین - یا یان بیاے معروف لاوین تب ماضی کے صیغے حاصل ہونگے

ماضی مذکر مثبت

مین سمجھا تو سمجھا وہ سمجھا ہم سمجھے تم سمجھے وے سمجھے

ماضی مؤنث مثبت

مین سمجھی تو سمجھی وہ سمجھی ہم سمجھین تم سمجھیں وے سمجھیں + وے سمجھیان

لیکن جسوقت امر کے آخر مین حرف الف یا حرف واو ہو وے تب بناے ماضی کے لئے علامت ماضی کے قبل ایک حرف یا چاہیئے جیسا کھایا - کھائی وغیرہ ڈبویا ڈبوئی وغیرہ -

فائدہ گنوار صیغۂ ماضی کے آخر مین اکثر حرف یس یعنے یاے معروف و سین زاید کرتے ہین مثلاً ماریس ڈالیس کھایس کاٹیس وغیرہ اور صیغۂ ماضی کے آخر مین جب لفظ ہوں و ہی و ہیں و ہو - ملاوین تب ماضی قریب کے صیغے حاصل ہونگے -

ماضی قریب مذکر مثبت

مین سمجھا ہوں تو سمجھا ہی وہ سمجھا ہی ہم سمجھے ہیں تم سمجھے ہو وے سمجھے ہین

ماضی قریب مونث مثبت

مین سمجھی ہوں تو سمجھی ہی وہ سمجھی ہی ہم سمجھی ہیں تم سمجھی ہو وے سمجھی ہین وے سمجھیان ہین

لفظ تھا و تھے بیاے مجہول و تھی و تھین بیاے معروف کہ انکا مصدر ہندی مین خوب

معلوم نہین ہے اگرچہ زبان پارسی کے موافق شاید مصدر اسکا لفظ رہنا ہووے کیونکہ لفظ تھا کی پارسی بود ہے اور بود کا مصدر بودن ہے اور بودن کے معنے رہنا ہے غرض بہر صورت ان لفظون کو ماضی کے صیغوں مین ملانے سے ماضی بعید کے صیغے حاصل ہوتے ہین......

ماضی بعید مذکر مثبت

مین سمجھا تھا تو سمجھا تھا وہ سمجھا تھا ہم سمجھے تھے تم سمجھے تھے وے سمجھے تھے۔

ماضی بعید مونث مثبت

مین سمجھی تھی تو سمجھی تھی وہ سمجھی تھی ہم سمجھی تھیں تم سمجھی تھیں وے سمجھی تھیں + وے سمجھیان تھین

اور انھین لفظونکو جب اسماء حالیہ مین ملاوین تب ماضی استمراری کے صیغے حاصل ہونگے....

ماضی استمراری مذکر مثبت

مین سمجھتا تھا - تو سمجھتا تھا - وہ سمجھتا تھا - ہم سمجھتے تھے - تم سمجھتے تھے - وے سمجھتے تھے

ماضی استمراری مونث مثبت

مین سمجھتی تھی - تو سمجھتی تھی - وہ سمجھتی تھی - ہم سمجھتی تھیں - تم سمجھتی تھیں - وے سمجھتی تھیں - وے سمجھتیان تھین

اور اسماء حالیہ کے صیغے بعینہ کبھی ماضی شرطی کے صیغے ہوتے ہین۔

ماضی شرطی مذکر مثبت

مین سمجھتا - تو سمجھتا - وہ سمجھتا - ہم سمجھتے - تم سمجھتے - وے سمجھتے

ماضی شرطی مونث مثبت

مین سمجھتی - تو سمجھتی - وہ سمجھتی - ہم سمجھتین - تم سمجھتین - وے سمجھتین - وے سمجھتیان

اور امر واحد کے آخر مین جب حرف وں یعنے واو اور نون غنہ اور ین بیاے مجہول و نون غنہ اور حرف وے یعنے واو مجہول ضم کرین تب مضارع کے صیغے حاصل ہونگے اور مضارع مین تذکیر و تانیث برابر ہے

مضارع

میں سمجھوں تو سمجھے وہ سمجھے ہم سمجھیں تم سمجھو وے سمجھیں۔
اور انہیں مضارع کے صیغوں کے ساتھ جب ملاویں حرف گا یعنے کاف پارسی اور الف اور حرف گے بیائے مجہول اور گی بیائے معروف اور گیں بیائے معروف تب مستقبل کے صیغے حاصل ہونگے

مستقبل مذکر مثبت

میں سمجھونگا تو سمجھیگا وہ سمجھیگا ہم سمجھینگے تم سمجھوگے وے سمجھینگے

مستقبل مونث مثبت

میں سمجھونگی تو سمجھیگی وہ سمجھیگی ہم سمجھینگی تم سمجھوگی وے سمجھینگی

لفظ کے بہ کاف عربی و کو و کرکے ۔ و کر کر ۔ درمیان دو فعل کے آتے ہیں اسواسطیکہ فاعل ایک کو عمل میں لاکے دوسرے فعل کو اس میں متصل کرے جیسا سمجھکے ۔ سمجھکر ۔ سمجھکرکے ۔ پس اگرچہ موافق اصطلاح صرف عربی کے اُسکا نام مقرر نہیں لیکن از روے معنے کے معطوف علیہ ہونیکا فائدہ دیتا ہی مثلاً سمجھکر گیا یعنے سمجھا اور پیچھے گیا ۔

مصرع ۔ دل میرا لیکے لیا چاہتے ہو میری جان ۔

اور کبھی یے حروف لفظاً محذوف ہوتے ہیں جیسا مارا گیا ۔ یہہ تصریف جو بیان کی گئی افعال مثبت کی ہی اور انہیں افعال پر جب حرف نہ یا نہیں داخل کریں تب افعال منفی ہونگے

فائدہ تصریف مذکورہ سے یہہ معلوم ہوا کہ لفظ مارتا ۔ مارتے وغیرہ کی تین صورتیں ہیں کبھی تو وے اسماء حالیہ ہیں اور کبھی فعل حال کے صیغے اور کبھی ماضی شرطی کے ۔ لفظ ہونا مصدر لازمی ہی اور تصریف اُسکی بعینہ طریق مذکورہ پر ہوتی ہی مگر تین بات میں فرق ہی ایک یہہ کہ موافق اس قاعدے کے جو ماضی کے بیان میں ذکر کیا مناسب تھا کہ اُسکی ماضی کے صیغے ملفظ

ہویا وغیرہ ساتھ یا کے ہوتے لیکن برخلاف قیاس ہوا۔ کہتے ہین ساتھ ضمہ ہا اور بغیر یا کے
دوسرا یہہ کہ حرف یا کہ اُسکے صیغۂ مضارع کی علامت مین آتا ہی اسکو حذف کرنا درست ہی
جیسا ہوا اور ہون بولتے ہین جگہہ میں ہوئے اور ہونگے۔ اور تیسرا یہہ کہ اسکے مضارع کے
صیغون مین ایک حرف واو کو زیادہ کرنا صحیح ہی جیسا

مین ہوؤن تو ہووے وہ ہووے ہم ہووین تم ہوؤ وے ہووین

اور یہہ تیسرا فرق جاری ہی اُن تمام فعلون مین کہ جن کے امر کے آخر مین حرف علت ہی جیسا

مین جاؤن تو جاوے وہ جاوے ہم جاوین تم جاؤ وے جاوین

مین پیؤن تم پیوے وہ پیوے ہم پیوین تم پیو وے پیوین

اور لفظ جانا بھی بطور مذکور بعینہ متصرف ہی مگر صیغۂ ماضی مین قیاس تھا کہ جایا ہو لیکن گیا
بکاف پارسی کہتے ہین۔ اور اُسکا سبب افعال غیر صحیح میں بیان کرونگا لیکن عند الترکیب
اُسکی ماضی کے صیغے کبھی اپنی اصلی حالت پر رہتے ہین چنانچہ جایا چہنا۔

باب دوم مشتمل ہی چار فصل پر

فصل اوّل بیان مین اقسام فعل کے

اگرچہ اقسام بیان کرنا ہون افعال کے لیکن آسانی کے واسطے نظائر میں مصادر کو ذکر کرونگا
پس افعال کی دو قسم ہین لازمی اور متعدی۔ لازمی وہ کہ فقط فاعل ہین معنے اُسکے تمام ہوون
اور محتاج مفعول کی طرف نہو جیسا ہونا جانا سونا۔ متعدی وہ کہ بغیر مفعول کے فقط فاعل
مین تمام نہو اور اسکی دو نوع ہین اول متعدی بنفسہ وہ کہ بغیر واسطہ کسی حرف زائد اور
علامات کے متعدی ہووے جیسا سمجھنا۔ پوچھنا۔ کھوجنا۔ ڈھونڈھنا۔ دوسرا متعدی
بالواسطہ وہ کہ بواسطۂ کسی حرف و علامات کے متعدی ہووے۔ پس متعدی بالواسطہ کی تحقیق

لئے چار نوع مقرر کئی گئین **نوع اوّل** یہہ کہ مصدر خواہ لازمی ہووے یا متعدی اسکی علامت مصدر کے ماقبل حرف آ۔ یعنے الف ساکن یا حرف وا۔ یعنے واؤ اور الف ساکن اور حرف لا یعنے لام اور الف ساکن کے زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا ہی جیسا بچنا بچانا۔ بچوانا۔ دبنا۔ دبانا۔ دبوانا۔ ڈرنا۔ ڈرانا۔ بیٹھنا۔ بٹھلانا۔ چونا۔ چُلانا۔ رونا۔ رولانا۔ اور اِس قسم کے متعدی بالواسطہ مین اکثر اعراب کی تغیر و تبدیل ہوتی ہی اِسلئے اسکے بیان کے واسطے دو قانون مقرر کئے گئے **قانون اوّل** یہہ کہ حرف علت جو اس فعل مین تھے علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونیسے حذف ہوجاتے ہین تلفظ سے اور ضمہ و فتحہ و کسرہ کہ اُس حرف علت پر تھے وے باقی رہتے ہین جیسا بولنا۔ بلانا۔ بھولنا بھلانا۔ رونا۔ رُلانا۔ گانا۔ گوانا۔ سیکھنا۔ سکھانا۔ **قانون دوم** یہہ کہ اُن علامات کے داخل ہونیسے اس فعل کی ایک حرکت ساقط ہوجاتی ہی جیسا اٹکنا۔ اٹکانا۔ پس وہ فتحہ کہ اٹکنا کے حرف ٹ مین تھا وہ اٹکانا کے حرف ٹ مین نہین ہی اور ایسے ہی برسنا۔ برسانا **نوع دوم** یہہ کہ حرف آ یعنے الف ساکن فعل کے فا کلمہ کے بعد ہی لانے سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا ہی جیسا تننا۔ تاننا۔ ٹھسنا۔ ٹھاسنا۔ ٹلنا۔ ٹالنا۔ دبنا۔ دابنا۔ مرنا۔ مارنا ارنا۔ آرنا۔ کٹنا۔ کاٹنا۔ بندھنا۔ باندھنا **نوع سیوم** یہہ کہ تلفظ مین حرف واؤ یا حرف یا کو زاید کرنے سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا ہی جیسا گھلنا۔ گھولنا۔ کھلنا۔ کھولنا پسنا۔ پیسنا۔ رکنا۔ روکنا **نوع چہارم** یہہ کہ ایک حرف صحیح کو دوسرے حرف کے ساتھہ بدل کرنے سے متعدی بالواسطہ حاصل ہوتا ہی جیسا بکنا۔ بیچنا۔ چھوٹنا۔ چھوڑنا۔ ٹوٹنا۔ توڑنا جاننا۔ جتانا **فائدہ** اکثر فعلون کی متعدی کئی طور پر آتی ہین جیسا سیکھنا۔ سکھانا۔ سکھلانا بیٹھنا۔ بٹھانا۔ بٹھلانا۔ بیٹھالنا۔ بعد دریافت کرنے اس تفصیل کے معلوم کیا جاوے

کہ متعدی خواہ بنفسہ ہو یا بالواسطہ تین قسم سے خالی نہونگے متعدی بیک مفعول جیسا سمجھنا
بوجھنا۔ دبانا۔ مارنا۔ کاٹنا۔ متعدی بدو مفعول سمجھانا۔ بجھانا۔ مروانا۔ کٹوانا۔ دینا
متعدی بسہ مفعول جیسا دلانا۔ اور مطلق متعدی خواہ بیک مفعول خواہ بدو مفعول خواہ
بسہ مفعول دو قسم ہین۔ معروف کہ فاعل اُسکا معلوم ہو جیسا سمجھنا۔ بوجھنا۔ دبانا۔ دلانا
مجہول کہ فاعل اسکا معلوم نہو جیسا سمجھا جانا۔ بوجھا جانا۔ دبا جانا۔ مارا جانا۔ کاٹا جانا
سمجھایا جانا۔ بجھایا جانا۔ کٹوایا جانا۔ دبایا جانا۔ دلایا جانا۔ اور مجہول بنانیکا قاعدہ
یہہ ہی کہ ماضی کے صیغے کے ساتھہ لفظ جانا کے صیغون کو ملاوین فائدہ بعضے فعل مشترک
ہین درمیان لازمی و متعدی کے جیسا خارش کھجلاتی ہی لازمی۔ اور وہ کھجلاتا ہی خارش کو
متعدی۔ اور ایسے ہی کترانا۔ اور بعضے فعل کی صورت متعدی سی ہی پر فی الواقع لازمی ہی
جیسا کُملانا۔ آمانا۔ کہلانا۔ اور بعضے فعل اُسکے برعکس ہین چنانچہ نکلنا۔ رگڑنا۔ بدلنا۔
فائدہ جتنے لازمی ہین سب کے معنے کا حاصل رجوع کریگا ایک متعدی مجہول کی طرف جیسا بننا یعنے بنایا جانا
فصل دوم بیان مین فعل وضعی و غیر وضعی و فعل مفرد و مرکب کے۔
فعل وضعی ہندی وہ ہی کہ کسی واضع ہند نے اسکو وضع کیا ہی جیسا مارنا۔ کاٹنا۔ آنا
جانا۔ غیر وضعی وہ ہی کہ الفاظ غیر ہندی کے ساتھہ علامت مصدر ہندی کی ملاکر مصدر
بناوین مثلاً قبولنا۔ خریدنا۔ بخشنا۔ بدلنا۔ داغنا۔ یا کسی اسماء جامد یا صفات ہندی کے
ساتھہ علامتِ مصدری ملاوین جیسا سونٹنا۔ سنسناتا۔ پانی۔ پنیانا۔ موٹا۔ مٹانا۔ گرم گرمانا
بہر صورت خواہ وضعی ہو یا غیر وضعی فعل کی دو قسم ہین بسیط یعنے غیر مرکب جیسا دینا۔ مارنا۔
بخشنا۔ بدلنا۔ قبولنا۔ مٹانا۔ سنسناتا۔ مرکب کہ اسکے دو جزو ہووین پس اس مرکب کی دو
نوع ہین نوع اوّل یہہ کہ ایک جزو اسم ہووے اور دوسرا فعل جیسا غوطہ مارنا۔ غوطہ کھانا

فکر کرنا - شرط کرنا - رخصت کرنا - موٹا کرنا - **نوع دوم** یہہ کہ دونوں جزو فعل ہووین
پس اُس نوع کی طریق اصلی یہہ ہی کہ جزو اوّل امر واحد ہو - جیسا مار ڈالنا - دیڈالنا - کھا جانا
گھبرا جانا - بول جانا - ہو سکنا - کاٹ ڈالنا - پھینک دینا - سو رہنا - جا رہنا - اور کبھی جزو اوّل
صیغۂ ماضی ہوتا ہی مثلاً چلا جانا - جایا چاہنا - مارا چاہنا - ناچا کرنا اور کبھی جزو اوّل اسم حالیہ
جیسا بولتا جانا - بولتے رہنا - بیتیا رہنا - پیتے رہنا - جاتا رہنا - جاتے رہنا - اور کبھی
جزو اوّل مصدر جیسا بولنے لگنا - آنے پانا - جانے دینا **فائدہ** ہندی فعل مرکب کے دونوں
جزو کے درمیان لفظ اجنب لانا درست ہی جیسا **مصرع** لازم نہیں کہ چھوڑ مجھے یار جائے
یعنے چھوڑ جائے **فصل سوم** افعال کے بعضے احکام اور تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت کے بیان میں
جتنے افعال متعدی ہین سبھوں کے صیغۂ ماضی کے فاعل کی علامت سوا ماضی استمراری کے حرف
نے یعنے نون و یاے مجہول ہی جیسا مین نے کھایا ہی تو نے کھلایا ہی مین نے کھایا تھا - تو نے کھلایا
مگر لفظ لانا - اور بولنا - یا جو فعل کہ ساتھ لفظ جانا - یا چکنا - یا سکنا - یا لگنا کے مرکب ہو وا اسکی
ماضی کے فاعل کی علامت حرف نے نہین ہی جیسا مین لایا وہ بولایا - تو کھا چکا - وہ لے چکا
مین لے سکا - اور کبھی بطریق شاذ حرف نے فعل جا کے ساتھ لاتے ہین - مثلاً — **بیت**
سُنتے ہی عطار نے یہہ رنگ بو ٭ کہنے لگا ہاے میان ہو نہو - اور کبھی حرف نے ماضی متعدی
کے فاعل سے حذف ہوتا ہی جیسا **مصرع** حارث لعین کی عورت بہتیرا رو پکاری —
فعل ماضی متعدی قریب و بعید کے صیغے سوا اُن متعدیوں کے کہ جن کے ساتھ حرف
نے مذکور نہین ہوتا ہی تذکیر و تانیث مین متابعت مفعول کی کرتے ہین مثلاً **مصرع**
دی تھی خدا نے آنکھ یہ ناسور ہو گیا - اور جیسا کہ ہندہ نے کھانا کھایا - زید نے روٹی
کھائی مگر جب علامت مفعول یعنے حرف کو - و کینٹیں و حرف سے مذکور ہو تب فعل

متعدی ماضی مذکر ہی ہوگا خواہ مفعول مذکر ہو یا مونث - جیسا زید نے کھانے کو کھایا -
اور عمرو نے روٹی کو کھایا مصرع ایکدم خالی نپایا اشک سے اُس آنکھ کو -
اور سوا اُن صیغہ ہاے مذکورہ کے تمامی صیغے خواہ متعدی ہوں یا لازمی مذکیر و تانیث میں
فاعل کی موافقت کرتے ہیں جیسا ہندہ کھانا لائی - سیتا یہہ کلام بولی ہندہ ماری گئی
ہندہ کئی - ہندہ جاتی ہے اور یہی حکم ہے فعل کی وحدت و جمع میں یعنے سوا لے
لازمی اور سوائے اُن متعدیوں کے کہ جنکی ماضی میں حرف نے نہیں لاتے ہیں جتنی ماضی متعدی قریب
و بعید ہیں اُنکے صیغوں میں وحدت و جمع برعایت مفعول ہوتی ہے جیسا ہمنے کھانا کھایا -
یا سپاہیوں کے سامھنے شراب کے پیالے ساقیوں نے رکھے - پیالے مجہول - پس لفظ رکھے کی
جمعیت بسبب جمع ہونے مفعول کے ہے یعنے پیالے بیاسے مجہول - مگر جب علامت مفعول مذکور
ہووے تب فعل واحد ہی ہوگا خواہ مفعول واحد ہو یا جمع مثلاً شراب کے پیالوں کو ساقیوں نے کھا

فصل چہارم

ہندی میں افعال دو قسم ہیں صحیح وہ کہ جسمیں تغیر و تبدیل یا زیادت یا حذف حروف کی تصریف
کے وقت نہیں ہوتی ہیں مثلاً مارنا - کاتنا - پہنچنا - اور غیر صحیح وہ کہ جسمیں عند التصریف تغیر
تبدیل یا حذف یا زیادت حروف کے واقع ہو - جیسا لفظ کرنا قیاس چاہتا ہے کہ صیغہ ماضی
اسکا کرا ہووے لیکن را کو حرف یا کے ساتھہ بدل کرکے کیا کہتے ہیں اور ایسے ہی لفظ مرنا
میں چاہیئے کہ ماضی مرا - و مرے وغیرہ ہووے - لیکن حرف را کو واو کے ساتھہ بدل کرکے موا کہتے ہیں اور
لفظ جانا کے صیغہ ماضی چاہیئے کہ جایا - و جائے وغیرہ ہووے لیکن اس جہت سے کہ حرف جیم و کاف
پارسی کبھی ایک دوسرے کے ساتھہ بدل ہوتے ہیں جیم کو کاف پارسی کے ساتھہ بدل کیا تو چاہیئے
کہ گایا بکاف پارسی ہوتا - لیکن واسطے دفع التباس مشابہت ساتھہ لفظ گایا کے کہ وہ ماضی ہے

لفظ گانا بکاف پارسی کا جو بمعنی سرود کے واقع ہی الف حذف کرکے گیا گئے وغیرہ کہتے ہین پر عندالترکیب دوسرے فعل کے ساتھہ کبھی وہ اپنی حالت اصلی پر رہتا ہی جیسا جایا چاہنا۔ اور لفظ ہونا کے ماضی کا صیغہ چاہئے کہ لفظ ہویا وغیرہ ہووے۔ لیکن حرف یا کو حذف کرکے ہوا وغیرہ کہتے ہین اور جو فعل کہ اسکے آخر مین حرف علت ہووے اسکے مضارع میں قبل علامت مضارع کے کبھی ایک واؤ زیادہ کرتے ہین مثلاً ہووے۔ کھاوے۔ پیوے۔ اور کئی ایسے نظر آتے ہین کہ عندالتصریف اُسکی حرکات میں تغیر و تبدیل واقع ہوتی ہی جیسا دینا۔ ولینا کے صیغہ ماضی چاہئے کہ دیا ولیا۔ ساتھہ دال و لام مکسور بکسرہ مجہول ہوتے لیکن کہتے ہین بکسرہ معروف۔ اور لفظ سمجھنا کی ماضی کے صیغے چاہئے کہ سمجھا بمیم مفتوح ہووے لیکن کہتے ہین سمجھا بمیم ساکن اور اسیطرح بکنا پھسلنا پھرکنا لچکنا پگھلنا۔ نکلنا —

باب سیوم

بیان مین مجاز کے جو فعل مین ہوتا ہی اور ذکر مین بعضے فواید کے جو حاصل ہوتے ہین فعلون سے —

ماضی بعید کی جگہہ مجازاً کبھی ماضی قریب کو استعمال کرتے ہین جیسا ہم کل اُس سے ناخوش ہوئے آج خوش ہین۔ یعنے کل ناخوش تھے۔ اور جیسا میں کل وہان گیا ہون یعنے گیا تھا۔ اور کبھی ماضی کو مجازاً باعتبار قریب الوقوع کے مستقبل کی جگہہ ذکر کرتے ہین جیسا کھانا لایا۔ ہان صاحب لایا[جواب ۱۲] یعنے نزدیک ہی کہ لاؤنگا۔ ہندی مصدر کو کبھی صیغہ امر یا نہی کی جگہہ استعمال کرتے ہین جیسا مصرع عالم کو ای دیوانے مت سالے ڈبونا۔ یعنے مت ڈبو۔ اور کبھی صیغہ مضارع مجازاً ماضی کے معنے مین آتا ہی جیسا بیت جب حسین ورن کربلا میں آئے؛ دیکھیں تو سامھنے کچھہ لوگ ہین آئے یعنے دیکھا۔ اور کبھی صیغہ حال معنے مین ماضی کے جیسا مین فلانی جگہہ گیا تھا دیکھتا ہون کہ فضیحت رہا ہی یعنے دیکھا۔ لفظ چاہنا کے صیغے کو بالفظ پڑیا والا جب کسی فعل کے

ساتھہ ملاوین تب استقبال قریب کا فائدہ حاصل ہوتا ہی جیسا مرا چاہتا ہی یا مرنے پر ہی
یا مرنے والا ہی یعنے نزدیک ہی کہ مریگا اور اُسی لفظ چاہنا سے لے کئی الفاظ جو مشتق ہین
یعنے چاہئے و چاہتا ہی و چاہیگا - کبھی کلام مین آنے سے مفید ہوتے ہین معنی ضرورت یا مناسبت
کو - مثلاً تم کو چاہئے وہان جانا یعنے ضرور ہی یا مناسب ہی - فعل مرکب جب حال ہو لفظ کرنا
یا جانا - یا رہنا کے ملانے سے تب وہ مفید ہوتا ہی معنی کثرت یا استمرار کو جیسا ناچا کرو
یعنے اکثر اوقات مین بیٹھے رہو - یعنے ہمیشہ - بولتے جاؤ یعنے اکثر اوقات مین

فائدہ کبھی کبھی فعل کو مکرر لاتے ہین واسطے حاصل ہونے معنی کثرت کے جیسا چن چن بولتے بولتے
مارتے مارتے - کھا کھا - کھاتے کھاتے - چلتے چلتے فائدہ جسوقت ایک صیغہ ماضی
مذکر اور ایک ماضی مونث کا مرکب ہو تب وہ دلالت کرتا ہی مشارکت پر اور چاہیے ہی طرفین کو
جیسا مارا ماری - دیکھا دیکھی -

فائدہ جب لفظ بنا - یا پڑنا کے صیغے دوسرے مصدر یا حال کے ساتھہ ترکیب پاوین تب مفید
ہوتے ہین معنی ضرورت کو جیسا جانا بنا - یا جانا پڑا - جانے بنا - کھانا بنا - کھانا پڑا
یعنے جانا یا کھانا ضرور ہوا -

فائدہ امر کے جمع کے صیغے کو اکثر تعظیم کے مقام مین بولتے ہین جیسا آؤ اور امر واحد
مستفاد ہوتی ہی کہ ہی عزت یعنے پیار - جیسا
شعر آ مجھہ نین مین بس کہ بنایا تیرے لئے ؛ یہہ خیمہ سیاہ و سفید تنایا ہی ؛ اور کبھی تحقیر
جیسا لفظ آئے - و کھائے وغیرہ - اسطرح کے افعال اکثر جزا طلب ہین جیسا وہ آئے تب ہین جاؤنگا

فائدہ لفظ جانا وغیرہ اسطرح کے الفاظ جو ایسے کلام مین واقع ہین یعنے مین جاتا تو اُسنے خوب مارتا
ماضی شرطی ہی لفظ ہیگا - و ہینگے مفید ہین معنی حال کو جیسا مارا ہیگا - و مارے ہینگے

اور لفظ ہوگا - وہوگا - وہوگے - جب کسی فعل ماضی کے ساتھہ مرکب ہوئے وین تب مفید ہوتے
ہین شتنباہ کیتئین جیسا مین سمجھا ہونگا تو سمجھا ہوگا - وہ سمجھا ہوگا - ہم - تم - وے
سمجھے ہونگے - لفظ لگنا کے ساتھہ جب کوئی فعل مرکب ہووے تب فائدہ شروع فعل کا دیتا ہے
جیسا آنے لگا - کھانے لگا یعنے کھانا شروع کیا - اور لفظ چکنا کے ساتھہ جب مرکب
ہو کوئی فعل تب فائدہ انتہاے فعل کا حاصل ہوتا ہی جیسا کھا چکا یعنے کھانا تمام ہوا اور فعل
کے ساتھہ تعظیم کے مقام مین اکثر لفظ ئے - یا ئیگا بیاے معروف اور جئے - اور جئیگا ملاتے
ہین جیسا مارئے - مارئیگا - ہوئے - ہوئیگا - پائے - پائیگا - ہوجئے - ہوجئیگا - دیجئے
دیجئیگا - لیجئے - لیجئیگا - اور کبھی لفظ ئے کے ضم کرنے سے فائدہ مضارع کا حاصل ہوتا ہے
جیسا وہان پہنچتے ہی یکبارگی میرے خیال مین آیا کہ فلانی جگہہ چلئے - یعنے چلون -

بحث سیوم

حرف وہ لفظ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے معنے اُسکے سمجھے نہ جائین پس حروف سے
وستی - وسون کدہی آتے ہین واسطے ابتدا کے اور حروف تک - وتلک - وِلے - ولگ
وتوڑی - واسطے انتہا کے جیسا سیر کی ہمنے لکھنؤ سے مرشد آباد تک یعنے شروع سیر کا
لکھنؤ و انتہا مرشد آباد مین - اور کبھی یہی حرف سے - وستی - وسون واسطے بیان
آتے ہین جیسا اُسکو کس بات کی کمی ہے سے - اجناس سے - کپڑے سے - اور کبھی معنی مین
بعض کے جیسا زید قوم مسلمان سے ہی یعنے بعض فرد اُسکا - اور کبھی معنی ہین سبب کے جیسا

مصرع تو شور سے میرے بھی بیزار نہو ہرگز -

یعنے بسبب شور کے - اور کبھی استعانت کے معنے مین جیسا اُسنے دو توپون سے قلعہ چھین لیا
اور حرف مین واسطے ظرفیت کے خواہ مذکور ہو جیسا چراغ مین تیل نہین ہے یا مقدر جیسا

کل تیرے گھر گیا تھا یعنے گھر مین - حرف کو - و کیتین و حرف ے یعنے یاے مجہول علامت
ہین مفعول کی جیسا اُسکو مارا - اسکیتین یا اُسے مارا - اور کبھی حرف کو ظرف کے معنے مین
آتا ہی جیسا گھر کو گیا - لکھنؤ کو جاؤنگا - یعنے گھر مین یا لکھنؤ مین اور کبھی معنی عوض کو
مفید ہوتا ہی مثلاً یہہ گھوڑا کتنے کو بیچو گے ؟ یعنے کتنے روپئے کے عوض - حرف ساتھہ
واسطے معیت و اتفاق کے ہی جیسا ہم کو وہ اپنے ساتھہ لے چلیگا - حرف پر دلالت کرتا ہی
استعلا پر جیسا زید کو تھے پر ہی - اور کبھی معنی مین لیکن کے مثلاً بیت جی مین کیا کیا ہی اپنے
ای ہمدم ؛ پر سخن تا بلب نہین آتا ؛ اور کبھی ظرفیت کے معنے کو مفید ہوتا ہی جیسا تم میرے گھر پر آؤ
یعنے گھر مین یا وہ کتاب گھر پر ہی یعنے گھر مین حرف جو اور حرف کہ - یعنے کاف عربی
مکسور آتے ہین واسطے بیان ما قبل کے - مثلاً کشن نے کہا دونی سے جو بیاری کے پاس جاؤ
زید نے کہا عمرو کو کہ مین کل باغ کو جاؤنگا - حرف نہ - و حرف مت - و نہین واسطے نفی کے
ہین اور مثال اُسکی ظاہر ہی اور حرف اَ - یعنے الف مفتوح و ان ہرز - و نِ یعنے نون مکسور دلالت
کرتا ہی نفی پر جیسا اَٹل - یعنے ٹلنے والا نہین ان پڑھا ز بل - ندر - حرف ای بالف مفتوح و ای
بالف مکسور - و ارے - بیاے مجہول - و اری - بیاے معروف و حرف او بواو مجہول و رے
بیاے مجہول و ابے - و اجی - و ہوت - و یا - و حرف ا - یعنے الف ساکن یے سب حروف ندا
ہین مثلاً ای لڑکے - او چھوکرے - ارے بندہ - ابے مردک - اجی میان - گبرو ہوت
یا خدا - خدایا - ساقیا - حرف یو - جب فعل امر کے آخر مین آوے تب فائدہ دعا کا حاصل ہوتا ہی
خواہ نیک ہو یا بد جیسا خوش رہیو - یا مریو - یعنے مین دعا کرتا ہون خدا کے یہان کہ تو خوش
رہے یا کہ مرے - حرف کاف - و چہ - موافق پارسی کے علامت تصغیر کی ہین جیسا مردک
باغیچہ یعنے چھوٹا آدمی و چھوٹا باغ - حرف آ یعنے الف ساکن و حرف وا - متعدی بالواسطہ کی

علامت ہین جیسا بچنا - بچانا - بچوانا - حرف کر بکاف عربی ترجمہ حرف با کا ہی پارسی مین مثلاً
مصرع گھر ہمارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا - یعنے بخانۂ خدا اور وہی حرف کر - اکثر مصدرات
پر واقع ہوتا ہی جیسا بنکر - چلکر - اور کبھی فاعلیت کو مفید ہوتا ہی جیسا دنکر - آفتاب کو کہتے ہین یعنے
دن کرنیوالا - حرف سا و آنہ حرف تشبیہ مین مثلاً مرد سا - مردانہ - یعنے مرد کے برابر - حرف
اور - و پن - و و - و پر - و لیکن - و بھی - و پھر - حروف عطف ہین اور حرف یا - و حرف
کی بیائے معروف و نہین تو - و خواہ - و چاہو - حروف تردید ہین مثلاً مین تمکو روپئے نہین دینے کا
خواہ خوش ہو - یا بیزار - و لفظ اگر - و جو - حرف شرط ہین و حرف تو - و پس حرف جزا جیسا
اگر - یا جو تم میرے یہان آؤ - تو - یا پس تمکو روپئے دونگا - اور کبھی حرف تو - زائد ہوتا ہی
مثلاً مصرع صاف تو کہہ کہ میان تم تو ہوئے اہل نصاب - اور لفظ سوائے - و مگر
و ورا - و ما ورا حروف استثنا ہین جیسا آئے ہمارے پاس طلبہ سوائے زید کے - لفظ ہان حرف
ایجاب ہی مثلاً تمنے فلانی کتاب پڑھی ؟ بندہ نواز ہان - لفظ البتہ واسطے تاکید اثبات
یا نفی کے ہی اور ہرگز واسطے تاکید نفی کے ہی اور کبھی مصدر کے بعد حرف کا - لانے سے معنی ہرگز
کے حاصل ہوئے ہین جیسا مین نہین دینے کا - یعنے ہرگز نہین - لفظ ہی یائے معروف واسطے
حصر یا تاکید کے آتا ہی مثلاً اس شہر مین کشن ہی دانا ہی یعنے دوسرا کوئی نہین یہی آدمی
اسی کو دو - کیا ہی آدمی ہی ؟ مصرع سنتے ہی بہہ دلکو لگی اسکے چوٹ -

فائدہ اکثر حروف پارسی و عربی ہندی مین مستعمل ہین جیسا از - بہ - لے - با - غیر - جز - تا -
فی - من - اور کبھی حروف مکرر ایک سے زیادہ لاتے ہین مثلاً اسکبتین کو دیا - **مصرع**
صبح سے تا شام تلک خوض کرو اور گھر مین سے گھوڑے پر سے -

فائدہ اکثر حرف دو لفظ کے درمیان واقع ہوتے ہین مثلاً حرف ب - وا - یعنے الف

ساکن و بے - و واؤ - و نہ - و کا - و کے - و کی جیسا در بدر - دو بدو - سال بسال جابجا
لبالب - دو را دو ر - چھپا چھپ - گاہ بیگاہ - گفت و گو - رات درات - لال و لال
کدھی کدھی - کچھ نکچھ - کہین نہ کہین - کھیت کا کھیت - جنگل کا جنگل - غت کے غت - رات کی رات

مقالۂ دوم مرکبات مین

مرکب وہ ہی کہ دو لفظ یا زیادہ سے حاصل ہووے اسطرح کہ ہر لفظ جز و معنی پر دلالت کرے مثلاً
زید کا گھوڑا - پس زید دلالت کرتا ہی اپنے معنے پر اور گھوڑا اپنے معنے پر یہ مقالہ مشتمل ہی دو بحث پر

بحث اوّل

مرکب غیر کلامی وہ ہی کہ سننے والا اسی پر اکتفا نکرے - بلکہ منتظر رہے دوسری بات کا -
پس مرکب غیر کلامی کی چار نوع ہین **نوع اول** توصیفی وہ کہ صفت و موصوف سے مرکب ہووے
ہندی ترکیب توصیفی مین اصل یہہ ہی کہ صفت مقدم ہووے موصوف پر مثلاً اچھا شہر بھلا آدمی
اور پارسی ترکیب توصیفی مین اصل یہہ ہی کہ موصوف مقدم ہو صفت پر اور اس صورت مین
موصوف مکسور ہوگا جیسا عاشق پاک - مرد نیک - اور عکس اوسکا بھی صحیح ہی لیکن اس صورت
مین موصوف مکسور نہوگا جیسا پاک عاشق - نیکمرد - اور ہندی صفت و موصوف کے درمیان
موافقت شرط ہی تذکیر و تانیث میں مثلاً اچھی لڑکی بیاے معروف اور وحدت و جمع مین جیسا
اچھا لڑکا - اچھے لڑکے بیاے مجہول اور حالات مین جیسا بھلا بندہ - حالت فاعلی مین اچھے لڑکے کو
حالت مفعولیت مین اور اچھے لڑکے کا وغیرہ حالت اضافت مین

فائدہ جب دو لفظ ملکر ایک اسم کی صفت واقع ہو تب اس مرکب کے جزو آخر کی تذکیر و تانیث
مین موصوف کی رعایت کرتے ہین مثلاً تنگری توتا مرد - پس لفظ تنگری مونث ہی چاہئے
کہ تنگری توتی بیاے معروف کہتے لیکن برعایت مرد کے تنگری توتا کہتے ہین اور ایسے ہی

چھوٹی بہر الڑکا۔ اور باپ بیٹی لڑکی **نوع دوم** ترکیب اضافی وہ ہی کہ مضاف و مضاف الیہ
سے مرکب ہووے اور ہندی ترکیب اضافی مین اصل یہہ ہی کہ مضاف الیہ مقدم ہو مضاف پر
جیسا مرد کا گھر۔ اور اُسکا غلام۔ اور عکس بھی درست ہی مثلاً گھر مرد کا غلام اُسکا اور جمیع
اضافت فائدہ تخصیص کا دیتی ہی چنانچہ مرد کا گھر۔ یعنے عورت کا نہیں اور اسکا بیان ہو چکا
بحث اسما کے باب چہارم کی فصل چہارم مین **نوع سیوم** ترکیب تعدادی کہ دو عدد سے مرکب ہو
جیسا گیارہ بارہ **نوع چہارم** ترکیب امتزاجی وہ ہی کہ دو لفظ مل جاوین اسطرح کہ گویا ایک
لفظ ہوجاوے اور وہ مرکب کسی چیز کا نام ہووے جیسا کلکتہ۔ پس یہہ لفظ مرکب ہی دو لفظ سے
کالی نام ایک دیوی کا ہی اور کتہ بمعنی مالک کے۔ اور کثرت استعمال کے سبب الف کو حذف کرکے
کلکتہ کہتے ہین اور اسیطرح اکبر آباد۔ شاہ جہان آباد۔ رام نگر۔ جہانگیر نگر۔ غازی پور۔ جونپور
انوپ شہر۔ فتح گڑھ۔ شاہ گنج بھگوان گولہ۔ گوپامو۔ سکندر نامہ۔ اور سوا ان چاروں کے
اور بہت سی ترکیبین غیر کلامی ہندی مین واقع ہین کہ وے مسمّی کسی نام کے نہین چنانچہ اکثر مرکبات
کہ وے صفات ہین بحث صفات مین مذکور ہوئے اور بعضے صفات کے آخر مین حرف یاے
معروف کے لاحق ہونے سے معنی مصدری حاصل ہوتے ہین مثلاً دوست۔ دوستی۔ دشمن دشمنی
ترش ترشی۔ مرد۔ مردی۔ برا۔ برائی میٹھا۔ میٹھائی۔ مہربان مہربانی بے صبر۔ بے صبری
بیوقوف بیوقوفی۔ کم کمی۔ ناچار۔ ناچاری۔ اور کبھی یاے معروف واسطے نسبت کے آتی ہی چنانچہ
عربی۔ ہندی پارسی۔ عیسوی۔ موسوی وغیرہ حرف آئی۔ کی وین وپنا وپا۔ واپن
وہٹ۔ واہٹ۔ ودت۔ ولیش وول وش یعنے شین ساکن آخر مین آنے سے معنے مصادر
ہوتے ہین جیسا سیوک۔ سیوکائی۔ ادھک ادھکائی ترش ترشائی۔ زندہ۔ زندگی
موٹاپن۔ زنان پن بیوا پنا۔ دیوان پنا۔ موٹاپا۔ بڑھاپا۔ احمقاپن۔ گلاہٹ سنسناہٹ

کھرول ۔ بلول ۔ لکھول ۔ فرمایش ۔ گردش ۔ سوزش ۔ آزمایش ۔ سیدھاوٹ ۔ گراوٹ

فائدہ اکثر لفظ مین آنا کے لاحق ہونے سے معنے مکان کے حاصل ہوتے ہین جیسا سر سرھانا یعنے سر کی جگہہ ۔ پانون پینتانا ۔ لفظ آس آخر مین آنے سے معنے شوق کا فائدہ دیتا ہے چنانچہ پیاس ۔ موناس کبھی حرف نون ساکن وحرف الف اور حرف وا ۔ اور حرف و یعنے واؤ معروف کو ترکیب دینے سے معنی تصغیر یا تحقیر وصیغہ کے حاصل ہوتے ہین جیسا پیرن میرن ۔ بخشنا ۔ ہینگا ۔ بخشوا ۔ پیرو ۔ وپیولادد ۔ ڈھالو ۔ اور ایسے حرف را ۔ وری یائے معروف وحرف کاف ساکن ویا کے آنے سے تصغیر یا تحقیر ہوتی ہے جیسا انکھ انکھڑی ۔ باگ ۔ پگڑی ۔ کھال ۔ کھاڑی ۔ دام ۔ دمڑی ۔ گانٹھہ ۔ گٹھڑی ۔ پھوڑا ۔ پھڑیا مرد ۔ مردک ۔ توپ ۔ توپک ۔ سبز ۔ سبزک ۔ کبھی لفظ خانہ ۔ دان و گاہ ۔ ستان ۔ و ستھان وزار ۔ ووار ی ۔ وباری ۔ وسال ۔ وسالہ کو آخر مین لانے سے معنے ظرفیت کے حاصل ہوتے ہین جیسا کتب خانہ ۔ نوبت خانہ ۔ ناسدان ۔ قلمدان ۔ شمعدان ۔ خوابگاہ ۔ سحرگاہ ۔ ہندوستان گلستان ۔ وبوستھان ۔ راجھستھان ۔ کشورستان ۔ لالہ زار ۔ گلزار ۔ پھلواری ۔ خانہ باری ۔ ٹکسال ۔ گاؤسالہ ۔ لفظ فی ۔ اور در اور آل ہین واسطے ظرفیت کے جیسا فی الفور ۔ الحال ۔ درماہ ۔ درکار ۔ درمیان ۔ لفظ سدا اول مین جب واقع ہوتا دال ہوتا ہے معنی دوام پر جیسا سدابہار ۔

بحث دوم

کلام اور جملہ وہ مرکب ہے کہ سامع اسکے سننے کے بعد محتاج نرہے دوسری بات کا ۔ پہلے جاننا چاہیئے کہ جملہ بنانے کے واسطے ایک مسند اور مسند الیہ چاہیئے اور دونون مین ربط کے واسطے ایک ربط ضرور ۔ پس ہندی مین لفظ ہون ۔ ہے ۔ ہین ۔ ہو ۔ رابط

غیر زمانی ہیں اور لفظ ہونا۔ کے جمیع صیغے اور لفظ تھا و تھے۔ بیائے مجہول و تھی
بیائے معروف و تھیں۔ یا تھیاں بیائے معروف کی دو حالتیں ہیں ایک یہہ کہ افعال ناقصہ
ہوں اس صورت میں وے بھی رابط زمانی ہیں دوسری یہہ کہ بمعنی وجود کے ہوں اس صورت
میں وے فعل لازمی ہیں جیسا لڑکا ہوا یعنے جنا زمان حال میں یا عمرو تھا زمان سابق میں
قسم اوّل جملۂ اسمیہ وہ کہ مرکب ہووے مبتدا و خبر سے اور تمام کلام اسمیہ میں روابط مذکور ہوتے ہیں
جیسا میں عالم ہوں۔ تو دانا ہے وہ فاعل ہے ہم غریب ہیں۔ تم طالع ور ہو۔ وے جاہل ہیں
زید فاضل ہو۔ زید و عمرو فاضل ہووے۔ میں کامل ہونگا۔ وغیرہ رام ٹھاکر تھا۔ سیتا ستی تھی
قسم دوم جملۂ فعلیہ وہ کہ ترکیب پاوے فعل و فاعل سے۔ اور ہندی میں اکثر ادا رہی ہے کہ فاعل و مفعول
مقدم ہوں فعل پر اور عکس اسکا بھی درست ہے اور جملۂ فعلیہ میں اکثر روابط مذکور رہتے ہیں جب
اس جملے میں فعل ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی استمراری یا حال ہو جیسا زید آیا ہے لڑکا ہوا ہے
میں نے مارا ہے زید کو وغیرہ۔ زید آیا تھا۔ لڑکا ہوا تھا۔ میں نے مارا تھا زید کو۔ وغیرہ۔ زید آتا تھا
ہوتا تھا۔ میں مارتا تھا زید کو۔ وغیرہ زید آتا ہے لڑکا ہوتا ہے میں مارتا ہوں زید کو۔ وغیرہ۔ اور سوائے
اسکے باقی جملہ فعلیہ میں مقدر رہتا ہے جیسا میں مارونگا۔ وغیرہ تو مار وغیرہ میں مارون وغیرہ میں مارتا وغیرہ **فائدہ** وقت پائے جانے
قرینے کے فعل کو جملے سے حذف کرنا درست ہے خواہ قرینہ مقالیہ ہو جیسا لفظ نہیں جواب میں
اس شخص کے کہ کہے کھانا لایا نہیں یعنے نہیں لایا۔ یا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ میں وہاں جاؤں؟ جواب دیا
کہ مت۔ یعنے مت جاؤ۔ یا کہ جواب میں کہے لفظ ہوں بواو اول معروف و ہائے مضموم واو ساکن
و نون غنہ۔ یا کہ لفظ ہاں جواب میں اس شخص کے کہ پوچھے کھانا کھاؤگے تم یعنے کھاؤنگا۔ اور خواہ
قرینۂ حالیہ ہو جیسا ایک شخص نے پوچھا تم باغ کو جاؤگے؟ اور دوسرے نے انکار کیا اشارے سے سر کے
یا ہاتھ کے یا قبول کیا اشارے سے۔ خاتمہ مشتمل ہے چار فصل پر **فصل اوّل** حال کے بیان کے

ہیئت فاعل کی جیسا زید سوار چلا جاتا ہے یعنے جاتا ہے جس حالت میں کہ وہ سوار ہے اور اسی طرح عمرو سوتا پڑا ہے یا کہ بیان کرے ہیئت و شکل مفعول کی مثلاً زید کو مارتے دیکھا یعنے زید کو دیکھا جس حالت میں کہ وہ مارتا تھا کسی کو یا اُسکو مارتا تھا کوئی بعضے کلام میں حال واقع ہوتا ہے اسطرح کہ احتمال دونوں سے حال ہونے کا رکھے یعنے فاعل سے اور مفعول سے جیسا میں نے گھوڑے کو روتے دیکھا - پس اُسکے دو معنے ہیں ایک یہہ کہ میں نے اپنے رونے کی حالت میں گھوڑے کو دیکھا اس صورت میں لفظ روتے حال فاعل کا ہے اور دوسرا یہہ کہ میں نے گھوڑے کو دیکھا جس حال میں وہ گھوڑا روتا ہے اور اس صورت میں حال ہے مفعول سے - اور ہندی میں تذکیر و تانیث حال کی برعایت ذی الحال کے ہوتی ہے چنانچہ زید سوتا پڑا تھا - ہندہ سوتی پڑی تھی -

فصل دوم تمیز وہ کہ دفع کرے ابہام و شک کو اور اُسکی علامت اکثر ہے حرف سے - یا باے موحدہ چنانچہ زید زبردستی سے - یا بجبر چھین لیا - یعنے جبراً اور حرف کر بکاف عربی جیسا میں نے عبارت بھول کر لکھی یعنے سہواً - اور کبھی یہ علامتیں مقدر رہتے ہیں اور تذکیر و تانیث تمیز کی موافق ممیز عنہ کے ہوگی جیسا وہ عورت بھلی ناچتی ہے جب ممیز عنہ عورت ہو اور بھلا ناچتا ہے جب ممیز عنہ مرد ہو —

فصل سوم توابع میں اسمیں دو نوع ہیں **نوع اوّل** یہہ کہ توابع با معنی ہو اور اس نوع کی چار قسمیں ہیں اوّل صفت کہ تابع ہے موصوف کا جیسا اچھا شہر - بھلا مانس - اور اس کا بیان مرکبات غیر کلامی میں کما حقہ ہوا ہے دوسرا عطف - حروف عطف ہندی میں ہیں لفظ اور و پن سو باے پارسی مضموم و حرف واو وغیرہ کہ بحث حروف میں مذکور ہوئے - پس حرف عطف کے قبل جو لفظ ہو اُسکا نام معطوف علیہ اور بعد حرف عطف کے جو ہو اُسکا نام معطوف ہے اور معطوف و معطوف علیہ کے درمیان موافقت شرطی ہے حالات میں یعنے اگر معطوف علیہ فاعل ہو تو معطوف بھی فاعل ہوگا جیسا وہ آیا

اور یہہ لڑکا پہنچا - اور بندہ گیا - اور لڑکا بھی - اور اگر معطوف علیہ مفعول ہو تو معطوف بھی مفعول ہوگا جیسا اس گھر اور اُس گھر کو توڑونگا - لڑکی اور گھوڑی کو یہاں لاؤ - تیسرا تاکید وہ کہ مقرر کردے اپنے ماقبل کو جیسا آئے سب - اُن سبھوں نے کھایا - پس لفظ سب اور سبھوں واسطے تاکید جمعیت کے ہی چوتھا بدل جیسا ای زید تیرا دینا بھیا پہنچا - پس لفظ بھیا بدل ہی دینا کا

نوع دوم یہہ کہ توابع مہمل و بے معنی ہووے اگرچہ کبھی ترکیب اُسکی ساتھہ متبوع کے مفید ایک معنی کو ہووے جیسا چھری اُری - پس لفظ اُری بے معنی ہی اگرچہ اُسکی ترکیب سے معنی حاصل ہوتے ہیں مثلاً شکاری شکار کے مرنے کے خوف سے کہے کہ چھری اُری لاؤ یعنے اگر چھری موجود ہے تو چھری لاؤ نہیں تو کوئی ایسی چیز کہ اُس سے ذبح ہو سکے - اور اسطرح تُی اوتی - لڑکی پڑکی چوکی ووکی

فصل چہارم بعض فوایدمیں لفظ ملنا - و پہنچنا - و بھاتا - و پھبتا - و سوجھنا - و لگنا - کے صیغے اگرچہ افعال لازمی ہیں لیکن انکے ساتھہ اکثر متعلقات بصورت مفعول کے آتے ہیں اگرچہ وے فی الحقیقت مفعول نہیں مثلاً فلانی چیز ملی مجھے - تجھے وہاں پہنچنا ضرور - مجھے جانا بنا - یہہ کام مجھے بھاتا نہیں یا اُسے پھبتا نہیں - تجھے یہہ چیز سوجھتی نہیں تمہیں کیا یہہ کام خوش نہیں لگتا اور جسطرح فعل مقتضی ہی فاعل اور مفعول کا ایسے ہی مصدر بھی جیسا اُسکو مارنا مناسب نہیں اس چیز کو کھانا خوب نہیں

فائدہ جب دو شی کو جو بحسب مراتب مختلف ہوں ایک جملے میں لاوین اکثر ابتدا ادنی سے کرتے ہین جیسا ما باپ - چھوٹا بڑا - جورو خصم - کم و بیش - رادھاکشن - سیتارام -

فائدہ کلمہ سبحان اللہ واسطے تعجب کے ہی اور لفظ واہ - و اشبا باش - و مرحبا - و ماشاءاللہ کلمے تحسین کے ہین -

فائدہ دھسنا - اور دھسکنا دونوں مترادف ہیں ایسے چوسنا چسکنا - تھمنا - ٹھٹکنا

اکثر بطور تکیہ کلام اکثر یہ الفاظ ذکر کرتے ہیں یعنی جو ہے سو ۔ تمہارے سو خیر

صاحب مہربان ۔ نا خدا ۔ چشم بددور

تمت ۱۲۹۰

کتبہ محمد عبد العزیز

فہرست کتب مطبوعہ مطبع نظام المطابع محمد نظام الدین تاجر کتب مدراس مسرت ماس

نثر الجواہر معہ نقشہ بغداد شریف ۔ احکام الرضاعت ۔ سیپارۂ الف لام میم ۔ صراط الاسلام ۔ النجاۃ ۔ قادر باری

رازق باری ۔ سیپارۂ سیقول ۔ روح الایمان و الاسلام ۔ سیپارۂ تلک الرسل ۔ کتاب شعبدہ ۔ تعلیمنامہ جلد دوم

ضرور المسلمین ۔ کنز السعادت فی آداب المعیشت و الصحبت ۔ تعلیمنامۂ مدرسۂ سرکاری ۔ قصۂ مولود ۔ مجموعۂ مرثیہ

لیلی مجنون نظمی ۔ خلاصۂ میزان ۔ احکام الذبح ۔ زاد الآخرت ۔ رد نصاری ۔ رسالہ گوشہ ۔ حکایات لطیفہ فارسی

گنج العرش ۔ مجموعۂ آدمی نامہ ۔ بغدادی الف بے ۔ سیپارۂ عم تیساولون ۔ مجتبی خورد ۔ دیوان حضرت غوث الاعظم

سراج العقاید ۔ تعلیم النسا ۔ تاج العقیدہ ۔ عقاید جامی محشی ۔ ایضا کاغذ رنگین عمدہ ۔ حکایات لطیفہ ہندی

نقشۂ مکہ معظمہ ۔ حقوق الزوجین ۔ قران السعدین ۔ سکرات نامہ ۔ نقشۂ مدینۂ منورہ ۔ انشای صبا فارسی

قصۂ بی بی حلیمہ و حضرت بلال رض ۔ نقشۂ کربلائے معلی ۔ نقشۂ پنجتن بخط گلزار ۔ الذبس باقی ہوس ۔ لغات الاسلام

خزانۂ معدلت ۔ حروف تہجی ۔ نقشۂ پنجتن کلان ۔ الف بے عربی ۔ تصریف فارسی ۔ تقویم معہ جدول ابو جاد ضرب جزی

الف بے معہ نود و نہ نام ۔ تنبیہ البلیغ ۔ سیپارہ عم تیساولون معہ ختم ۔ حجۃ الاسلام ۔ مجموعۂ نور نامہ ۔ کریما مترجم

عطر شکریہ ۔ جواب مدینہ معہ دلبویہ ۔ اخوان الصفا ۔ رسالہ گلگرسنت ۔ گلزار ہدایت ۔ شروط اقتدا ۔ سراج الایمان

تین سعادت محشی فارسی ۔ تنبیہ العوام ۔ چہل سبق ۔ قصۂ مولود اطہر ۔ درود مبارک ۔ تعلیمنامہ جلد اول

بہار اصحاب ۔ نقشۂ بغداد شریف ۔ جنتری ۔ نقشۂ نعلین مبارک رنگین ۔ گیان چوسر ۔ مفتاح العلم مع ...

اور بہت سے کتب بین بسبب طوالت کے داخل فہرست نکئے گئیں